مباحثات جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی

سرکاری رپورٹ

منگلوار

۱۹ اگست ۱۹۵۸ء

چوتھا اجلاس

جلد IV

نمبر ۹



جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی

اگست ۱۹۵۸ء

منگلوار ۱۹ / اگست ۱۹۵۸ء

قانون ساز اسمبلی کا اجلاس قانون ساز اسمبلی چیمبر راج گڑھ محل سرینگر میں صبح کے نو بجے منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر (آنریبل ایم۔ اے میر) کرسی صدارت پر بیٹھے۔

ایس۔ این۔ کیو۔ ڈی ۳۰ مسٹر محمد یحییٰ صدیقی:۔ کیا آنریبل انڈسٹریز اینڈ کامرس منسٹر بمہربانی بتائیں گے کہ:۔

(الف) ریشم خانہ سرینگر میں سال ۱۹۳۶ء سے کر ۱۹۵۸ء تک تار سلک کی کون کون سی کوالٹی (Quality) تیار کی جاتی ہے۔ اور ہر سال اس کوالٹی کی قیمت مارکیٹ میں کیا تھی؟

(ب) کیا کوالٹی میں ۱۹۵۸ء میں کوئی تبدیلی کی گئی ہے؟

(ج) اگر جواب ہاں میں ہے تو مہربانی اس کی تفصیلات بتائی جائیں۔

مسٹر غلام محمد راجپوری آنریبل انڈسٹریز اینڈ کامرس منسٹر :- (الف) کشمیر سلک فیکٹری میں ۵۶-۱۹۵۵ء میں تار سلک کی مندرجہ ذیل قسمیں تیار کیجا رہی ہیں :-

(I) (۱) ایکسٹرا اسپیشل (۱۹۵۲ء سے شروع کیگئی ہے)

(۲) لوٹس

(۳) ارس

(۴) سلک نمبر ۳

(۵) ڈوپین سپیشل

(II) مارکیٹ میں سالوار جو نرخ مروج تھے۔ مشمولہ گوشوارہ میں درج ہیں۔

(ب) جی نہیں۔ بہرحال تار سلک کی کوالٹی کو بہتر بنانے کیلئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا۔

۷۸۶ء۔ کیو۔ ڈی ع ۵۵ مسٹر عبدالمجید بانڈے :- کیا آنریبل منسٹر انچارج ڈیٹرزی بمہربانی بتائیں گے کہ :-

(الف) سال ۱۹۵۳ء سے سال ۱۹۵۸ء کے موجودہ اسمبلی اجلاس تک کتنے امیدواروں کو ڈیٹرزی ٹریننگ کے لئے وظیفہ دیا گیا۔ اور اس وقت تک کتنے امیدوار تربیت یافتہ ہوئے ہیں اور کتنے واپس آئے ہیں؟

سردار ہربنس سنگھ آزاد منجانب آنریبل پرائم منسٹر :- (الف) ڈیٹرزی سائنس میں ٹریننگ کیلئے کسی طالب علم کو وظیفہ نہیں دیا گیا تھا۔ سال ۱۹۵۳ء سے آج تک کل ۱۵ طلبا ڈگری اور شارٹ ڈیٹرزی کورسز کیلئے بھیجے گئے تھے اور ان سبوں کو قرضہ جات دیئے گئے۔ سال ۱۹۵۳ء اور ۱۹۵۴ء میں بھیجے گئے کل ۲ امیدواروں میں سے بنکو ۱۹۵۷ء اور ۱۹۵۸ء میں واپس آنا تھا۔

سترہ اپنا کورس مکمل کرکے واپس آئے ہیں۔ باقی نو ۹ کے نتایج کا ابھی انتظار ہے۔
اب تک کوئی ٹرئینگ حاصل کئے بغیر واپس نہیں لوٹا ہے۔

۶۸۷۔*۔ کیو۔ڈی ۸ راجہ محمد افضل خان:۔ کیا آنریبل منسٹر انچارج دیہات سدھار بمہربانی بتائیں گے کہ:۔
(الف) گذشتہ سال سیلاب سے علاقہ بھلیسہ تحصیل بھدرواہ میں بمقام کالگنی اور گندو جو دو پل بہہ گئے تھے کیا اُن کو از سر نو تعمیر کیا گیا ہے؟
(ب) اگر اب تک یہ پل نہیں بنے ہیں تو ان کی کیا وجہ ہے۔

مسٹر شمس الدین آنریبل دیہات سدھار منسٹر:۔ (الف) جی نہیں۔
(ب) رقوم کی کمی اور ۵۸-۱۹۵۷ء کے دوران میں غیر موافق موسمی حالات۔

راجہ محمد افضل خان:۔ کیا اس سال کام کو ہاتھ میں لیا جائیگا؟
آنریبل دیہات سدھار منسٹر:۔ کوشش کی جائے گی۔

منڈیز گڑھ تحصیل سانبہ کو پانی کی سپلائی

۶۸۸۔*۔ کیو۔ڈی ۹۳ مسٹر رام پیارا صراف:۔ کیا آنریبل ڈویلپمنٹ منسٹر بمہربانی بتائیں گے کہ:۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ منڈیات گڑھ سنگوال گھڑ گالیاں تحصیل سانبہ کو گڑھ میں واقع پانی کے حوض سے پانی مہیا کیا جاتا ہے۔
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس حوض سے جو پانی سپلائی کیا جاتا ہے وہ منڈیات کے باشندوں کی ضروریات کو پورا نہیں کرتا اور لوگوں کو دور سے پانی لانے میں تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
(ج) کیا حکومت اس حوض سے منڈیات کو براہ راست پانی سپلائی کرنے کے غرض

سے نلکے لگائے گی؟

(د) کیا حکومت پانی مہیا کرنے کے اوقات کو اس وقت تک بڑھائے گی جب تک براہ راست سپلائی کیلئے نلکے لگائے جائیں گے۔

مسٹر چونی لال کوتوال آنریبل ڈیولپمنٹ منسٹر:- (الف) جی ہاں۔

(ب) کچھ دقتیں ہوسکتی ہیں۔

(ج) روپے کے ناقابل استفادہ ہونے کی وجہ سے ابھی نہیں۔

(د) واٹر سپلائی کی بھاری مانگ کے پیش نظر پانی مہیا کرنے کے اوقات میں توسیع کرنا ممکن نہیں۔

مسٹر رام پیارا صراف:- کیا آنریبل منسٹر نے جب وہ گذشتہ دنوں سانبہ تشریف لے گئے تھے۔ واٹر سپلائی کیلئے لوگوں سے وعدہ کیا تھا۔ لیکن پھر بھی کام شروع نہیں کیا گیا؟

آنریبل پبلک ورکس منسٹر:- روپیہ قابل استفادہ ہونے پر کام شروع کیا جائیگا۔

مسٹر سمبھ دیو سنگھ:- کیا یہ صحیح ہے کہ جب آنریبل منسٹر کبھی دورے پر جاتے ہیں۔ تو وہ شاہانہ ٹھاٹھ سے جاتے ہیں؟

آنریبل پبلک ورکس منسٹر:- ہم شاہانہ عادات کے قائل نہیں۔

۷۸۹- ×× کیو۔ ڈی ۱۱۱۶ مسٹر غلام احمد ڈیلو:- کیا آنریبل وزیر مال مہربانی بتائیں گے کہ:-

(الف) کسٹوڈین اور محکمہ جائیداد مہاجرین نے جموں و کشمیر میں کتنی عمارتیں تعمیر کی ہیں۔

(ب) آج تک کتنے مکانوں کی مرمت کی گئی ہے۔

(ج) مندرجہ بالا ضمن (الف) اور (ب) پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

مسٹر دینا ناتھ مہاجن آنریبل ریونیو منسٹر:- (الف) ۱۷۱ مکانات۔

(ب) ۳۳۶۳ مکانات۔

(ج) (الف) نئی تعمیرات ——— ۱۷۱۰۲۵۲ روپے۔

(ب) مرمت ——— ۶۸۷۰۸۳ روپے۔

مسٹر رام پیارا صراف:- کیا یہ جو نئی عمارتیں تعمیر کی گئی ہیں۔ یہ صرف جموں اور سرینگر کے شہروں میں تعمیر کی گئی ہیں۔ اور مفصلات کو نظر انداز کیا گیا ہے؟

آنریبل ریونیو منسٹر:- جناب والا۔ جموں اور سرینگر شہر کے علاوہ بھی کسی جگہ ایسی عمارتیں تعمیر کی گئی ہیں۔ اگر اسکے علاوہ کوئی تفصیل آنریبل ممبر چاہتے ہیں۔ تو میں اُن کو وہ سپلائی کردوں گا۔

مسٹر رام پیارا صراف:- ضمن "ب" کے جواب میں کہا گیا ہے کہ مکانات کی مرمت کی گئی ہے۔ کیا یہ مرمت صرف بڑے بڑے شہروں ہی میں کی گئی یا مفصلات میں بھی؟

آنریبل ریونیو منسٹر:- مفصلات میں بھی کی گئی ہے۔

۷۹۰- نمبر- کیو- ڈی ۹۷ مسٹر کلبیر سنگھ:- کیا آنریبل وزیر بحالیات بہ مہربانی بتائینگے کہ:-

(الف) اُن شرنارتھیوں کے کلیم رجسٹرڈ کرنے کے لئے جن کا علاقہ اس وقت تک پاکستان کے قبضہ میں ہے۔ کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور اس وقت تک یہ کام ہاتھ میں نہ لینے کی کیا وجہ ہے؟

آنریبل ریونیو منسٹر :- اِس معاملہ پر حکومت ہند سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔

سردار کلبیر سنگھ :- کیا حکومت نے پناہ گزینوں کے اِس مطالبہ کو درست سمجھکر حکومت ہند سے خط و کتابت شروع کی ہے؟

آنریبل ریونیو منسٹر :- جب یہاں گورنمنٹ آف انڈیا کے منسٹر بحالیات تشریف لے آئے تھے تو ہم نے یہ فیصلہ اُن کے سامنے رکھا۔ اب اس میں مزید خط و کتابت ہو رہی ہے۔

۷۹۱۔ *۔ کیو۔ ڈی ۲۵۶ مسٹر غلام حسن خان :- کیا آنریبل پرائم منسٹر بمہربانی بتائیں گے کہ :-

(الف) کیا حکومت کے زیر نظر کوئی ایسی سکیم ہے جس سے کہ ملک کی بڑھتی ہوئی بے کاری کا سد باب ہو سکے۔

(ب) اگر ضمن (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا اس سکیم سے ایوان کو آگاہ کیا جائے گا؟

سردار ہربنس سنگھ آزاد منجانب آنریبل پرائم منسٹر :- (الف) تمام پسماندہ ملکوں یا خطوں میں اقتصادی منصوبہ بندی کا خاص مقصد بے کاری دور کرنے کا ہوتا ہے۔ لہذا اقتصادی منصوبہ بندی "کبھی کبھی روزگار کیلئے منصوبہ بندی" کے نام سے بھی موسوم کی جاتی ہے۔ ہمارے منصوبہ کی بیشتر سکیمیں بالواسطہ یا بلاواسطہ لوگوں کو روزگار مہیا کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

(ب) یہ سکیمیں ریاست کے دوسرے پنجسالہ منصوبہ میں شامل ہیں۔

مسٹر غلام حسن خان :- یہ سکیمیں کب زیر غور لائی جائینگی؟

سردار ہربنس سنگھ آزاد :- یہ سکیمیں صرف زیر غور ہی نہیں ہے۔ بلکہ ان میں سے کئی ایک زیر تکمیل ہیں۔

۶۹۲- *- کیو۔ ڈی ع ۲۶۶ مسٹر عبدالعزیز زرگر :- کیا آنریبل ڈیولپمنٹ منسٹر بمہربانی بتائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جموں کے فروری۔ مارچ ۱۹۵۸ء کے سیشن میں میرے ایک سوال کیو۔ ڈی نمبر ۱۸ کے جواب میں بتایا گیا تھا۔ کہ پل آخرن کی تعمیر کے بعد کوینگام چوگام سڑک پر نالہ دھتو بھرد کے مقام پر پل کی تعمیر ہوگی۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پل آخرن کی تعمیر مکمل ہو گئی ہے؟

(ج) اگر ضمنات بالا کا جواب اثبات میں ہے تو پل دھتو بھرد کے تعمیر کا کام شروع نہ کرنے کے کیا وجوہات ہیں؟

آنریبل ڈیولپمنٹ منسٹر :- (الف) جی ہاں

(ب) کام ابھی جاری ہے۔

(ج) پل کی تعمیر کا کام صرف اسی وقت شروع کیا جائے گا۔ جب کہ مندرجہ بالا ضمن (ب) میں متذکرہ کام مکمل ہو۔

۶۹۳- *- کیو۔ ڈی ع ۲۲۹ مسٹر کرشن دیو سیٹھی :- کیا آنریبل وزیر صنعت بمہربانی بتائیں گے۔ کہ :-

(الف) انہوں نے سال رواں میں سیمنٹ فیکٹریوں کی قائمی کا کام شروع کرنیکا اعلان گذشتہ اجلاس اسمبلی میں کیا تھا؟

(ب) ابھی تک اس سلسلہ میں عملی طور پر کیا کچھ کیا گیا ہے۔ تفصیلاً بتایا جائے۔

(ج) اگر کچھ نہیں کیا گیا تو کیا وجوہات ہیں؟

آنریبل انڈسٹریز منسٹر :- (الف) جی ہاں۔

(ب) جہاں تک کشمیر کی سیمنٹ فیکٹری کا تعلق ہے کھمونہ میں ایک موزوں جگہ منتخب کی گئی ہے۔ مطلوبہ پلانٹ اور ساز و سامان کے متعلق جو بہت سی پیشکش موصول ہوئی ہیں انہیں ڈائرکٹر ریجنل ریسرچ لیبارٹری حیدرہ آباد کے پاس جانچ پڑتال اور ٹیکنکل مشورہ کیلئے بھیجا گیا تھا۔ جو تجاویز ڈائرکٹر نے پیش کی ہیں۔ اُن پر غور کیا جا رہا ہے۔ اور اس امر کی نسبت کہ ریاست میں کس قسم کا پلانٹ موزون ہوگا بہت جلد فیصلہ لینے کی توقع ہے۔

جہاں تک جون کی فیکٹری کا تعلق ہے جیولاجیکل سروے آف انڈیا جنگل گلی اور دوسرے علاقوں میں چونے کے پتھر اور مٹی کی نسبت مفصل تحقیقات کر رہا ہے۔ جیالاجیکل سروے آف انڈیا سے سروے کی رپورٹیں موصول ہونے کے بعد فیکٹری قائم کرنے کے بارہ میں مزید کارروائی کی جائیگی

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا۔

مسٹر موتی رام بیگڑہ:۔ کیا اس پانچسالہ منصوبہ کے دوران یہ کام مکمل ہو جائے گا؟

آنریبل انڈسٹریز منسٹر:۔ اُمید تو یہی ہے۔

۷۹۴۔ *۔۔کیو۔ڈی ۹۴ء مسٹر غلام محمد جالب:۔ کیا آنریبل وزیر جنگلات بمہربانی بتائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ کشمیر میں (SOIL CONSRVATION) کے تحت ۵۸-۱۹۵۷ کے سال میں کس قدر درخت لگائے گئے اور باقی کیا کیا کام کیا گیا؟

(ب) سال رواں میں کیا کیا کام کرنا مطلوب ہے؟

سردار ہربنس سنگھ آزاد آنریبل وزیر جنگلات:۔ (الف) (i) درخت جو لگائے گئے ——— ۹۴،۴۴۹،۰

(ii) جنگلہ بندی ——— ۷،۲۵۵ آر۔ ایف۔ ٹی

(iii) کریٹ ورک ——— ۱۰۳،۱۸۱ مکعب فٹ

(iv) ایک ہٹ کی تعمیر

(v) اس کے تحت آنے والا کل رقبہ ——— ۷۰ ایکڑ

(vi) برداشت کردہ کل خرچہ ——— ۹۷،۴۳۱/- روپے

(ب) ۱۹۵۸-۵۹ء میں کئے جانے والے کام

(i) ۱۳۰ ایکڑ زمین پر ۴ نرسریوں کی نگہداشت اور قیام

(ii) جنگلہ بندی = ۵۰،۰۰۰ آر۔ ایف۔ ٹی۔

(iii) کنٹور ٹرینچنگ = ۲،۰۰،۰۰۰ مکعب فٹ

(iv) پودے جو لگائے جائیں گے۔ ۴،۰۰،۰۰۰ پودے

(v) بیج بونے کیلئے = ۲۵۰ من

(vi) دو ہٹوں کی تعمیر

(vii) کل رقبہ جس پر یہ کام ہوگا۔ ۱۰۰۰ ایکڑ

(viii) کل خرچہ جو کہ اس پر برداشت کرنا ہوگا۔ } ۲،۰۰،۰۰۰/- روپے۔

شفاخانہ بانڈی پورہ کی عمارت

۷۹۵۔ *۔ کیو۔ ڈی عنہ۲ مسٹر عبدالکبیر خان :- کیا آنریبل ہیلتھ منسٹر بہر بانی بتائیں گے کہ :-

(الف) کیا حکومت کو معلوم ہے کہ شفاخانہ بانڈی پورہ کی عمارت ایک بوسیدہ عمارت ہے۔

(ب) کیا حکومت جانتی ہے کہ اس کے درو دیوار میں شگاف پڑے ہوئے ہیں اور یہ گرنے کو تیار ہے؟

(ج) کیا آنریبل پرائم منسٹر اس وعدے کو ایفا کریں گے جو انہوں نے

اس عمارت کو دیکھنے کے بعد فرمایا تھا۔

مسٹر شام لال صراف آنریبل ہیلتھ منسٹر:- (الف) جی ہاں۔

(ب) بے شک عمارت پرانی ہے۔ لیکن ایسی کوئی رپورٹ نہیں ہے کہ یہ گرنے والی ہے۔ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کو پہلے ہی ضروری مرمت کرنے کیلئے کہا گیا ہے۔

(ج) آنریبل پرائم منسٹر نے کیا وعدہ دیا تھا۔ اور کس تاریخ پر۔

۴۹۶۔ ہٰذ۔ کیو۔ ڈی ۱۱۳۳ مسٹر سہدیو سنگھ:- کیا آنریبل متعلقہ منسٹر بمہربانی بتائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل اکھنور میں کن کن مقامات پر پولیس چوکیاں اور پولیس تھانے ہیں۔

(ب) کن کن چوکیوں اور پولیس تھانوں کی سرکاری بلڈنگیں ہیں؟

(ج) کیا تحصیل میں کوئی ایسی پولیس چوکی یا پولیس تھانہ ایسا بھی ہے جو تمبو (TENT) میں ہو۔

سردار ہربنس سنگھ آزاد منجانب آنریبل پرائم منسٹر:- (الف) پولیس سٹیشن اکھنور چھمب اور جوڑیاں (اب کھور میں منتقل کئے گئے ہیں) اور پولیس چوکی پلانوالہ تحصیل اکھنور میں موجود ہے۔

(ب) پولیس سٹیشن اکھنور ایک سرکاری عمارت میں ہے۔ اور پولیس سٹیشن چھمب اور پولیس پوسٹ پلانوالہ پرائیویٹ مکانات میں ہیں۔

(ج) پولیس سٹیشن کھور جزوی طور پر ایک خیمہ میں اور جزوی طور پر ایک کرایہ کی چھوٹی عمارت میں ہے۔

مسٹر سہدیو سنگھ:- کیا حکومت محسوس کرتی ہے کہ جہاں پر سرکاری عمارتیں نہیں ہیں وہاں پر وہ بنائی جائیں؟

سردار ہربنس سنگھ آزاد :- روپیہ مہیا ہونے پر غور کیا جائے گا۔

۴۹۶ ۔ *۔۔ کیو۔ جی ۔ ۱۲۴۴ مسٹر ست دیو :- کیا آنریبل انچارج منسٹر مہربانی

بتائیں گے کہ :-

(الف) کیا ان کو علم ہے کہ تحصیل کٹھوعہ کے بارڈر کے دیہات پاکستانیوں کے حملوں

جانی اور مالی نقصان اٹھا رہے ہیں؟

(ب) کیا گورنمنٹ نے تحصیل ہذا کے بارڈر کے دیہات کی حفاظت کے لئے کوئی

سکیم تیار کی ہے، اگر ہے تو وہ کیا ہے۔ تفصیل بتائی جائے۔

(ج) سکیم ہذا پر کس حد تک عمل ہو رہا ہے۔ اور اس کے نتائج بر آمد ہو

رہے ہیں؟

سردار ہربنس سنگھ آزاد منجانب آنریبل پرائم منسٹر :- (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔ تحفظ عامہ کے مفاد کے پیش نظر سکیم کے تفاصیل کو بیان کرنا

ٹھیک نہیں ہے۔

(ج) جہاں تک اس کی بڑی خصوصیات کا تعلق ہے، سکیم کو پوری طرح سے عملی جامہ

پہنایا گیا ہے۔ سرحدوں پر واقع دیہات کی مزید حفاظت کیلئے باقی ضروری طویل

المعیاد منصوبوں کے مکمل ہونے میں کچھ وقت لگے گا۔ اس سکیم کے نتائج جو

اب تک روبہ عمل لایا گیا ہے۔ فائدہ مند رہے ہیں۔ اور ان پے در پے حملوں

میں کمی واقع ہوئی ہے۔

مسٹر ست دیو :- بارڈر پر اب بھی حملے ہوتے رہتے ہیں۔ اور مال مویشی چوری ہوتا

رہتا ہے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ اس کو روکنے کیلئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں؟

سردار ہربنس سنگھ آزاد :- جناب والا :- یہ سوال ریاست کی سرحدوں کے

بارہ میں ہے اور میں انتظامات کی تفاصیل نہیں بتا سکتا ہوں۔ بہرحال میں آنریبل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ حفاظت کے کافی انتظامات کئے گئے ہیں۔

مسٹر سہدیو سنگھ :- اگر آنریبل منسٹر ان انتظامات کو ہوس کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہتے تو کیا پرائیویٹ طور پر بتانے کیلئے تیار ہیں؟

مسٹر سپیکر :- ایسی سکیموں کو ظاہر کرنا مفاد عامہ کے پیش نظر ٹھیک نہیں۔

۹۸۔ *ن۔ کیو۔ ڈی ۹۹۶ مسٹر عبدالغنی گونی :- کیا آنریبل کمیونٹی ڈیولپمنٹ منسٹر بمہربانی بتائیں گے کہ :-

(الف) سال گذشتہ ریاست میں ریلیف ورک کے تحت بلاکس کو کس قدر روپیہ الاٹ کیا گیا تھا؟

(ب) اس میں ضلع ڈوڈہ کے ہر بلاک کو کس قدر رقومات الگ الگ الاٹ کی گئی ہے؟

(ج) اور کس قدر خرچ ہوا؟

آنریبل کمیونٹی ڈیولپمنٹ منسٹر :- (الف) ۳,۰۰,۰۰۰ روپے۔

(ب) ۹۰,۰۰۰ روپے۔

(ج) ۵۱,۸۴۴ روپے۔

تحصیل جموں میں قایم کئے گئے سکولوں کی تعداد

۹۹۔ *ن۔ کیو۔ ڈی ۹۲۳ مسٹر راجندر سنگھ :- کیا آنریبل وزیر تعلیم بمہربانی بتائیں گے کہ :-

(الف) حلقہ انتخاب تحصیل جموں میں لڑکوں اور لڑکیوں کیلئے پرائمری، مڈل

اور ہائی سکولوں کی کیا تعداد ہے؟

مسٹر شام لال صراف آنریبل ایجوکیشن منسٹر:- اِس سال تحصیل جموں میں مندرجہ ذیل سکول کھولے گئے ہیں:-

	لڑکوں کیلئے	لڑکیوں کیلئے
(i) لوئر ہائی سکول	۱	۱
(ii) مڈل سکول	۲	--
(iii) پرائمری سکول	۵	۳

مسٹر راجندر سنگھ:- میرا سوال یہ ہے کہ جموں تحصیل حلقہ انتخاب میں کتنے سکول کھولے گئے ہیں؟

آنریبل ایجوکیشن منسٹر:- حلقہ انتخاب وار جواب دینا ممکن نہیں۔ تاہم اتنا کہوں گا۔ کہ آپ کے علاقے جندراہیں نویں جماعت کھولی گئی ہے اور ڈونسال میں ایک مڈل سکول کھولا گیا ہے۔ جھجھر کوٹلی میں ایک سکول کھولا گیا ہے۔

*۔ کیو۔ ڈی ۱۳۶ ماسٹر ہیمراج جنڈیال:- کیا آنریبل پبلک ورکس منسٹر بہربانی بتائیں گے کہ:-

(الف) قصبہ رام نگر میں پینے کے پانی کی انتہائی قلت ہے اور لوگ گرمی کے موسم میں خصوصاً دن رات پانی کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔

(ب) کیا حکومت کو علم ہے کہ وہاں ٹیوب ویل کھودنے کی سکیم مرتب کی گئی ہے۔

(ج) کیا حکومت بمہربانی بتائے گی کہ اب تک اِس پر عمل نہ کرنے کے کیا وجوہات ہیں؟

(د) کیا حکومت بہت جلد اس پر عمل کرے گی؟

آنریبل پبلک ورکس منسٹر:- (الف) پینے کے پانی کی سپلائی کی

قلت موجود ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) نالہ کھوہ پر پل نہ ہونے کی وجہ سے اِس مقصد کیلئے ٹیوب ویل کھودنے کا بھاری ساز و سامان رام نگر نہیں پہنچایا جا سکا۔

(د) اگر اِس سڑک کو ٹیوب ویل کھودنے کیلئے بھاری ساز و سامان لیجانے کے قابل بنایا جا سکا۔ تو کسی فرم سے کھدائی کا کام شروع کرنے کیلئے کہا جا سکتا ہے۔ بصورت دیگر نزدیکی نالہ سے پمپوں کے ذریعہ پانی نکالنے کے سوال پر غور کیا جائیگا۔

مسٹر موتی رام بیگڑہ :- بھاری سامان وہاں لے جانے کیلئے سڑک بنانے کی ذمہداری کس پر ہے؟

آنریبل ڈیولپمنٹ منسٹر :- گذشتہ سیلاب میں سڑک ناقابل آمد و رفت بن گئی۔ پھر وہاں ایک ڈائیورشن بنایا گیا۔ لہذا ابھی تک وہاں بھاری سامان لے جانا ممکن نہیں۔

۱۰۸۔ *سوال۔ڈی ۷۱۷ مسٹر عبد العزیز شال :- کیا آنریبل ریونیو منسٹر بہ مہربانی بتلائینگے کہ

(الف) جن لوکل اشخاص کے رقبہ جات ریفوجیز کے زیر قبضہ اور ان ہی لوکل اشخاص کے زیر قبضہ مہاجرین کے رقبہ جات میں سے دوگنا مالیہ وصول کیا جاتا ہے۔

(ب) کیا یہ واجب ہے کہ ایسے لوگوں کی اراضیات جبکہ ریفوجیز کے قبضہ میں ہیں تو مہاجرین کے رقبہ جات سے دوگنا مالیہ وصول کرکے ان کی اقتصادی حالت کو مزید پیچیدہ بنانا بعید از انصاف نہیں ہے۔

(ج) کیا مذکور (الف) (ب) کی وضاحت کر کے حکومت کیا مراعات ایسے لوگوں کو

دینا چاہتی ہے؟

آنریبل ریونیو منسٹر:- (الف) ہو سکتا ہے کہ بعض صورتوں میں پناہ گزینوں نے مقامی لوگوں کی ملکیتی اراضیات اپنے قبضہ میں لی ہوں۔ اگر ان زمینوں پر جبری قبضہ کیا گیا ہے۔ تو مقامی لوگوں کو چاہیئے کہ وہ پناہ گزینوں کو بے دخل کرائیں۔ اور لگان کیلئے ان کے خلاف مقدمات دائر کریں۔ لیکن ایسی صورتوں میں مالیہ اراضی کی ادائیگی کرنا زمیندار کی ہی ذمہ داری ہوتی ہے۔ مہاجرین کی زمینوں کے قابض صرف لگان ادا کرتے ہیں۔

(ب) سوال واضح نہیں ہے۔ بہرحال اس کی موجودہ صورت میں مذکورہ بالا ضمن (الف) کے جواب کے پیش نظر دوچند مالیہ اراضی کی تشخیص کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا۔

گڈ اور بٹوٹ میں سیاحوں کے لئے رہائش کی جگہ

۸۰۲۔ کیو۔ ڈی ۹ع۱۸ پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ:- کیا آنریبل منسٹر انچارج ٹورزم بمہربانی بتائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت کو علم ہے کہ بیرونی سیاحوں کو گڈ اور بٹوٹ میں رات کو دیر سے لایا جاتا ہے اور انہیں صبح سویرے سرسری روانہ کیا جاتا ہے ان کو ان جگہوں کے دلکش مناظر سے لطف اندوز ہونے کا موقعہ نہیں دیا جاتا۔ ڈاک بنگلوں کے علاوہ جہاں کہ جگہ بہت کم ہے ان مقامات پر ان سیاحوں کے لئے جو وہاں چند دن قیام کرنا چاہیں۔ کھانے اور رہائش کے کیا انتظامات کئے گئے ہیں؟

سردار ہربنس سنگھ آزاد منجانب آنریبل پرائم منسٹر:- (الف) جی نہیں۔ یہ حقیقت نہیں ہے کہ سیاحوں کو گڈ اور بٹوت میں رات کو دیر سے پہنچایا

جاتا ہے۔ ان دونوں مقامات پر سیاحوں کی آمد کا دارو مدار سیٹھا نکوٹ سے روانگی کے اوقات پر ہوتا ہے۔ جو سیٹھانکوٹ کے مقام پر جہاں ریلوے کا آخری اسٹیشن ہے ریل گاڑی کے پہنچنے کے اوقات کے مطابق ہوتے ہیں۔ کوئی بھی شخص خوشی سے گُد اور بٹوت کے دلکش مناظر سے لطف اندوز ہو سکتا ہے۔ جہاں زائد مکانیت مہیا کرنے کیلئے مندرجہ ذیل کام شروع کئے گئے ہیں:-

نمبر شمار	مقام	تعمیری کاموں کی تفصیلات	لاگت (لاکھوں روپے میں)
(۱)	گُد	(الف) ڈاک بنگلہ میں زائد مکانیت	۰٫۳۸
		(ب) ریسٹ ہاؤس میں سینٹری فٹنگ	۰٫۰۳۸
		(ج) ۱۰۰ تا ۱۵۰ اشخاص کی رہائش کیلئے یوتھ ہوسٹل	۱٫۵۰
		(د) گُد سے سدھ مہادیو تک سڑک	۴٫۱۵۶
(۲)	بٹوت	(الف) ڈاک بنگلہ میں زائد مکانیت	۰٫۳۰
		(ب) چار ہٹ	۰٫۵۸

پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ :- کیا یہ درست ہے کہ ان ڈاک بنگلوں میں ۴۸ گھنٹوں سے زیادہ ٹھہرنے کی اجازت نہیں؟

سردار ہربنس سنگھ آزاد :- اگر کوئی مسافر گُد یا بٹوت تک ہی آئے تو اُسکو وہاں ٹھہرنے کی اجازت مل سکتی ہے۔ لیکن اگر اُسے آگے جانا ہو تو وہ ۲۴ گھنٹے سے زیادہ وہاں نہیں ٹھہر سکتا۔ تاہم وہ مزید ٹھہرنے کیلئے اجازت حاصل کر سکتا ہے۔

مسٹر ڈی۔ پی۔ دَر :- کیا یہ صحیح نہیں کہ ایک مسافر بحیثیت حق ڈاک بنگلوں میں ۴۸ گھنٹوں سے زیادہ نہیں ٹھہر سکتا؟

سردار ہربنس سنگھ آزاد :- ایک سیاح کو مزید ٹھہرنے کیلئے متعلقہ حکام

سے اجازت حاصل کرنی ہوتی ہے۔

۸۰۳ *۔ کیو۔ ڈی ۲۴۸ مسٹر رام چند کھجوریہ :- کیا آنریبل دیہات سدھار منسٹر

کو علم ہے کہ :-

(الف) یہ کہ موضع گلاک (رام کوٹ) میں پانی پینے کی سخت قلت ہے؟

(ب) گذشتہ عرصہ سات سال سے مطالبہ کیا جارہا ہے کہ موضع گلاک میں پانی کا انتظام کیا جائے مگر آج تک کوئی عملی کاروائی نہ ہوئی؟

(ج) کیا حکومت پبلک کی دیرینہ تکالیف کے پیش نظر امسال موضع گلاک کیلئے واٹر سپلائی کا انتظام بذریعہ نلکہ کرے گی؟

(آنریبل دیہات سدھار منسٹر)

مسٹر سپیکر :- اس سوال کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا۔

مسٹر رامچند کھجوریہ :- جناب والا۔ آج تک میرے چار سوالوں کا جواب نہیں دیا گیا ہے۔ اور آج پھر اس سوال کا جواب نہیں دیا گیا۔ حکومت میرے ساتھ کیوں زیادتی کرتی ہے۔ کیا میں اسکی وجہ پوچھ سکتا ہوں؟

مسٹر سپیکر :- یہ میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ آیا گورنمنٹ آپ کے ساتھ زیادتی کر رہی ہے یا نہیں بہرحال میری ہمدردی آپ کے ساتھ ہے۔

مسٹر رامچند کھجوریہ :- جناب والا۔ میری گذارش ہے کہ جناب خصوصی طور پر گورنمنٹ کی توجہ اس طرف مبذول کریں۔

سردار ہربنس سنگھ آزاد :- جناب۔ معزز ممبر ایسے سوال پوچھیں۔ جن کا جواب۔

بھی جلدی سے آسکے۔

مسٹر جی۔ ایل۔ ڈوگرہ :- جناب والا۔ یہ پابندی ہے۔

مسٹر سپیکر :- مسٹر ہربنس سنگھ آزاد کو وہ الفاظ واپس لینے چاہئیں۔

سردار ہربنس سنگھ آزاد :- جناب والا۔ میرا وہ مطلب نہیں تھا۔

مسٹر سپیکر :- میں اس بارہ میں حکومت سے درخواست کروں گا۔ اور مجھے اُمید ہے۔ کہ محترم صرات صاحب میرا یہ پیغام آنریبل پرائم منسٹر تک پہنچائیں گے کہ ان سوالات کے جوابات جو ابھی تک آنریبل ممبر کو نہیں ملے ہیں۔ بہم پہنچائے جائیں۔

۴۔ ۸۔ ۵۸۔ کیو۔ ڈی ا عت ۵۲ مسٹر سید حسین :- کیا آنریبل ہیلتھ منسٹر مہربانی بتائیں گے کہ :-

(الف) کہ بمقام واندہ ولگام برنگ جو سرکاری شفاخانہ ہے اس میں کوئی کوالیفائیڈ (QUALIFIED) ڈاکٹر صاحب کام کرتے ہیں؟

(ب) اگر جواب نفی میں ہے تو کیوں؟

آنریبل ہیلتھ منسٹر :- (الف) واندہ ولگام کی ڈسپنسری ایک سینیر کمپونڈر کے چارج میں ہے۔

(ب) ایسا سند یافتہ ڈاکٹروں کی کمی کی وجہ سے ہے۔

مسٹر سید حسین :- کیا خدمتگار بھی کسی وقت ہسپتال کا انچارج ہوتا ہے۔

آنریبل ہیلتھ منسٹر :- جہاں تک میرے معلومات کا تعلق ہے۔ ہم واندیولگام کے شفاخانہ کیلئے آپ کے کہنے سے پہلے ہی ایک ڈاکٹر کی تلاش میں ہیں۔ سند یافتہ

ڈاکٹر مہیا ہونے پر وہاں ڈاکٹر تعینات کیا جائیگا۔ خدمت گار بھی ہسپتال کا انچارج نہیں ہوتا ہے۔

۸۰۵۔ ہند۔ کیو۔ ڈی ۵۶۶ مسٹر غلام محمد میر :- کیا آنریبل وزیر مال مہربانی بتائیں گے کہ :-

(الف) مواضعات پہارو۔ چکپ پہارو۔ رکھ شالنہ۔ شالنہ زدنی پورہ۔ باغ سشکور شاہ میر باغ۔ سمر بوگ کنہ ہامہ نسیجن۔ سوٹمبگو۔ بادشاہی باغ گنڈ چینڈال۔ نوگام نٹی پورہ تحصیل بڈگام کے کسانوں کی زرعی اراضیات کتنی دفعہ ۱۹۴۷ء سے کر ۱۹۵۷ء تک سیلاب کے زد میں آئیں؟

آنریبل ریونیو منسٹر :- (الف) چار بار۔

۸۰۶۔ *۔ کیو۔ ڈی ۶۲۴ مسٹر غلام احمد صوفی :- کیا آنریبل ڈیولپمنٹ منسٹر بمہربانی بتائیں گے کہ :-

(الف) نسبل کے گاؤں میں جو پرانا بنڈ ہے منہدم ہو گیا ہے جس وجہ سے اردگرد دیہات سینکڑوں کنال زمین معمولی بارش پر زیر آب ہو کر بہہ جاتی ہے۔

(ب) کیا یہ بات صحیح ہے کہ حکومت یہاں پر نیا بنڈ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جسکو ابھی تک عملی جامہ نہیں پہنایا جا سکا ہے۔

(ج) اگر ضمن (ب) مذکورہ بالا کا جواب اثبات میں ہو تو بمہربانی بتایا جائے کہ اس ارادہ کو عملی جامہ پہنانے میں کون سی اڑ کاوٹ ہے؟

(د) اگر یہاں پر نیا بنڈ بنانا فوری طور ممکن نہ ہو تو کیا حکومت فی الحال پرانے بنڈ کی مرمت کرنے کے معاملہ پر غور کرے گی؟

آنریبل ڈیولپمنٹ منسٹر :- (الف) یہ بنڈ محکمہ آبپاشی کے کنٹرول میں نہیں ہے۔

(ب۔ ج اور د) سوال پیدا نہیں ہوتا۔

۸۰۷۔ *۔ کیو۔ ڈی ع ۸۴۳ مسٹر غلام رسول کار:۔ کیا آنریبل وزیر تعلیم بمہربانی بتائیں گے کہ:۔

(الف) رہامہ ہائی سکول کی بلڈنگ عرصہ چھ سال سے زیر تعمیر ہے۔

(ب) کیا یہ صحیح ہے کہ لوکل تعمیری کمیٹی اس تعمیر کو مکمل نہ کرسکی۔

اگر جواب ہاں میں ہے تو کیا وجہ ہے کہ حکومت اس تعمیر کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتی۔

آنریبل ایجوکیشن منسٹر:۔ (الف) تعمیر کا کام تین سال قبل شروع کیا گیا تھا۔

(ب اور ج) تعمیری کمیٹی روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے کام کو مکمل نہ کرسکی۔ اس سال عمارت کی تکمیل کیلئے ۶۰۰۰ روپے کی مزید گرانٹ الاٹ کیگئی ہے۔

۸۰۸۔ *۔ کیو۔ ڈی ع ۱۱۵۰ مسٹر محمد اقبال:۔ کیا آنریبل منسٹر انچارج بمہربانی بتائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نالہ دریال نزو تو پہ تھنہ منگ اکثر برسات کے دوران طغیانی پر رہتا ہے اور جس کو عوام سلسلہ کاشتکاری اور اراضیات روزانہ عبور کرتے ہیں اور آئے دن کئی جانیں دریا کی نظر ہو جاتی ہیں؟

(ب) اگر ضمن (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا گورنمنٹ سال رواں میں اس مقام پر پل بنانے کو تیار ہے؟

اگر نفی میں ہو تو وجوہات بیان کئے جاویں؟

آنریبل ڈیولپمنٹ منسٹر:۔ (الف) جی ہاں۔ لیکن حکومت کے نوٹس میں جانی نقصان کے بارہ میں کوئی رپورٹ نہیں آئی ہے۔

(ب) اس معاملہ کی تحقیقات کی جائے گی۔

۹۰۸۰ -*- کیو۔ ڈی ۹۵۱ء مسٹر میر بادشاہ :- کیا آنریبل ریونیو منسٹر مہربانی تبائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عملہ پٹوار اور گرداور کو ڈیوٹی سرانجام دینے کیلئے اپنی تحصیل کے اندر کوئی سفر خرچ نہیں ملتا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عملہ پٹوار اور گرداور کو اپنی تحصیل میں تبادلہ کی صورت میں کوئی سفر خرچ نہیں دیا جاتا ہے۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات میں فارسٹر اور فارسٹ گارڈان کو اور محکمہ پنچایت میں دیہج لیول ورکرس سب انسپکٹر اور انسپکٹر کو اپنے اپنے ڈویژن اور بلاک میں بالترتیب سفر خرچ دیا جاتا ہے۔

(د) اگر ضمن نمبر (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا محکمہ مال کے عملہ پٹوار اور گرداوران کو بھی ڈیوٹی سرانجام دینے کیلئے باقی محکموں کی طرح سفر خرچ دیا جائے گا؟

(ھ) کیا گورنمنٹ اس کو عملی شکل دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

آنریبل ریونیو منسٹر :- (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں جہاں تک فارسٹروں کا تعلق ہے۔ اور جہاں تک فارسٹ گارڈوں کا تعلق ہے۔ انہیں اپنی بیٹوں (Beats) کے اندر یا اپنے رینج کی حدود کے اندر بھی کوئی سفر خرچ نہیں دیا جاتا ہے۔ بہرحال جہاں وہ اپنا رینج کی حدود سے باہر سفر کرتے ہیں۔ تو انہیں سفر خرچ دیا جاتا ہے۔ محکمہ دیہات سدھار کے دیہج لیول ورکروں سب انسپکٹروں اور انسپکٹروں کو بالترتیب دس روپے۔ پندرہ روپے اور پچیس روپے فی ماہ فی کس مقررہ سفر خرچ دیا جاتا ہے۔

(د و ھ) پٹواریوں اور گرداوروں کی حدود اختیار بہت محدود ہونے کی وجہ سے اُن کو اگر سفر خرچ دیا بھی جائے تو اس سے اُن کی آمدنی میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہو سکے گا۔ انہیں گھوڑا رکھنے کیلئے الاؤنس دینے کے سوال پر محکمہ مال غور کر رہا ہے۔

مسٹر جی۔ ایل۔ ڈوگرہ :- کیا ایک پٹواری اور ویلیج لیول ورکر کا دائرہ اختیارات برابر ہے؟

آنریبل ریونیو منسٹر :- تقریباً۔

مسٹر جی۔ ایل۔ ڈوگرہ :- اگر ویلیج لیول ورکر کو الاؤنس ملتا ہے، تو پٹواری کو کیوں نہیں؟

آنریبل ریونیو منسٹر :- میں نے جواب میں کہا ہے کہ پٹواریوں کو گھوڑا الاؤنس دینے کا سوال حکومت کے زیر غور ہے۔

۱۰۔ ہز۔ کیو۔ ڈی ع ۱۱۳۹ پیرزادہ غلام جیلانی :- کیا آنریبل وزیر اعظم بمہربانی بتائیں گے کہ :-

(الف) حکومت بے کاری ختم کرنے میں کس حد تک کامیابی حاصل کر چکی ہے اور فوری اقدامات حکومت کیا کیا عمل میں لانے والی ہے؟

سردار ہربنس سنگھ آزاد منجانب آنریبل پرائم منسٹر :- ۱۹۵۸ء۔۵۸ء سے وسط جون ۱۹۵۸ء تک مختلف سرکاری محکمہ جات میں تقریباً ۱۷۱۰۰ اسامیاں معرض وجود میں لائی گئی تھیں۔ اس کے علاوہ سڑکوں۔ نہروں اور عمارتوں کی تعمیر وغیرہ کے پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے کے نتیجہ کے طور پر ماہر اور غیر ماہر لوگوں کی کافی تعداد کو کام پر لگایا گیا ہے۔

دوسرے پلان کو جو زیر کار ہے اور بہ عمل لانے کا مقصد روزگار مہیا کرنے کے ذرائع پیدا کرنا ہے۔

پیرزادہ غلام جیلانی :- کیا سڑکوں اور نہروں وغیرہ کی کھدائی سے عارضی طور پر مزدوروں کو کام مہیا کر کے بے کاری کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے؟

سردار ہربنس سنگھ آزاد :- جی ہاں - اس میں بہت مدد ملتی ہے۔

۸۱۱- ن- کیو- ڈی ع ۹۰۲ مسٹر محمد سلطان تانترے :- کیا آنریبل دیہات سدھار منسٹر بمہربانی بتائیں گے کہ

(الف) کیا نالہ د.جی جو علاقہ اُتر تحصیل ہندواڑہ میں بہتا ہے پر کوئی پل نہیں ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس نالہ پر پلوں کی عدم موجودگی میں اکثر جانی اور مالی نقصانات ہوتے ہیں؟

(ج) کیا آنریبل منسٹر ضمنات (الف و ب) کے پیش نظر متعلقہ پنچائیت کے ذریعے بمقام گوٹینگو اور دیدی کا کوٹھ اس نالہ پر پل تعمیر کروائیں گے؟

آنریبل منسٹر دیہات سدھار :- (الف) جی ہاں۔

(ب) اس علاقہ کے لوگوں کو تکلیف تو محسوس ہوتی ہے۔ لیکن کسی جانی و مالی نقصان کی اطلاع نہیں آئی ہے۔

(ج) مالی سال رواں کے دوران میں لولاب بلاک نے گوٹنگو کے مقام پر اس نالہ پر پل کی تعمیر شروع کی ہے۔

۸۱۲- ن- کیو- ڈی ع ۵۲۳ مسٹر سید حسین :- کیا آنریبل ریونیو منسٹر بمہربانی بتائیں گے کہ :-

(الف) اننت ناگ میں کون سے لوگ بے خانماں قرار دئے گئے جن کو زمین اور مکان الاٹ کئے گئے ہیں۔

آنریبل ریونیو منسٹر :- (الف) اننت ناگ میں کسی شخص کو خانماں برباد شخص قرار نہیں دیا گیا۔ جسکو اراضی اور مکانات الاٹ کئے گئے ہوں۔

مسٹر میر قاسم:- کیا آنریبل منسٹر کو معلوم ہے کہ اننت ناگ میں ایک کالونی اس نام سے بن رہی ہے؟

آنریبل ریوینو منسٹر:- مجھے اس بات کا علم نہیں ہے۔

مسٹر میر قاسم:- کیا آنریبل منسٹر معاملہ کی تحقیقات کرانے کیلئے رضامند ہوں گے اگر میں ٹھوس ثبوت پیش کردوں کہ اننت ناگ میں ایک سوسائٹی جسکا نام "بے خانمان" ہے، قایم ہے اور جسے مکانوں کی تعمیر کے سلسلہ میں قرضہ جات دئے گئے تھے۔ ہم چاہتے ہیں اُن لوگوں کی فہرست پیش کی جائے۔ جن کے ساتھ ایسا سلوک کیا گیا۔ اور جنہیں پلاٹ وغیرہ خریدنے کیلئے قرضے عطا کئے گئے؟

آنریبل دیہات سدھار منسٹر:- جناب والا۔ ایسی کوئی سوسائٹی نہیں بنی ہے۔ اور نہ ہی کسی فرد کو اِس مطلب کیلئے قرضہ جات دئے گئے ہیں۔

مسٹر میر قاسم:- اِس بات کے پیش نظر کہ اِس مضمون پر کافی خط و کتابت ہوئی تھی۔ کیا آنریبل منسٹر اِس معاملہ میں تحقیقات کریں گے کہ کس نے غلط اطلاع دی ہے؟

آنریبل ریوینو منسٹر:- سوال مبہم ہے۔ یہ وجہ نہیں بتائی گئی کہ کس وجہ سے وہ لوگ بے خانمان ہوئے ہیں۔ جہاں تک محکمہ بحالیات کا تعلق ہے۔ اس کی طرف سے کسی قسم کے قرضہ جات نہیں دئے گئے۔ میں نے جواب بحالیات کے نقطہ نظر سے دیا ہے۔

مسٹر میر قاسم:- کیا گورنمنٹ ایسے لوگوں کی لسٹ ہاؤس میں سپلائی کرے گی۔ جنکو مکانات بنانے کیلئے اننت ناگ میں قرضہ جات دئے گئے ہیں؟

آنریبل دیہات سدھار منسٹر:- کسی بھی فرد کو اِس قسم کے قرضہ جات نہیں دئے گئے۔

آنریبل سپیکر :۔ یہاں ترجمہ میں غلطی ہوئی ہے۔ بے خانمان کا ترجمہ مصیبت زدہ سے کیا گیا ہے۔

۸۱۳-*- کیو۔ ڈی ای ۵۵۳ مسٹر غلام محمد میر :۔ کیا آنریبل وزیر مال مہربانی بتائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ صحیح ہے کہ شعبان گنائی ولد رحیم، سونہ ڈار ولد احمد، رزاق ڈار ولد غنی، قلندر راٹھر وغیرہ ولدان عبد اللہ۔ احد راٹھر ولد شعبان، خالق راٹھر ولد قادر۔ احمد بابا ولد عبدہ۔ قادر راٹھر ولد محمد۔ ساکنہ کھیری گنڈ تحصیل بڈگام عمہ شیخ ولد کریم۔ سولہ بٹ ولد لسی عبد اللہ راٹھر ولد غنی۔ اسد میر ولد سلطان۔ محمد میر ولد عزیز۔ غفار گنائی ولد رزاق ساکن موضع پانجورہ۔ تحصیل بڈگام کا رقبہ اراضی سیلاب کی وجہ سے برد ہوا ہے؟ کیا یہ بھی صحیح ہے کہ موضع کھیری گنڈ کے اُن کسانوں سے جن کا زرعی رقبہ بردی ہوا ہے۔ مالیہ قسط خریف ۱۹۵۷ء بھی وصول کیا گیا ہے۔

آنریبل ریونیو منسٹر :۔ (الف) ۱۹۵۷ء میں اسامیوں کی صرف ۵۵ کنال ملکیتی اراضی برد ہوئی تھی دونوں پانجورہ یا کھیری گنڈ میں اس رقبہ کیلئے کوئی مالیہ اراضی وصول نہیں کیا گیا تھا۔

۸۱۴-*- کیو۔ ڈی ای ۱۵ مسٹر غلام احمد صوفی :۔ کیا آنریبل ڈیولپمنٹ منسٹر مہربانی بتائیں گے کہ :۔

(الف) گاندربل کے عوام آج تک کئی بار یہ مطالبہ کر چکے ہیں کہ مانسبل جھیل سے لفٹ اریگیشن کے ذریعے ززنہ بادام پورہ۔ نسبل وغیرہ علاقہ جات کو سیراب کرنے کے انتظامات کئے جائیں۔

(ب) اگر جواب اثبات میں ہو تو بتایا جائے کہ اب تک اس مطالبہ کو عملی جامہ نہ پہنانے کی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کیا حکومت متذکرہ علاقوں کی مشکلات کو مدِ نظر رکھ کر اس مطالبہ کو کب عملی شکل دے گی؟

آنریبل ڈیولپمنٹ منسٹر:- (الف) جی نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مطالبہ پہلی بار آیا ہے۔

(ب۔ اور ج) اصلی اخراجات کار یعنی کہ تقریباً ۸۰/- روپے فی ایکڑ بہت زیادہ ہونے کیوجہ سے اس پر غور نہیں کیا جا سکتا ہے۔ جب تک کسان اصلی اخراجات کار ادا کرنے کیلئے تیار نہ ہوں۔

مسٹر غلام احمد صوفی:- کیا یہاں پر بھی لفٹ اریگیشن کا انتظام کیا گیا ہے۔ وہاں کے لوگوں سے یہ خرچ وصول کیا گیا تھا؟

آنریبل ڈیولپمنٹ منسٹر:- پہلے جب لفٹ اریگیشن چالو کیا گیا تو ۸۰/ یا ۹۰ روپیہ فی ایکڑ خرچ آیا تھا جو کہ بہت زیادہ ہے۔

۱۵۰۸- *- کیو۔ ڈی ۱۱۶۵ مسٹر محمد اقبال:- کیا آنریبل منسٹر انچارج بمہربانی بتائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ نے فارم قرضہ جات بارڈر ضلع پونچھ میں عوام کو تقسیم کئے تھے؟

(ب) کیا یہ فارم قرضہ جات بارڈر گورنمنٹ نے سوچ سمجھ کر عوام میں تقسیم کئے تھے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے۔ کہ تحصیل راجوری ایک بارڈر تحصیل ہے؟

(د) اگر ضمنات الف۔ ب۔ ج کا جواب اثبات میں ہو تو کیا گورنمنٹ تقسیم شدہ فارم کیمطابق تحصیل راجوری میں مستحقین کو مناسب قرضہ تقسیم کرکے عوام کی بے چینی کو دور کرے گی؟

اور کب تک ؟

آنریبل ریونیو منسٹر :- (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

(ج) جی ہاں -

(د) یہ فارم اُن اشخاص میں تقسیم کئے گئے جنہوں نے بیان کیا تھا - کہ وہ مستحق ہیں -

مسٹر محمد اقبال :- میں نے ضمن (د) میں پوچھا ہے کہ کب تک حکومت قرضہ جات تقسیم کریگی ؟

آنریبل ریونیو منسٹر :- فارم ہا کی جانچ پڑتال ہو رہی ہے - جن لوگوں کے معاملات گورنمنٹ نوٹیفکیشن کے تحت آئیں گے اُن کو جلدی قرضہ جات دے جائیں گے -

۲۱۶- یو - کیو - ڈی ع ۸۶۰ مسٹر ملکھی رام :- کیا آنریبل پرائم منسٹر بمہربانی بتائیں گے کہ :-

(الف) گورنمنٹ مغربی پاکستان کے ریفوجیوں کو شہری حقوق دینا چاہتی ہے -

(ب) اگر جواب نفی میں ہو تو وجوہات بتائے جائیں -

سردار ہربنس سنگھ آزاد منجانب آنریبل پرائم منسٹر :- (الف) اُن اشخاص کو جو اُس علاقے سے جو اس وقت پاکستان میں شامل ہے ہندوستان کے علاقہ میں ہجرت کر گئے ہیں حقوق شہریت عطا کرنے سے متعلق معاملہ پر آئین ہند کی دفعہ ۶ حاوی ہے - اور اُن اشخاص کو جنکا حوالہ آئین میں دیا گیا ہے یہ حقوق پہلے ہی دے جا چکے ہیں -

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا -

مسٹر ملکھی رام :- کیا جو مغربی پاکستان کے پناہ گزین عرصہ ۱۱ سال سے رہ رہے ہیں۔ اُن کو شہری حقوق حاصل ہیں؟

سردار ہربنس سنگھ آزاد :- جی نہیں۔

مسٹر میر قاسم :- میرا خیال ہے کہ یہ سوال اُن ریفوجیوں کے بارے میں ہے جنہوں نے مغربی پاکستان سے ہجرت کی ہے۔ اور ریاست میں آباد ہوئے ہیں۔ اور جنکی تعداد بھی معلوم ہے۔ کیا حکومت کو علم ہے کہ یہ فیصلہ ہوا تھا کہ جو ریاست میں آباد ہوئے ہیں ان کو اسی طرح شہری حقوق دیے جائینگے۔ جس طرح سے ریاست کے ریفوجیوں کو دئے گئے ہیں جنہوں نے ہندوستان کے دوسرے حصوں میں ہجرت کی ہے؟

سردار ہربنس سنگھ آزاد :- ایوان نے حال ہی میں "ایسے ریفوجیوں کو شہری حقوق دینے کی غرض سے مسودہ قانون" پر فیصلہ کیا ہے۔

مسٹر میر قاسم :- یہ عام نوعیت کا مسودہ قانون تھا۔ لیکن میں مخصوص امر پیش کرتا ہوں کہ مغربی پاکستان سے تین ہزار ریفوجیوں کو یہاں زمین الاٹ کی گئی ہے۔ اور وہ یہاں ۱۹۴۷ء سے آباد ہیں۔ کیا حکومت کو علم ہے کہ اس پر سمجھوتہ ہوا تھا اور حکومت نے یقین دہانی بھی دی تھی کہ ان ریفوجیوں کو شہری حقوق دئے جائیں گے؟

آنریبل ریوینو منسٹر :- ایسے لوگوں کو حقوق کرایہ داری جائیداد دئے گئے ہیں۔ جہاں تک مستقل باشندوں کے حقوق دینے کا تعلق ہے۔ حکومت کی پالیسی واضح ہے کہ مستقل باشندے کی تعریف میں ترمیم نہیں کی جائیگا۔ اسلئے اُن کو حقوق نہیں دئے جائیں گے۔

مسٹر ڈی۔ پی۔ دُر :- سوال مستقل باشندوں کا نہیں ہے کیا مستقل حقوق دینے کا کوئی ایسا طریقہ

اختیار کیا جا سکتا ہے۔ جس سے کہ وہ ووٹ دینے کے حقوق سے محروم
نہ ہو سکیں؟

مسٹر سپیکر:- میرا خیال ہے کہ آپ ایکٹ نمائندگی عوام کا حوالہ
دے رہے ہیں۔

آنریبل لاء منسٹر:- جناب والا- اس ایکٹ میں ایک مثال ہے کہ
ووٹ کا حق کس کو دیا جائے۔ اس میں ووٹ کا حق مستقل باشندہ
کو دیا گیا ہے۔

مسٹر ڈی۔ پی۔ در:- مستقل باشندوں کے جو خاص خاص حقوق ہیں۔
مثلاً جائیداد حاصل کرنے کے یا ایسی قسم کے دیگر جو خاص حقوق ہیں وہ ان ریفوجیوں
کو بے شک نہ دیئے جائیں۔ لیکن ان تین ہزار اشخاص کو جو کافی عرصہ سے
یہاں بستے ہیں حق رائے دہندگی ضرور دیا جائے:-

مسٹر سپیکر:- کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے؟

مسٹر میر قاسم:- جناب والا- جب آئین بنایا گیا- تو اُن لوگوں کو یقین دہانی
دی گئی تھی۔ جنکی تعداد اور جنکے نام گورنمنٹ کو معلوم ہیں- ریاست میں مستقل
باشندوں کا درجہ حاصل ہو گا۔

مسٹر سپیکر:- کیا یہاں کوئی ایسی یقین دہانی ہے؟

آنریبل لاء منسٹر:- جناب والا- یہاں میرے خیال میں کوئی ایسی یقین دہانی
نہیں ہے- اور اگر کوئی ہو گی تو اس پر غور کیا جائے گا-

۸۱۶-۰۰/×-کیو۔ ڈی ع ۹۶۹ مسٹر میر بادشاہ:- کیا آنریبل ڈیولپمنٹ منسٹر
مہربانی بتائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اہالیان مواضعات منڈل کشتواڑ یعنی بیگانہ بھاٹا-
سنگرام بھاٹا- ہری جن کالی کولید- ہٹہ- پوچھیال اور منا کی طرف سے

پے در پے مطالبات آرہے ہیں کہ اُن کے گاؤں میں پانی کے نلکے نصب کئے جائیں۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ عرصہ دو سال سے اس اہم کام کو تکمیل نہیں کیا جارہا۔

(ج) کیا ان مواضعات منڈل میں حال دوران میں پینے کے پانی کے نلکے نصب کئے جائیں گے؟

آنریبل ڈیولپمنٹ منسٹر :- (الف) جی ہاں۔

(ب) حلقہ منڈل (کشتواڑ) میں بمقام منڈل، ہریال، بیگانہ اور پنڈت گرام میں پانی کے نلکے لگائے گئے ہیں۔

(ج) جوں ہی کہ روپیہ قابل استفادہ ہوتا ہے۔ مزید کام شروع کیا جائے گا۔

۸۱۸- ۔ کیو۔ ڈی ۱۳۰ پیرزادہ غلام جیلانی :- کیا آنریبل وزیر صحت بمہربانی بتائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قصبہ پانپور میں سرکاری شفاخانہ ایک ناکتفی کرایہ کے مکان میں رکھا گیا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے۔ کہ کافی دیر سے عوام نے تکالیف کے پیش نظر مطالبہ ہوا ہے کہ پانپور میں ہسپتال کے لئے ایک بلڈنگ تعمیر کی جائے۔

(ج) اگر الف - ب - کے جوابات اثبات میں ہیں تو اب کے بار یہ مطالبہ کب پورا ہوگا؟

آنریبل ہیلتھ منسٹر :- (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) رقوم کے قابل استفادہ ہونے اور پروگرام کے مطابق ڈسٹرکٹ اور مفصلات کے ہسپتالوں کے لئے عمارتوں کی تعمیر کی جارہی ہے۔ جب اسکی باری آئیگی اور روپیہ قابل استفادہ ہوگا پانپور ڈسپنسری شروع کی جائے گی۔

۸۱۹--*۔ کیو۔ ڈی ع ۱۱۷۱ مسٹر عبدالرحمان میر راحت:- کیا آنریبل وزیر دیہات سدھار بمہربانی بتائیں گے کہ:-

کیا یہ درست ہے کہ حکمران پارٹی محکمہ دیہات سدھار کے سماجی مراکز اور بلاک دفتروں کو سیاسی اغراض کیلئے استعمال کر رہی ہے۔ نیز ویلیج لیول ورکروں کی تقرری معطلی اور بحالی سیاسی مصلحتوں کی بنا پر ہوتی رہتی ہے۔

آنریبل منسٹر دیہات سدھار:- (الف) جی نہیں۔

مسٹر غلام رسول کار:- کیا یہ صحیح نہیں کہ گذشتہ ہفتہ پٹن میں ایک جلسہ ہوا اور وہ بلاک آفس میں کیا گیا۔ جس میں آنریبل منسٹران مسٹر عبدالغنی ترالی اور سوگامی صاحب نے شمولیت کی؟

آنریبل دیہات سدھار منسٹر:- جہاں تک آنریبل منسٹران کے کہیں جانے کا تعلق ہے وہ ہر جگہ جا سکتے ہیں۔

مسٹر ڈی۔ پی۔ در:- کیا اس جلسہ کو منعقد کرنے کیلئے ویلیج لیول ورکرس کی امداد حاصل کی گئی تھی؟

آنریبل دیہات سدھار منسٹر:- مجھے اس کا علم نہیں۔

مسٹر عبدالرحمان میر راحت:- ۱۹۴۷ء تک جو ٹرینڈ ویلیج لیول ورکرس لگائے گئے تھے۔ ان میں سے کتنے برطرف کئے گئے؟

مسٹر سپیکر:- یہ نیا سوال ہے۔

۸۲۰--*۔ کیو۔ ڈی ع ۸۲۵ مسٹر غلام رسول کار:- کیا آنریبل لوکل سیلف منسٹر بمہربانی بتائیں گے۔ کہ:-

(الف) یوم ۲۶ر جنوری ۱۹۵۸ء کو ہر ٹاؤن ایریا کو کتنی رقم خرچ کرنے کی اجازت دی گئی۔

(ب) کیا ٹاؤن ایریا ایکٹ ایسے تقاریب پر ٹاؤن فنڈ سے اخراجات کرنے

کی اجازت دیتا ہے۔

(ج) کیا یہ صحیح ہے کہ سوپور ٹاؤن ایریا کو مبلغ ایک ہزار روپیہ خرچ کرنے کی اجازت دی گئی تھی اس کی تفصیلات کیا ہیں اور کن لوگوں سے اس سلسلے میں اشیاء خرید کئے گئے ہیں۔

آنریبل لوکل سیلف منسٹر:- (الف) یہ اطلاع کہ واقعی کتنی رقم خرچ ہوئی ہے۔ فراہم کی جا رہی ہے۔

(ب) جی ہاں۔ یہ ٹاؤن ایریا رقم کی نسبت ایک موزوں خرچ کی حیثیت رکھتا ہے۔

(ج) جی ہاں۔ اُن امور پر جو ایسے مواقع کے شایان شان ہوتے ہیں۔

مسٹر غلام رسول کار:- کس ایکٹ کے تحت ایسی تقریبوں پر خرچ کیا جا سکتا ہے؟

مسٹر امر ناتھ شرما (وزیر مملکت برائے لوکل سیلف) ٹاؤن ایریا ایکٹ کے تحت۔

مسٹر غلام رسول کار:- میں نے تفصیل پوچھی تھی۔ کہ کون کونسے ٹھیکہ دار تھے۔ اور کن کن کو پیسے دئے گئے؟

مسٹر امر ناتھ شرما:- آپ کے سوال کا جواب دیا گیا ہے۔ سوال کے انگریزی حصہ میں ٹھیکہ داراں کا نام نہیں پوچھا گیا ہے۔

مسٹر غلام رسول کار:- جناب والا۔ اردو حصہ میں ضمن (ج) میں صاف طور پر پوچھا گیا کہ کن لوگوں سے اشیاء خرید کئے گئے ہیں؟

مسٹر ڈی۔ پی۔ در:- کیا یہاں کوئی رُول ہے۔ جسکے ذریعہ سوالات کا انگریزی ترجمہ صحیح تصور کیا جانا چاہیئے؟

مسٹر سپیکر:- آپ اس ایوان کے پرانے ممبر ہیں اور آپ جانتے ہیں

کہ ہم نے ہمیشہ اعلان کیا ہے کہ سوال کا انگریزی ترجمہ صحیح ہے۔ تاہم میں انڈسٹریز منسٹر سے عرض کروں گا کہ وہ معزز ممبر کو مفصل اطلاع فراہم کرے۔

مسٹر امرناتھ شرما:- بہت اچھا جناب۔

۱۷۔ ۸۔ ۵۸۔ کیو۔ ڈی کی ۱۰۸ **مسٹر موتی رام بیسگرہ:-** کیا آنریبل انڈسٹریز منسٹر بمہربانی بتائیں گے کہ:-

(الف) کہ سال رواں میں کس قدر رقم صنعتی قرضہ جات کے لئے منظور ہوئے ہیں؟

(ب) اس میں سے کتنی رقم آج تک تقسیم کی گئی ہے؟

(ج) جو رقم ابھی تک تقسیم نہیں ہوئی اس کی وجوہات کیا ہیں؟

آنریبل منسٹر انچارج انڈسٹریز:- (الف) سال رواں کے دوران میں صنعتی قرضہ جات کیلئے کل منظور شدہ رقم ۰۵ء۰ لاکھ روپے ہے۔

(ب) سال رواں کی کل رقم میں سے آج تک جو رقم تقسیم کی گئی ہے ۹۲/-۲۹۹۵ روپے ہے۔

(ج) درخواستیں موصول ہونے پر باقی رقم مستحق اشخاص میں تقسیم کی جائیگی۔

مسٹر موتی رام بیسگرہ:- جن لوگوں کے نام قرضہ دینے کیلئے ظاہر کئے جا چکے ہیں۔ کیا سال رواں میں سب کو قرضے دے گئے ہیں؟

آنریبل انڈسٹریز منسٹر:- جن لوگوں کے کاغذات مکمل ہو چکے ہیں۔ ان کو قرضے دے گئے ہیں۔

مسٹر غلام رسول کار:- کیا گورنمنٹ جنرل کے دفتر میں قرضہ جات کے بابت سے کاغذات عرصہ دراز سے زیر التواء رکھا گیا۔ ان لوگوں کو کیوں قرضہ نہیں دیا جا رہا ہے؟

آنریبل انڈسٹریز منسٹر:- ان کاغذات کو مکمل کرنے میں کافی وقت لگتا

ہے۔ اور جب تک تمام رسمی کارروائیاں پوری نہیں کی جائینگی۔ اس وقت تک قرضے نہیں دئے جاسکتے۔

مسٹر غلام رسول کار:۔ کیا یہ قرضہ جات روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے نہ دئے گئے ہیں؟

آنریبل انڈسٹریز منسٹر:۔ یہ بات نہیں ہے۔ روپیہ تو ہمارے پاس موجود ہے۔

مسٹر موتی رام بیگڑہ:۔ جو قرضے جات آجتک دئے گئے ہیں وہ انڈسٹریل بورڈ کے ذریعے دئے گئے ہیں۔ یا اور کسی طریقہ سے۔

آنریبل انڈسٹریز منسٹر:۔ یہ قرضہ جات انڈسٹریل بورڈ کی منشاء کیمطابق دئے گئے ہیں۔

مسٹر ڈی۔ پی۔ در:۔ یہ ایک عام شکایت ہے کہ جو قرضہ جات دئے گئے ہیں۔ اُن سے نہ کسی صنعت کو ترقی ملی ہے اور نہ ہی کوئی نئی انڈسٹری چالو کی گئی ہے۔ کیا آنریبل منسٹر اس شکایت کے پیش نظر اس بارہ میں تحقیقات کرانے کیلئے تیار ہیں اور کیا اس بارہ میں کوئی کمیٹی بنائی جائے؟

آنریبل پرائم منسٹر:۔ آجتک جو صنعتی قرضہ جات دئے گئے ہیں۔ اور اُن سے جو کچھ بنا ہے۔ حکومت اُس کی مفصل اطلاع ایوان کے سامنے رکھ سکتی ہے۔

مسٹر ڈی۔ پی۔ در:۔ جناب والا۔ میرا سوال تو یہ ہے کہ اس بارہ میں جو شکایتیں عام طور پر پیدا ہوئی ہیں۔ کیا آنریبل منسٹر متعلقہ اُن شکایتوں میں تحقیقات کرانے کیلئے کسی کمیٹی کو مقرر کرنے کیلئے تیار ہے؟

آنریبل پرائم منسٹر:۔ کوئی مخصوص شکایت نہیں آئی ہے۔ میں نے عرض کیا ہے کہ ۱۹۵۴-۵۵ء، ۱۹۵۵-۵۶ء، ۱۹۵۶-۵۷ء میں جو قرضے دئے گئے ہیں۔ میں ان کی مکمل فہرست ایوان کے میز پر رکھنے کو تیار ہوں گا۔

نوٹ:۔ سوالات کا گھنٹہ ختم ہوا۔

غیر ستارہ زدہ سوالات بابت ۱۹ اگست ۱۹۵۸ء

۱۱۷- کیو۔ ڈی ۲۲۰ مسٹر موتی رام بیگڑہ:- کیا آنریبل وزیر خوراک مہربانی بتائینگے کہ:-

(الف) اودہمپور کے لوگوں کی دیرینہ مانگ ہے کہ قصبہ اودہمپور کو راشننگ سٹی قرار دیا جائے۔

(ب) آج تک لوگوں کی اس جائز مانگ کو نہ ماننے کی وجوہات کیا ہیں؟

آنریبل منسٹر انچارج خوراک:- (الف) ہو سکتا ہے۔

(ب) جموں اور سرینگر ہی ریاست کے ایسے دو علاقے ہیں جہاں راشن دیا جاتا ہے۔ تمام دیہاتی علاقوں میں، جن میں قصبے بھی شامل ہیں، غلہ جزوی ریلیف کی حیثیت میں امدادی نرخوں پر صرف اُس وقت مہیا کیا جاتا ہے۔ جبکہ خوراک کی قلت ہو۔ لہذا اودہمپور کو اس سلسلہ میں مستثنیٰ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

۱۱۸- کیو۔ ڈی ۳۵۷ مسٹر سہدیو سنگھ:- کیا آنریبل منسٹر متعلقہ مہربانی بتائینگے کہ:-

(الف) کیا انہیں علم ہے کہ ۱۳ مارچ ۱۹۵۸ء کو خزانہ ریاسی سے ٹریژری وؤچر نمبر ۲۷۹ مورخہ ۳/۵۸ ۳۱ اور ۲۹۹ مورخہ ۳/۵۸ ۳۱ کے تحت دو ہزار اور تین سو روپے کی رقوم بلاک ریاسی کے حلقہ سوجن دھار میں ملسورہ کوہل اور رامال دی ڈبلی تالات کیلئے برآمد کی گئیں؟

(ب) کیا آنریبل منسٹر کے پاس ایسی کوئی شکایات موصول ہوئی ہیں کہ دراصل

اپنے کوئی کام نہیں ہے۔ اور صرف ان کے نام پر بالترتیب اٹھارہ روپے اور
چودہ روپے خرچ کئے گئے ہیں؟

(ج) کیا آنریبل منسٹر کے پاس اسی حلقہ کے دو اور کاموں ایٹرک پنچایت گھر سو جن دھار اور تالاب بلورا لوسٹا مسٹرشیٹوں کے فرضی ہونے کی شکایات پہنچی ہیں۔ جن کیلئے ۹۹/۷۵ اور ۷۹۸/- بر آمد ہوئے مگر خرچ اس سے بہت کم ہوا؟

(د) ان شکایات کی نسبت کیا کارروائی کی گئی ہے؟

آنریبل منسٹر انچارج دیہات سدھار :- (الف) جی ہاں

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) محکمہ جاتی تحقیقات جاری ہے۔

۱۱۹- کیو- ڈی ۳۸۷ مسٹر بست دیو :- کیا آنریبل منسٹر کمیونٹی ڈولپمنٹ اینڈ اگریکلچر بمہربانی بتائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دو سال پہلے پنچایت سلال کا انتخاب بلاک ڈیولپمنٹ ریاسی نے کیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس انتخابات کے وقت متعدد اُمیدوار مقابلہ سے تحریری طور پر دستبردار ہو گئے تھے۔ اور متفقہ رائے سے پنچان منتخب کئے گئے تھے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ نیشنل کانفرنس کی شکایات پر پنچایت سلال کا دوبارہ انتخاب غلام رسول میر انسپکٹر بلاک ارناس نے کیا تھا؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ دوبارہ سابقہ پنچان ہی منتخب ہو پائے تھے؟

(ھ) کیا یہ درست ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹر دیہات سدھار جموں نے تیسری بار پھر انتخاب کا حکم دیا تھا؟
(و) کیا یہ درست ہے کہ ماہ جنوری ۱۹۵۸ء میں پھر سلال کے لوگوں نے یہ انتخاب کر دینے کی استدعا کی؟
(ز) کن وجوں کی بناء پر آج تک نہ تیسری دفعہ انتخاب کیا گیا اور نہ ہی منتخبہ پنچایت کو کنفرم کیا گیا؟

آنریبل کمیونٹی ڈویلپمنٹ اینڈ اگریکلچر منسٹر:- (الف) جی ہاں۔
(ب) جی نہیں۔
(ج) جی ہاں۔ لیکن یہ بے ضابطہ تھا۔
(د) چونکہ انتخاب بذات خود بے ضابطہ تھا۔ اسلئے یہ سوال پیدا نہیں ہوتا ہے۔
(ھ) جی ہاں۔
(و) جی ہاں
(ز) تجویز کیا گیا تھا۔ کہ نظرثانی شدہ پنچایت ایکٹ کے احکام کے تحت جو اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں پیش کیا گیا ہے۔ نئے انتخابات کئے جائیں گے۔

۱۲۰- کیو۔ ڈی ع ۱۴۱ مسٹر عبدالغنی گونی:- کیا آنریبل پرائم منسٹر بمہربانی بتائیں گے کہ:-
(الف) کہ عوام کو سیکرٹریٹ میں دفتری فتنہ بازی میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑھتا ہے۔
(ب) حکومت اور چیف سیکرٹری نے اس سلسلہ میں کیا اقدامات اُٹھائے ہیں؟

آنریبل پرائم منسٹر:- (الف) اس بارے میں حکومت سے کوئی شکایت

نہیں کی گئی ہے۔

(ب) حکومت سیکرٹریٹ اور باقی دفتروں میں کام کی انجام دہی کی رفتار کو تیز کرنے اور اس کی اصلاح کرنے کیلئے اقدام کر رہی ہے اور اس سلسلہ میں ضروری سفارشات کرنے کیلئے حکومت ہند سے ڈیپوٹیشن (Deputation) پر ایک آفیسر اسپیشل ڈیوٹی تعینات کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ تمام وہ لوگ جنکو کوئی شکایت ہو، براہ راست سیکرٹریوں اور متعلقہ محکمہ جات کے سربراہوں سے مل سکتے ہیں اور ملتے بھی ہیں۔

۱۲۱- کیو۔ ڈی ۲۲۷ مسٹر راجندر سنگھ :- کیا آنریبل ڈیولپمنٹ منسٹر بمہربانی بتائیں گے کہ :-

(الف) آیا اُنہیں اس بات کا علم ہے کہ کشتواڑہ میں بجلی کا کرایہ فی یونٹ موازی نو آنے وصول کیا جاتا ہے۔

(ب) جموں اور دھمپور میں بجلی کے کرایہ کی شرح فی یونٹ کیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کشتواڑہ کے عوام کا دیرینہ مطالبہ ہے کہ بجلی کے کرایہ کی شرح موازی چار آنے فی یونٹ مقرر کیجائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ آنریبل پرائم منسٹر نے بارہا کشتواڑہ کے عوام سے یہ وعدہ کیا ہے، کہ کرایہ کی شرح کم کر دی جائے گی؟

(ھ) اگر ضمن (د) کا جواب اثبات میں ہو۔ تو شرح کب کم کیجائے گی؟

آنریبل ڈیولپمنٹ منسٹر :- (الف) جی ہاں۔ متعلقہ ٹاؤن ایریا کمیٹی کی منظوری کیساتھ کیبنٹ آرڈر کے تحت ۹ آنے فی یونٹ منظور شدہ ہیں۔ یہ شرح تب تک جاری رہے گی، جب تک کہ اودھمپور ہائیڈرو الیکٹرک سسٹم کے تحت مناسب وقت پر بجلی مہیا نہ ہو گی۔

(ب) برقی قوت گھریلو مقاصد مثلاً روشنی، پنکھے، ریڈیو، لفٹ ہا، ریفر یجیریٹرس، پمپ ہا، ہیٹر، سنگل فیز والے موٹر وغیرہ جن کیلئے تین کیلوواٹ سے زائد برقی رو کی ضرورت نہ ہو۔ کیلئے اور ۲۲۰ وولٹ پر سنگل فیز پاور سے مہیا کیجاتی ہے۔

(i) پہلے ۲۰ یونٹوں کیلئے ——— ۲۵ نئے پیسے فی یونٹ

(ii) دوسرے ۳۰ یونٹوں کیلئے ——— ۱۹ نئے پیسے " "

(iii) دوسرے ۵۰ یونٹوں کیلئے ——— ۱۲ " " " "

(iv) ۱۰۰ یونٹوں سے زائد کیلئے ——— ۹ " " " "

(ج) جی ہاں۔

(د) ایسا کوئی حکم موصول نہیں ہوا ہے۔

(ہ) سوال پیدا نہیں ہوتا۔

۱۲۲۔ کیو۔ ڈی ۶۷۵ ماسٹر ہیم راج جنڈیال:۔ کیا آنریبل کامرس اینڈ انڈسٹریز منسٹر بمہربانی بتائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل رام نگر میں co coon Rearing کا کام بہت شدت سے جاری ہے اور صوبہ بھر میں اہم مقام رکھتا ہے۔

(ب) کیا حکومت اسکی ترقی کیلئے دو مزید نرسریاں شہتوت قائم کریگی۔

(ج) کیا حکومت اس سلسلہ میں جلد اقدامات کرے گی تاکہ یہ کام تیزی کا سے جاری رہ کر زیادہ ترقی کرے؟

آنریبل کامرس اینڈ انڈسٹریز منسٹر:۔ (الف) جی ہاں۔

(ب و ج) اس تحصیل میں ایک نرسری شہتوت پہلے ہی موجود ہے۔ علاقہ کھون میں ایک دوسری نرسری قائم کرنے کیلئے مناسب قطعہ زمین کی تلاش کی جارہی ہے۔

کشمیر وولن فیکٹری میں وولن بلیڈون کا سٹاک

۱۲۳- کیو۔ ڈی عنہ؁ مسٹر پریم ناتھ ڈوگرہ :- کیا آنریبل منسٹر انچارج بمہربانی بتائیں گے کہ:-

(الف) کیا کئی سالوں سے کشمیر وولز میں بلیڈون کا ایک بھاری سٹاک اکٹھا ہونے دیا گیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ بلیڈ اس قدر خراب ہو گئے کہ ان کو صرف بچوں کے کھلونا بیٹوں کے بنانے کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(ب) کیا سال ۱۹۵۵-۵۶ء ۱۹۵۶-۵۷ء کے حسابات میں اس تجارتی ادارہ کی مالی حالت ایک گمراہ کن تصویر پیش کرنے کی غرض سے ان میں کا غذی حساب سے انکی قیمت دکھائی گئی ہے اور ان کی اصل قیمت کے مطابق ان کا اندراج نہیں کیا گیا ہے؟

(ج) اگر ضمنات الف، ب کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت اس معاملہ میں کیا کاروائی کرنے کی تجویز کرتی ہے؟

آنریبل منسٹر انڈسٹریز:- جی نہیں۔ وہاں تقریباً ...۷ بلیڈ موجود ہیں۔ جنکی قیمت تقریباً -/۲۰۰۰ روپیہ ہے۔ اور جو سابقہ سٹاک کا رد شدہ حصہ ہے۔ انہیں اچھی حالت میں رکھا گیا ہے۔ اور ردو نڈر سائیز ۲ x ۲ اور مٹائے بیٹ بنانے میں استعمال کیا جارہا ہے۔

(ب) جی نہیں۔ ان کی قیمت کاغذی حساب کے مطابق نہیں لگائی گئی ہے۔ بلکہ اس ادارہ کی صحیح مالی حالت کو پیش کرنے کی غرض سے آڈٹ کے مقرر کردہ قیمت معروضہ کی بناء پر دکھایا گیا ہے۔

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا۔

۱۲۴- کیو- ڈی عنہ؁ مسٹر غلام محمد میر :- آنریبل وزیر صنعت و تجارت

بتائیں گے کہ :-

(الف) گورنمنٹ فیکٹری راجہ باغ نے سال ۱۹۵۸ء میں کتنے وزن کے تار ریشم خریدے ہیں ؟

(ب) سال ۱۹۵۸ء میں کتنے وزن کا کپڑا تیار کیا ہے ؟

(ج) سال ۱۹۵۸ء میں جو ریشم لایا گیا ہے ۔ اس پر فیصدی پونڈ کیا ویسٹیج ہوا ہے ؟

آنریبل وزیر صنعت و تجارت :- (الف) ۴۴,۸۰۰ پونڈ

(ب) ۴۳,۳۰۸ پونڈ

(ج) تقریباً سات فیصدی

مسٹر سپیکر :- آنریبل پرائم منسٹر ۔

آنریبل پرائم منسٹر :- (فائنانس) بخشی غلام محمد :- جناب والا میں تحریک کرتا ہوں کہ

"۳۱ مارچ ۱۹۵۹ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران میں مندرجہ ذیل محکمہ جات کی نسبت اخراجات پورا کرنے کیلئے ۱۹,۸۷,۰۰۰ روپے کی ضمنی رقم حکومت کو عطا کی جائے ۔

۱ - مالیہ اراضی ۳,۴۰,۰۰۰

۱۳ - ۳۶ - سائنٹفک محکمہ جات

۲۸ - محکمہ جات متفرق ۲,۵۴,۰۰۰

۱۹ - ۴۰ - زراعت

۴۰ - الف - بحالیات

۴۱ - افسزائش نسل حیوانات ۲,۵۰,۴۰۰

۴۲ - امداد باہمی

۱۷- ۴۳-۴ انڈسٹریز
۳۳- انڈسٹریز- اخراجات کار } ۵۵۰۰۰

۱۸- ۷۲- حساب آمدنات سے باہر صنعتی ترقی پر لگایا جانے والا سرمایہ ۵۵۰۰۰

۲۰- ۵۰ سول ورکس
۵۱ واٹر ورکس ۱۰۰۰ ۵۵۵ ۷

۲۲- ۸۱- حساب آمدنات سے باہر سول ورکس پر لگایا جانے والا سرمایہ - ۲٫۰۰۰۰۰

۲۵- قرضہ جات- پیشگیاں- میونسپلیٹوں کو قرضہ جات- اور کاشتکاروں کو پیشگیات - } ۵۹٫۲۰۰

آنریبل شام لال صراف:- جناب والا- میں اسکی تائید کرتا ہوں-

نوٹ:- تحریک کی گئی ہے۔

مسٹر سپیکر:- قبل اس کے کہ ہم ضمنی بجٹ پر مزید کاروائی کریں۔ مجھے افسوس ہے اس بات کا ہے کہ جو تحاریک تخفیف اس وقت ایوان کے سامنے ہیں وہ قواعد کے اُن دفعات کے مطابق نہیں- جو سپلیمنٹری بجٹ کے سلسلے میں یہاں آنی چاہئے تھیں۔ میں نے تمام تحاریک تخفیف کو دیکھا اور ان میں جو اکثریت ہے وہ قواعد کے تحت قابل قبول نہیں- یہ بجٹ سٹیشن نہیں ہے یہ صرف ایک ضمنی بجٹ ہے جسمیں ایک محدود رقم چند محکموں کے اخراجات کار کے لئے اس ہوس کی منظوری کیلئے پیش ہوئی ہے۔ مجھے خیال تھا کہ پہلی بار نئے آئین کے بعد حکومت نے جو ضمنی بجٹ یہاں لایا- ظاہر ہے اور اسمیں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ اس میں کچھ اُلجھن ہوتی کیونکہ ضمنی بجٹ میں بحث کا دائرہ ایک محدود نوعیت

کا ہوتا ہے۔ اس بارے میں میں نے اپنے سیکرٹریٹ کی توجہ بھی اس طرف دلائی اور ایوان کے ممبران کی توجہ بھی رول ۳۰۹ کی طرف دلاتا ہوں۔ ہمارے دستور العمل و ضابطہ کاروائی کا رول ۳۰۹ یہ ہے:-

"ضمنی گرانٹ یا بجٹ کا دائرہ:- ضمنی گرانٹ یا بجٹ اُن مدات تک محدود ہو گی جو اس میں شامل ہوں۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ ضمنی بجٹ پر جو بحث ہو گی وہ اُن ہی مدات تک محدود ہو گی۔ جو اس بجٹ میں دکھائے گئے ہوں۔ "اور اصل گرانٹ یا اُن کی پالیسی پر کوئی بحث نہیں ہو سکتی ہے۔" اور کوئی بحث اصل گرانٹ یا پر نہیں کی جائے گی اور اُن تمام بنیادی پالیسیوں پر بھی بحث نہیں ہو سکتی جو ابتدائی گرانٹ یا پر بجٹ سیشن کے دوران بحث کی گئی ہو۔ "سوائے جہاں تک کہ مدات خصوصی جو زیر بحث ہوں اُن کی تشریح اور وضاحت کرنا ضروری ہو"

البتہ ممبر صاحبان کو حق ہو گا کہ وہ اِس بحث کے دوران اُس بجٹ کی طرف اشارہ کر سکتے ہیں۔ اپنے نقطۂ نظر کو واضح کرنے کیلئے یہ ایک حکم رکھا گیا ہے۔ مگر وہ اشارہ ایک خاص اشارہ ہونا چاہیے اور محض ایک چیز کو واضح کرنے کے لئے ایسا کیا جا سکتا ہے۔ اب میں آنریبل ممبر صاحبان کی مزید آگاہی کیلئے مثال کے طور پر ایک کٹ موشن کو لیتا ہوں۔ یہ بحث میں اُن کی مدد کیلئے ہے۔ پہلی کٹ موشن لینڈ ریونیو کے بارے میں آئی ہے اور مسٹر غلام قادر مسار کی طرف سے کٹ موشن یہ ہے:

میں تحریک کرتا ہوں کہ مطالبہ نمبر ۱ (مالیہ اراضی) میں ایک روپیہ کی کمی کی جائے تاکہ محکمہ مال اسٹیٹ کی کارکردگی پر بحث کی جا سکے۔ لیکن اس مد میں جو رقم رکھی گئی ہے وہ ۱۰۰ ۰۳۰ رکھی ہے۔ اگر آپ اس ضمنی بجٹ کا صفحہ ۳ دیکھینگے۔ اسمیں ظاہر ہے کہ وہ رقم کیا ہے۔ اس صفحہ کے حاشیہ نوٹ کو آپ پڑھ لیجئے اس میں درج ہے۔

"یہ خرچ اس تنظیم کیلئے مقصود ہے، جو جموں و کشمیر کے صوبوں کی ۱۵ تحصیلوں کے دیہاتی ریکارڈ کو از سرِ نو ترتیب کرنے کیلئے بغرض الوجود میں لائی گئی ہے۔"

مسٹر سپیکر:- مثلاً مطالبہ نمبر ۱ میں ۱۰۰، ۴۰، ۴۱ روپیہ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اور یہ رقم اس تنظیم کیلئے چاہیئے۔ جو جموں و کشمیر کے ۱۵ تحصیلوں کے دیہی ریکارڈ کو از سرِ نو تعمیر کرنے کیلئے حکومت کو درکار ہے۔ لہٰذا جو اس مطالبہ پر تحریک تخفیف ہوں گے۔ ان کی نوعیت صرف اس اسی حد تک محدود ہو گی۔ اور بحث بھی اسی دائرہ کے اندر ہی اندر ہونی چاہیئے۔ یہ نہیں۔ کہ ہم بحث کا دائرہ وسیع کریں۔ اور سارے محکمہ مال کو اس کے ساتھ شامل کریں۔ اسیطرح سے متفرق محکمہ جات کے اندر سٹیٹ موٹر گراجز کیلئے ۰۰۰، ۴، ۵، ۲ روپیہ کی رقم کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اسلئے بحث کا جو دائرہ ہو گا۔ وہ صرف سٹیٹ موٹر گراجز تک ہی محدود رہیگا۔ اسمیں دیگر کسی قسم کے گاڑیاں اور کوئی بات ٹرانسپورٹ وغیرہ کے بارے میں نہ لائی جائے۔ بلکہ بحث اسی دائرہ کے اندر اندر محدود رکھنی چاہیئے۔ اسیطرح سے باقی مطالبات زیرِ بحث کا دائرہ محدود رہنا چاہیئے۔ آپ نے تحاریک تخفیف دئے ہیں۔ وہ سارے محکمہ کی کارگزاری کی دیگر باتوں پر حاوی ہوتے ہیں۔ اگر میں اس معیار پر ان کو دیکھتا۔ جو میں نے ابھی آپ کے سامنے رکھا۔ تو خدشہ تھا۔ کہ کہیں یہ سب کے سب قواعد کے زد میں آ جاتے۔ مگر میرے سیکرٹریٹ نے مناسب سمجھا۔ کہ ہم تحاریک تخفیف کو خاطر میں لائیں۔ مگر قبل اسکے کہ ان پر بحث ہو۔ میں اس سلسلہ میں آپ کے سامنے عرضداشت رکھوں گا۔ جسکا تذکرہ میں نے ابھی کیا کہ بحث کا دائرہ مطالبات ہی تک ہی محدود رکھا جائے۔ مثلاً دیہات سدھار منسٹر نے نند پور فارم کیلئے کچھ رقم کی مانگ پیش کی ہے۔ اور سلسلہ میں جو بحث ہو گی اسمیں مطلب یا اور کوئی فارم کی

بحث میں شامل نہ کیا جائے بلکہ بحث سند پور فارم پر کی جائے۔ البتہ محترز ممبر دوسرے فارموں کا تعریفہ میں حوالہ دے سکتے ہیں۔ مجھے توقع ہے کہ آپ صدر کی مدد کریں گے تاکہ ہم سارے تحاریک تخفیف پر بحث کر سکیں۔

مسٹر رام پیارا صراف :- جناب والا۔ میں امر اطلاع کیلئے کھڑا ہوا ہوں۔

جناب والا۔ ہمارا دستور العمل ہمارے آئین کے تابع ہونے چاہئیں۔ مگر یہاں دستور العمل ایک طرف اشارہ کرتی ہیں اور آئین دوسری طرف آئین کی دفعہ ۸۳ الف اور اسی دفعہ کا ضمنی دفعہ (۲) یہ ہے۔

(۱) صدر ریاست :-

(الف) اگر وہ رقم جس کے مالی سال دوران کیلئے کسی خاص محکمہ (سروس) پر خرچ کرنے کا اختیار دفعہ ۸۱ کے مطابق کسی وضع کردہ قانون کے ذریعہ دیا گیا ہو اس سال کی اغراض کیلئے ناکافی پائی جائے۔ یا جب کسی نئے محکمہ (سروس) کیلئے جس کا اندازہ اس سال کا لیا تی گوشوارہ میں نہ نکالا گیا ہو مالی سال دوران میں ضمنی یا زائد خرچ کی ضرورت پیدا ہو یا۔

(ب) اگر کسی مالی سال کے دوران میں کوئی رقم کسی کام میں اس مقدار سے زیادہ خرچ ہو گئی ہو جو اس کام اور اس سال کیلئے منظور کی گئی تھی۔

تو قانون سازیہ کے دونوں ایوانوں کے سامنے ایک دوسرا گوشوارہ پیش کرانے کا انتظام کرے گا۔ جس میں اس خرچ کی تخمینہ کی ہوئی رقم دکھائی جائے گی یا مجلس قانون ساز کے سامنے جیسی بھی صورت ہو۔ ایسی مزید رقم کا مطالبہ پیش کرانے کا انتظام کرے گا۔

مسٹر سپیکر :- اگر آپ دفعہ ۸۳ کے ضمنی دفعہ (ب) کا حوالہ دے رہے ہیں تو میں کہوں گا۔ کہ یہ مزید اور زائد گوشوارہ سے تعلق رکھتا ہے۔

مسٹر رام پیارا صراف :- جناب والا۔ میں دفعہ ۸۳ کی ضمنی دفعہ (الف) کا

حوالہ دے رہا ہوں اور ہیں مذکور دفعہ کی ضمنی دفعہ (۲) کا حوالہ بھی دے رہا ہوں۔ ضمنی دفعہ (۲) کا متن درج ہے :-

(۲) دفعہ ۷۹، ۸۰، ۸۱ کے احکام کسی ایسے گوشوارہ اور اخراجات یا مطالبہ کے بارے میں اور نیز کسی ایسے قانون جو ریاست کے مجموعی فنڈ سے ایسے اخراجات یا ایسے مطالبہ کی نسبت گرانٹ (رقم) کو پورا کرنے کیلئے رقوم کے تصرف کا اختیار دینے کیلئے وضع کیا جاتا ہو، کے بارے میں اثرپذیر ہوں گے۔ جیسے کہ یہ (احکام) سالانہ مالی گوشوارہ اور اس میں مندرجہ اخراجات یا مطالبات زر اور اس قانون کے بارے میں جو ریاست کے مجموعی فنڈ سے ایسے اخراجات یا گرانٹ کو پورا کرنے کیلئے رقوم کے تصرف کا اختیار دینے کیلئے وضع کیا جاتا ہو، اثرپذیر ہوتے ہیں۔

مسٹر سپیکر :- یہ ضمنی دفعہ روپیہ کے قرضے کا حوالہ دیتا ہے۔

مسٹر رام پیارا صراف :- جناب والا۔ یہ دفعہ روپیہ کے قرضے اور ضمنی گرانٹ ہا کا بھی حوالہ دیتا ہے۔

جناب والا۔ میری گذارش یہ ہے کہ سالانہ مالی گوشوارہ دفعات ۷۹، ۸۰، ۸۱ کے تابع ہے۔ اور ضمنی گرانٹ ہا کے سلسلے میں جو ضابطہ ہو گا۔ یہ بھی دفعات ۷۹، ۸۰، ۸۱ کے تابع ہے۔ اور اس کے متعلق بجٹ کا جو ضابطہ ہو گا وہ بھی انہی دفعات کے تحت ہو گا۔

جناب والا۔ ہر مالیاتی سال کے بارے میں صدر ریاست قانون سازیہ کے دونوں ایوانوں کے سامنے اس سال کے لئے ریاست کی آمدن اور خرچ کے تخمینہ کا گوشوارہ پیش کرنے کا انتظام کرے گا۔ جسکی نسبت اس حصہ میں بطور سالانہ مالیاتی گوشوارہ حوالہ دیا گیا ہے یعنی وہ رقوم جنکی ضرورت ہو وہ خرچ پورا کرنے کیلئے ہوں جسے آئین ہذا میں

ایسا پیاں کیا گیا ہے۔ جسکا بار ریاست کے مجموعی فنڈ پر ہے۔ نیز وہ
رقمیں جو ایسے دوسرے خرچ کو پورا کرنے کے لئے درکار ہوں جسکا
ریاست کے مجموعی فنڈ پر عاید کیا جانا تجویز ہوا ہو اور آمدنی کی مد
پر خرچ کو دوسرے خرچ سے الگ دکھایا جائیگا۔

جناب والا۔ ضمنی بجٹ کے دوران میں صرف وہ گرانٹ ہا جن پر
ووٹ لئے جائیں کو ہی نہیں لیتا ہے۔ بلکہ ان گرانٹ ہا کے سلسلے میں
جو بحث ہو گی۔ اسمیں ان پالسیوں پر بھی بحث ہو گی جسکے تحت
ایسے مطالبات زر پیش کئے گئے ہیں۔ جناب والا میرا مطلب تو یہ ہے
ہمارے دستور العمل کے رول ۱۳۴ ہمارے آئین کے ان دفعات کا
جنکا میں نے تذکرہ کیا ہے نقیض ہے۔ جو دستور سالانہ مالیاتی گوشوارہ
کے سلسلہ میں ہے وہی ضابطہ ضمنی بجٹ کے متعلق بھی ہے۔

مسٹر سپیکر :- آئین کی دفعات ۷۹، ۸۰، ۸۱ اور ۸۲ کے تحت منضبط شدہ
کسی ضابطہ کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے۔ اب آنریبل ممبر نے
دفعہ ۸۲ کی تحتی دفعہ (۲) کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس میں دفعات ۷۹، ۸۰ اور
۸۱ کے احکام کی اجراءیت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ میں آنریبل ممبر کی اطلاع
کیلئے کہوں گا کہ ہم دفعات ۷۹، ۸۰ اور ۸۱ کے احکام پر عمل
پیرا ہیں۔

ان ضمنی گرانٹ ہا کی نسبت میرے پاس صدر ریاست کی سفارش موجود ہے۔
اور اسلئے میں نے تحاریک تخفیف کو منظور کیا ہے۔ اسلئے دفعات ۷۹ اور ۸۰ کی
کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے۔ جہاں تک دفعہ ۸۱ کا تعلق ہے اس میں
قانون سازیہ میں تخمینہ جات پیش کرنے کا ضابطہ مندرج ہے۔ اس دفعہ
کی بھی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے۔ ضمنی گرانٹ ہا کا گوشوارہ دفعہ ۸۲
کی تحتی دفعہ (۲) کے تحت نہیں آتا ہے میں کہوں گا کہ زیادتی اور خوانگی۔

کا گوشوارہ ماہ دسمبر کے اختتام سے پہلے دستیاب نہیں ہو سکتا ہے۔ اسلئے ہم تحتی دفعہ (الف) کے تحت آتے ہیں اور موجودہ مالی سال کے لئے رقم قابل استفادہ کرنی پڑھیگی۔ ضابطہ کی نسبت ہمارے پاس خاص قواعد نہیں۔ اور میں آنریبل ممبر کی توجہ دفعہ ۹۵ کی طرف منبدول کراتا ہوں۔ جو حسب ذیل ہے:-

۹۴۔ قانون سازیہ کی کارروائیوں کے بارہ میں عدالتوں کا تحقیقات نہ کرنا۔

(۱) قانون سازیہ کی کسی کارروائی کی جوازیت پر ضابطہ کی کسی بے قاعدگی کی بنا پر اعتراض نہیں کیا جائے گا۔

(۲) قانون سازیہ کا کوئی افسر یا ممبر جسکو اس آئین کے ذریعہ یا اس کے تحت قانون سازیہ میں طریق کار کو منضبط کرنے یا کارروائی چلانے کے یا امن قائم رکھنے کے اختیارات حاصل ہوں، اپنے ان اختیارات کو استعمال کرنے میں کسی عدالت کے حدود اختیار سماعت کے تابع نہ ہوگا،، اگر ہمارا ضابطہ کسی امر کے متعلق نامناسب بھی ہو تو بھی اسے چیلنج نہیں کیا جا سکتا ہے۔ میں آنریبل ممبر کی توجہ دفعہ ۸۴ کی طرف مبذول کرتا ہوں۔ یہ حسب ذیل ہے:-

"قانون سازیہ مالیاتی کارروائی کو وقت پر مکمل کرنے کی غرض سے قانون سازیہ کے ہر ایوان میں کسی مالیاتی معاملے یا ریاست کے مجموعی فنڈ سے رقموں کے تعرف سے متعلق کسی مسودہ قانون کی نسبت ضابطہ اور کارروائی کے طریقہ کو قانون کے ذریعہ منضبط کر سکیگا۔ اور اگر اس حد تک ...... کہ اس طرح وضع کردہ کسی قانون کا کوئی حکم کسی قاعدے کے، جو قانون سازیہ کے دو میں سے کسی ایوان نے دفعہ ۸۵ کی تحتی دفعہ (۱) کے تحت مرتب کیا ہو، یا کسی قاعدہ یا احکام مستقلہ جو، اس دفعہ کی تحتی دفعہ (۲) کے تحت قانون سازیہ کی کسی ایوان کی نسبت، اثر

پذیر ہو، منافی ہو تو اسی دفعہ ترجیح کر سکے گی،،

اب دفعہ ۵۹ حسب ذیل ہے:-

"(۱) قانون ساز یہ کا کوئی ایوان آئین ہذا کے احکام کے تابع اپنے ضابطۂ کارروائی اور دستور العمل کو منضبط کرنے کیلئے قواعد وضع کر سکتا ہے۔

(۲) تحتی دفعہ (۱) کے تحت قواعد بنائے جانے تک ضابطۂ کارروائی اور احکام مستقلہ جو آئین ہذا کے آغاز سے قبل آئین ساز اسمبلی سے متعلق، جبکہ وہ بطور قانون ساز اسمبلی کے فرائض سرانجام دیتی تھی، نافذ العمل ہے۔ ایسی تبدیلیوں اور تصرف کے تابع جو قانون ساز اسمبلی کا سپیکر یا قانون ساز کونسل کا چیرمین (جیسی کہ صورت ہو) ان میں کرے قانون ساز یہ کے ہر ایوان کے بارہ میں اثر پذیر ہوں گے۔

(۳) صدر ریاست قانون ساز اسمبلی کے سپیکر اور قانون ساز کونسل کے چیرمین سے مشورہ کرنے کے بعد دونوں ایوانوں کے مابین مراسلت کے طریق کار کے بارے میں قواعد وضع کر سکے گا،،

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم آئین میں منضبط کسی طریقہ کار سے منحرف نہیں ہو سکتے ہیں۔ جو ضابطہ ہم نے اپنایا ہے۔ وہ درست ہے۔ اور ہم کارروائی شروع کرتے ہیں۔ میں آنریبل ممبران سے درخواست کروں گا کہ وہ صدر کو یہ موقع نہ دیں کہ صدر کو کہنا پڑے کہ وہ بحث کی حد سے باہر جا رہے ہیں۔ پیشتر اس کے کہ دن کی کارروائی شروع کی جائے میں جاننا چاہتا ہوں کہ ان ممبروں کی کتنی تعداد ہے جنہوں نے تحاریک تخفیف بھیجی ہیں۔ اور کیا وہ اسوقت یہاں حاضر ہیں اور بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔

مسٹر جی۔ ایم صادق :- یہ بھی ایک نیا طریقہ کار ہے۔

آنریبل سپیکر :- میرا مطلب ہے کہ اگر کوئی آنریبل ممبر یہاں حاضر نہ ہو اور

میں کہوں گا کہ تمام تحاریک تخفیف پیش کئے گئے منظور ہوں، تو وہ ایک صحیح طریقہ کار نہ ہوگا۔ میں کہوں گا۔ کہ صرف اُن ممبروں کے تحاریک تخفیف پیش کئے گئے منظور ہوں گے جو ایوان میں حاضر ہیں۔

مسٹر جی۔ ایم صادق:- تمام ممبران حاضر ہیں۔ ان میں سے کچھ ممبر لائبریری میں ہیں۔

آنریبل سپیکر:- متعلقہ پارٹیوں کے ممبر باہر جا کر اُنہیں بلا سکتے ہیں:-

نوٹ:- اس مرحلہ پر آنریبل سپیکر نے اُن ممبروں کے نام پکارے جنہوں نے نے تحاریک تخفیف کی تحریک کی تھی۔ تمام حاضر تھے۔

آنریبل سپیکر:- تمام تحاریک تخفیف ایوان کے سامنے ہیں۔ وقت کی حد زیادہ سے زیادہ دس منٹ ہوگی۔

آنریبل سپیکر:- مسٹر غلام قادر مصالحہ۔

مسٹر غلام قادر مصالحہ:- جناب میں پہلے نہیں بولنا چاہتا ہوں۔

آنریبل سپیکر:- مسٹر عبدالغنی ملک۔

مسٹر عبدالغنی ملک:- جناب میں تیار نہیں ہوں۔

آنریبل سپیکر:- جو ممبران اپنی باری کا استفادہ نہیں اٹھائینگے۔ اُنہیں بولنے کی اجازت نہ دی جائے گی۔

آنریبل مسٹر سوگامی:- جناب والا۔ جناب نے سب تحاریک تخفیف اکٹھے پیش کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس صورت میں جب کہ سارے تحاریک تخفیف اکٹھے تحریک ہوں گے تو یہ ضروری نہیں ہے کہ کون کس وقت بولے...

آنریبل سپیکر:- ترجیح اُن ممبران کو دی جائے گی۔ جنوں نے تحاریک تخفیف بھیجے ہیں۔ بہرکیف اگر وقت نے اجازت دی تو ہر کوئی

ممبر بول سکیگا۔

مسٹر میر قاسم :- جو کچھ جناب نے فرمایا ہے۔ ہمیں ماننا ہی ہے۔ . . . . . .
لیکن میری عرض ہے۔ کہ جب جناب والا۔ ممبروں کی توجہ اس طرف دلاتے ہیں۔ تو اس سے ایک خدشہ پیدا ہونیکا اندیشہ ہے۔ جناب نے فرمایا کہ جنرل پالیسی کو دوبارہ چھیڑا نہیں جا سکتا۔ لیکن کسی گرانٹ پر بحث کرتے وقت اسکی پالیسی پر بحث کی جا سکتی ہے۔ قاعدہ ۱۴۳ اسبارہ میں عیاں ہے۔

"۱۴۳۔ ضمنی گرانٹ ہا پر بحث کی حد :- ضمنی گرانٹ ہا پر بحث انہیں مدات تک محدود رہیگی۔ جن پر یہ مشتمل ہوں گے۔ اور اصلی گرانٹ ہا پر بحث نہ کی جا سکیگی۔ اور نہ ہی اُس پالیسی پر جو اُن کے ساتھ وابستہ ہو۔ سوائے جہاں تک کہ مدات خصوصی جو زیر بحث ہوں کی تشریح یا وضاحت کرنے کیلئے ضروری ہو۔

مسٹر سپیکر :- جی ہاں۔ جب بھی مناسب ہو آپ کی پالیسی کا حوالہ دے سکتے ہیں۔ لیکن صرف ایک خاص حد کے اندر میں کسی خاص مد جو کہ زیر بحث ہو کی وضاحت یا تشریح کرنے کے واسطے۔ مثال کے طور پر وہ مد جو زیر بحث ہے۔ لینڈ ریکارڈ ہے۔ اس سلسلہ میں وہ کہہ سکتے ہیں کہ ریکارڈ نہیں بنانے ہے۔ یا اُس میں کچھ غلطیاں ہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ یہ کہیں۔ کہ گرداوری نہیں ہوئی۔ اور بچوں کو صحیح طریقہ سے تقسیم نہیں کیا گیا وغیرہ۔ وغیرہ۔

مسٹر جی۔ ایم صادق :- میں اس سلسلہ میں حضور والا کی توجہ لوک سبھا کی ۵۵-۱۹۵۴ کے مباحثات کیطرف دلانا چاہتا ہوں۔ وہاں ایم جنگی تحاریک تخفیف جزوی مدات کے متعلق پیش تھے۔ اس میں ایک مطالبہ یہ تھا۔ کہ پریزیڈنٹ کے ہاتھی کیلئے شیڈ بنانے کے لئے روپیہ دیا جائے۔ اور جب اس مطالبہ پر بحث ہوئی۔ تو ہندوستان کی تمام رسمی پالیسی پر پوری طرح سے

بحث کی گئی۔

مسٹر سپیکر :- سپارہ میں صادق صاحب کو شاید معلوم نہیں۔ کہ وہاں پر پنڈت جی نے کہا تھا۔ کہ یہ ہاتھی بھی سفید ہاتھی ہے۔ اور یہ شیڈ بھی جو پانڈی چیری میں بتایا جاتا تھا۔ ایک سفید ہاتھی ہوگا۔ میں جاننا چاہتا ہوں۔ کہ آپ پانڈیچیری کے اُس سفید ہاتھی کو یہاں کیسے زیر لا سکتے ہیں۔

(تعقیب)

مسٹر غلام محمد صادق :- جناب والا۔ لیکن جب بھی ضرورت ہو تو پالیسی پر بحث کیا جا سکتا ہے۔

مسٹر سپیکر :- یہ میری خواہش نہیں کہ بحث کے دائرہ کو خواہ مخواہ قلعہ کیا جائے یا آنریبل ممبران کے حق بحث کی تکذیب کی جائے۔ میں خوش ہوں گا اگر آنریبل ممبروں کو بحث میں حصہ لینے کیلئے امداد کیا جائے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں کوئی بُری مثال قایم کرنا نہیں چاہتا ہوں۔ اسلئے بحث کسی خاص مطالبہ کی حد سے باہر نہیں جانی چاہیئے۔ اور نہیں تحاریک تخفیف پر جیساکہ وہاں بحث کی جانی چاہیئے۔ اگر میں قواعد کی سختی سے پابندی کروں تو ایک بھی تحریک تخفیف منظور نہیں کی جاسکیگی اور مطالبات خیر کنا بحث کے پاس ہو جائیں گے۔ لیکن جیسا کہ آپ کو علم ہے۔ ممبران نئے ہیں۔ اور ضمنی بجٹ بل پہلی بار اس ایوان میں پیش ہوئی ہے۔ میں نے کوشش کی ہے۔ کہ ممبران کو موقع دیا جائے کہ وہ بحث میں حصہ لے سکیں۔ اب آپ تحاریک تخفیف پر بحث کر سکتے ہیں۔

پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ :- جناب والا۔ ٹایم میں سے ۲۵ منٹ اس بحث میں گذر چکے ہیں۔ اور نہ ہی جناب نے ابھی تک گورنمنٹ سے دریافت کیا ہے۔ کہ وہ سپارہ میں کس قدر وقت لیں گے۔ بہر حال میں جاننا چاہتا ہوں۔ کہ وہ کس قدر وقت لینگے۔

مسٹر سپیکر :- یہ میں اُن سے بعد میں پوچھونگا۔

مسٹر رام پیارا صراف :۔ جناب والا۔ میری بھی ایک تحریک تخفیف ہے۔

مسٹر سپیکر :۔ آپ ابھی بولئیں۔

مسٹر رام پیارا صراف :۔ جناب والا۔ میری تحریک تخفیف مطالبہ نمبر ۱۷ (مالیہ اراضی)

کے بارے میں ہے۔ اور وہ اس مد کے متعلق تحاریک تخفیف میں ۱۳ نمبر پر درج ہے۔ میری

عرض ہے کہ نند پور فارم کو کچھ عرصہ پہلے ریاستی سرکار نے حکومت ہند کے حوالہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

اور اب اس سلسلہ میں کچھ لوازمات بھی پورے ہو چکے ہیں جب ہماری سرکار نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ

اب بے زمینوں کو زمین دی جائیں اور جب آنریبل پرائم منسٹر اعلان کر چکے ہیں۔ کہ نند پور فارم کو بے زمینوں میں

تقسیم کیا جائے گا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ موزوں وقت اور کوئی نہ ہوگا۔ جب

میں اپنی تجاویز پیش کر سکونگا۔ چنانچہ میری تجویز یہ ہے۔ کہ نند پور فارم جب بے

زمینوں کو دیا جا رہا ہے۔ تو اس سلسلے میں کئی باتوں کا خیال رکھا جانا بہت ضروری

ہے۔ وہاں نہ صرف کاشت کا سوال ہی زیر غور لایا جانا چاہیئے۔ بلکہ اس کے ساتھ

بچاؤ کا سوال بھی زیر غور لایا جانا چاہیئے۔ وہ زمین سرحد کے نزدیک ہے۔ اگر اس کے

ٹکڑے ٹکڑے کر کے جو ایک ایک کسان میں تقسیم کیا گیا۔ تو ایک تو اس زمین

کی ذمہ داری ہوگی۔ اور دوسرے اپنی حفاظت کا کام اُن کے ذمہ ہوگا۔ اور اُن دو باتوں

کے پیش نظر وہ اچھی طرح سے اُن زمینوں کی دیکھ بھال نہ کر سکیں گے۔ اس لئے

میں سمجھتا ہوں۔ کہ انہیں اجتماعی طریقہ سے یہ زمین دی جائیں۔ جب ہم چاہتے

ہیں۔ کہ زیادہ سے زیادہ اناج پیدا ہو۔ تو وہ صرف اجتماعی طریقہ سے یعنی کواپریٹو

بنیادوں پر ممکن ہو سکتا ہے۔ اسلئے میری گذارش ہے کہ بجائے اس فارم کو ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کے کواپریٹو بنیادوں پر دیا

جائے اور نند پور فارم کو کواپریٹو فارمنگ طریقہ سے چلایا جائے۔ جب ہم ریاست میں زرعی اصلاحات کر رہے

ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ پیداوار بڑھے تو ہمیں چاہیئے۔ کہ کم پیمانہ کی پیداوار کی بجائے

بڑے پیمانہ کی پیداوار کیطرف سے جائیں۔

صرف زمینوں کی تقسیم ہی سے ہم اپنی منزل مقصود کیطرف نہیں پہنچ سکتے۔ ہمیں

چاہیئے۔ کہ جس طرح ہم نے زمینداری کو ایک ہی فیصلے سے ختم کیا۔ اسی طرح

پیداوار میں اضافے کے لئے ہمیں زمینوں کو بہتر طریقے پر کاشت کرنا چاہیئے۔ اور کواپریٹو فارمینگ سے زمینوں کو کاشت کیا جانا چاہیئے۔ آپ دیکھتے ہیں۔ کہ جن ملکوں میں زرعی اصلاحات ہوئے۔ وہاں کسطرح انہوں نے زمینوں کو بہتر طریقے پر کاشت کرنے کیلئے اقدام کئے۔ ہمارا ہمسایہ ملک چین ہے۔ انہوں نے صرف دو سال کے اندر کواپریٹو فارمنگ کے ذریعے ۹۱ لاکھ کسانوں کو منظم کیا۔ اور وہ بہت آگے جا چکے ہیں۔ ہم پہلے ہی اس معاملے میں پچھڑ گئے ہیں پہلے ہی کافی تاخیر ہوئی ہے۔ لہذا اس طرف ذرا توجہ دی جائے۔ سندپورہ فارم کواپریٹو فارمنگ میں ایک بہترین نمونہ بن سکتا ہے۔ اور اسمیں زمینداروں کو تربیت دی جانی چاہیئے۔ یہ ہمارے لئے ایک تجربہ گاہ بن سکتا ہے۔ اور صوبہ کشمیر میں اس فارم کے بعد اور فارم بنائے جا سکتے ہیں۔ اگر سندپورہ فارم میں بڑے پیمانہ پر تجربے کئے جائینگے۔ تو اور کسان اس سے آمادہ کئے جا سکتے ہیں۔ اور کسانوں کو اس سے ترغیب ملیگی۔ اور وہ بھی کواپریٹو فارمنگ کے فائیدوں سے بہرہ ور ہوں۔ یہ ایک بڑا قدم ہوگا۔ ملک کو ترقی کیطرف لے جانے میں اور پیداوار میں اضافہ کرنے کیلئے۔

میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ حکومت سندپورہ فارم کو کواپریٹو فارمنگ کے لئے ایک تجربہ گاہ بنائیگی۔ اور اسکو اپنے ہاتھ میں لیگی۔

سید میر بادشاہ:- جناب والا۔ میری تحاریک تخفیف مالیہ اراضی اور امداد باہمی کے متعلق ہیں۔

جناب والا۔ ریکارڈ کی از سر نو تربیت کیلئے جو کچھ لاکھ روپیہ کی منظوری کیلئے یہاں مطالبہ پیش کیا گیا ہے۔ میں اُس کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جناب والا۔ اسمیں لکھا گیا ہے۔ کہ ریاست کی ۱۵ تحصیلوں کا ریکارڈ درست کرنے کیلئے یہ رقم مانگی گئی ہے۔ جناب والا میری گذارش یہ ہے کہ ان میں وہ تحصیلات بھی درج کئے جائیں جنکا ریکارڈ ۱۹۴۷ء کی گڑبڑ کیوجہ سے تلف ہو چکا ہے۔ مثلاً اسمیں

بھدرواہ، کشتواڑ اور تحصیل ڈوڈہ سے بھی وہ علاقہ جات درج کئے جائیں جنکے ریکارڈ ۱۹۴۷ء میں فسادات کیوجہ سے تلف ہو چکے ہیں۔ آج کل اگر ان تحصیلات میں کسی کو کچھ نقول حاصل کرنے ہوں تو اُن کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور بعض اوقات جموں جانا پڑتا ہے۔ جس سے ان کے مشکلات میں اور بھی اضافہ ہوتا ہے۔ میری منشا یہی ہے کہ اس ریکارڈ کی از سر نو ترتیب کا دائرہ اور وسیع کیا جائے تاکہ وہ تحصیلات بھی اس میں شامل ہوں جنکے ریکارڈ فسادات کی وجہ سے خراب ہوئے ہیں۔ تاکہ اُن تحصیلات کے ریکارڈ کو بھی درست کیا جائے۔ جناب والا۔ ریکارڈ کے خراب ہونے کی وجہ جو اپیلیں پڑی ہیں۔ اُن کا فیصلہ سالہا سال سے نہیں ہو رہا ہے۔ میرے پاس ثبوت ہے کہ کشتواڑ کی کچھ اپیلیں ایسی ہیں جو عرصہ ۱۰ دس سال سے لٹک رہی ہیں۔ اگر ریکارڈ درست ہوتے تو کبھی بھی ان میں اتنا وقت نہیں لگتا لہذا اس خراب شدہ ریکارڈ کو جلدی ہی درست کیا جائے تاکہ اُن اپیلوں کا بھی فیصلہ جلدی ہو سکے اور محکمہ کی نئے سرے سے تشکیل دی جائے اور اُن لوازمات کو بھی ٹھیک کیا جائے جو لوگوں کو اس وقت درپیش ہیں۔ سیلابات کیوجہ سے جن لوگوں کی اراضیات کو نقصان پہنچا ہے۔ یا جنکی زمین گرد ہو چکی ہے۔ اُن اراضیات کو ریکارڈ سے علیحدہ کیا جائے۔ کچھ اراضیات ایسے ہیں جو ۲۰-۲۰ سال سے برد ہو چکی ہیں لیکن پھر بھی اُن کا مالیہ بدستور وصول کیا جا رہا ہے۔ اس لئے یہ بہتر ہوگا۔ اگر اُن اراضیات کو ریکارڈ سے خارج کر دیا جائے۔ اور جو بے کار زمین پڑی ہوئی ہے۔ اس کو اُن بے زمین کسانوں میں تقسیم کیا جائے۔ اور جس زرعی پالیسی کا ۱۹۵۶ میں اعلان کیا تھا۔ اُس کو ابھی تک پورا نہیں کیا گیا ہے۔ اُس کی بھی صحیح معنوں میں تعمیل کی جائے تاکہ جو تنازعات مزارعان اور مالکان میں ہیں۔ وہ ختم ہو جائیں۔ اسکے ساتھ ہی جناب والا۔ میری دوسری گذارش یہ ہے۔ کہ گذشتہ سال سیلابات کی وجہ سے بہت سے اراضیات تباہ ہو چکی تھیں اور جن مالکان کو محکمہ کی طرف سے تقاوی جات دیئے تھے جنکے وہ فصل خراب ہوئے اور وہ سال ان کو جو تقاوی دیئے ہوئے ہیں اگر کبھی محکمہ نے فیصلہ کیا کہ اُن سے تقاوی وصول کی جائیگی

اُس کو لمبے عرصہ کے قرضوں میں تبدیل کر کے مناسب طور پر وصول کیا جائے۔ تو جناب والا۔ یہ بقیہ میری چند ایک گذارشات جنکو میں عرض کرنا چاہتا تھا۔

مسٹر۔ ڈی۔ پی۔ در :- جناب والا۔ سول ورکس اور دالڑ ورکس کیلئے مطالبہ ۲۰ ہے۔ اور اس مد کے تحت ایک خاص رقم دکھائی گئی ہے۔

آنریبل پرائم منسٹر :- جناب والا۔ میں عرض کروں گا۔ کہ اگر سپیکر صاحب اپنی رولنگ میں اس طرف اشارہ کرتے۔ اور اس کی وضاحت کرتے۔ تو یہاں الجھن پیدا نہیں ہوتی۔ اب چونکہ ایسا نہیں ہوا ہے۔ اسلئے میں اس الجھن کو دور کرنا چاہتا ہوں۔ اس مد کے تحت ہم نے ۵۰۰۰، ۷ روپیہ کی رقم کا مطالبہ کیا ہے۔ ہم نے آج سے تین سال پہلے دہلی میں ایک مکان ۱۱ بادا نگر ہ خریدا ہے۔ اور اس کی ادائیگی کرنے کیلئے ہمیں یہ رقم درکار ہے۔ اور یہی رقم اس مطالبہ ۲۰ کے تحت آئی ہوئی ہے۔ جناب والا۔ معزز ممبر اگر ذرا سی تکلیف برداشت کریں گے۔ اور ضمنی گرانٹ ہا کے بجٹ کو صفحہ ۱ سے لیکر صفحہ ۹ تک تمام مدات کو بغور دیکھینگے۔ تو ان کو ہر ایک مد کی تفاصیل معلوم ہونگیں۔ ذرا سی توجہ دینے سے ہر ایک مطالبہ کی وجہ بالکل صاف اور تفصیل سے آپ کے سامنے آئیگی اور آپ کو یہ معلوم ہوگا۔ کہ کس چیز کیلئے کونسی رقم درکار ہے۔

مسٹر ڈی۔ پی۔ در :- جناب والا۔ میں جناب پرائم منسٹر کی تقریر کو سن کر حیران ہوا۔ کہ کس طرح آج سے تین سال قبل کا خریدے ہوئے مکان کی قیمت کی ادائیگی آج تک نہیں ہوئی۔ مکان کی قیمت سول ورکس کے تحت پونے ۸ لاکھ کے قریب ہے۔ اور آج ہم سے اس کی تصدیق کرانا چاہتے ہیں۔ میں یہ نہیں سمجھتا ہوں۔ کہ اس وقت کیوں ایسی غلطی کی جائے۔ جبکہ ہمارا آئین ہمارے سامنے ہو۔ اگر آئین سے قبل ایسی بات ہوتی تو اسکی اجازت تھی۔ یہ اجازت خواہ صحیح تھی یا غلط۔ چند ادارے کے منشا کے مطابق ہوا کرتی تھی۔

مگر جب ہمارا آئین پاس ہو کر ہمارے سامنے ہے۔ تو ریاست ہم کو اس کے لوازمات کو پورا کرنا ہے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس پر سختی سے کاربند رہیں۔ مجھے حیرانی ہوئی جبکہ ابھی میں نے جناب پرائم منسٹر صاحب سے یہ سنا۔ حالانکہ آج تک آئین کے نافذ ہونے کے بعد یہ اسمبلی دو دفعہ ملی۔ ایک بجٹ اجلاس بھی ہوا۔ مگر پونے ۵ لاکھ روپیہ کی رقم کا تذکرہ آج تک نہیں ہوا۔ کیا ہم ایک پوشیدہ مکان کے خریدنے کیلئے ایسی گرانقدر رقم دینے کیلئے تیار ہیں۔ میں جناب پرائم منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اور ان سے عرض کر دیتا ہوں۔ کہ علاوہ آئین کے عائد کردہ لوازمات کی عزت کرنی ہے۔ اور ان پر عمل پیرا ہونا ہے۔ یہ رقم ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔ اس طرح ہم سے اس بارے میں تصدیق حاصل کی جاتی ہے۔ کہ جناب آپ نے دہلی میں ایک پوشیدہ مکان خریدا ہے۔ اور اس کیلئے پونے ۵ لاکھ کی رقم دی جائے۔ کیا ہماری جیسی غریب ریاست کیلئے جسکے ذرائع بالکل محدود اور آمدن کم ہو۔ ایسی بھاری رقم خرچ کرنا [illegible] نہیں ہے۔ اور کیا یہ ایک دانشمندانہ فعل ہے۔ اس سلسلے میں جناب سے عرض کروں گا۔ کہ آپ اسے از سر نو غور کریں۔ اور یہ دیکھیں کہ کم از کم ۵ لاکھ روپیہ کا سالانہ سود ہی کتنا آتا ہے۔ اس لئے جناب میں گذارش کروں گا۔ کہ حکومت اس مسئلہ پر از سر نو نظر ثانی کرے۔ اور اس غریب ریاست کو ایسی گرانقدر رقم کے خرچ کرنے سے بچائے۔

مسٹر کرشن دیو سیٹھی :- جناب والا میری ایک تحریک تخفیف زراعت اور بحالیات کے متعلق ہے۔ اور دوسری مالیہ اراضی کے متعلق ہے۔ جہاں تک زراعت و بحالیات کی تحریک تخفیف کا تعلق ہے۔ اس سلسلہ میں موجودہ ضمنی گرانٹ میں جو روٹلی کالونی کیلئے کچھ روپیہ مانگا گیا ہے۔ اس سلسلے میں حکومت کی توجہ کچھ اہم معاملات کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ روٹلی کالونی کے علاوہ ریاست میں دوسرے مثلاً چار مقامات پر اسی قسم کی بستیاں بنائی

گئی ہیں۔ اور جتنی رقومات ان بستیوں اور مکانات پر خرچ ہوئی ہیں۔ ان کے لئے مناسب سمجھا گیا ہے۔ کہ آہستہ آہستہ قسطوں سے کرایہ کی وصول کی صورت میں یہ اخراجات وصول کئے جائیں۔ لیکن میری اطلاع ہے کہ صرف وہی اخراجات وصول کئے جائیں۔ لیکن میری اطلاع ہے کہ صرف وہی اخراجات جو کہ مکانات بنانے پر خرچ آئے ہیں وہ وصول نہیں کئے جائیں گے۔ بلکہ ان کے علاوہ ڈرین اور دوسری ترقیاتی کاموں پر بھی جو اخراجات آئینگے۔ اُن کا بوجھ بھی مہاجرین پر ڈالا جائے گا اور تمام رقومات اس حساب سے وصول کی جائیں گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہے۔ موجودہ اجلاس میں ایک سوال کے جواب میں آنریبل ریونیو منسٹر نے بتایا کہ انہوں نے محکمہ ہند کے وزیر بحالیات مسٹر مہر چند سے بات چیت کی ہے۔ اور وہ مہاجرین کے کلیم رجسٹر کرنے کیلئے سوچ رہے ہیں۔ گذشتہ اجلاس میں جناب پرائم منسٹر صاحب نے بھی اس بات کا وعدہ کیا تھا کہ وہ اس معاملہ پر حکومت ہند کے محکمہ بحالیات سے بات چیت کریں گے کہ مقبوضہ کشمیر سے جو مہاجرین آئے ہیں۔ اُن کے کلیم رجسٹر کئے جائیں۔ میں اس سلسلہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب گورنمنٹ اس بات پر قائم ہے۔ جس کا ثبوت کہ گورنمنٹ نے اسمبلی کے اجلاس میں سوالات کے جواب کی صورت میں دیا ہے کہ مہاجرین کے کلیم رجسٹر کرنے میں تو یہی مناسب ہوگا کہ جتنی رقومات مہاجرین سے وصول کرنی ہیں۔ وہ ان کلیموں کے خلاف جو کہ مہاجرین دیں گے Adjust کئے جائیں۔ میری دوسری تحریک تخفیف لینڈ ریکارڈ کی از سر نو ترتیب کے متعلق ہے۔ حکومت نے اس سلسلہ میں روپیہ مانگا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس وقت بھی اس ایوان کے اندر یہ آواز اٹھائی گئی کہ بے زمین کسانوں کو زمین دی جائیں اور زرعی اصلاحات میں جو خامیاں رہ گئی ہیں۔ ان کو درست کیا جائے تو حکومت کی طرف سے ہمیشہ ہی یہ جواب دیا گیا ہے۔ کہ ہمارا ریکارڈ مکمل نہیں ہے۔ ہمارے پاس اعداد و شمار نہیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اعداد و شمار اور ریکارڈ کا درست ہونا لازمی بات ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں حکومت کوئی درست قدم نہیں اٹھا رہی ہے۔ مثلاً

حکومت نے بے زمین لوگوں کو زمین دینے کیلئے ایک گوشوارہ چھاپا ہے۔ جو کہ
اُس مطلب کو پورا نہیں کرتا۔ جس کیلئے وہ چھاپا ہے۔ حکومت کے
پاس دراصل مکمل اعداد و شمار نہیں ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں پچھلے
سیشن میں حکومت کی طرف سے جواب دیا گیا تھا کہ اس کے پاس چھ لاکھ ایکڑ
زمین خالی ہے۔ جو کہ بے زمین کسانوں کو دی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کے بعد آنریبل
پرائم منسٹر نے جموں کے اجلاس میں بتایا کہ حکومت کے پاس ۳۵۰۰۰ کنال
زمین ہے لہٰذا اس سے وہ تمام بے زمین لوگوں کو زمین نہیں دے سکتی۔ لوگوں نے
ناجائز طور پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ ناجائز الاٹمنٹس کروائی ہوئی ہیں۔ اور کئی مالک
مختلف طریقوں سے زمینوں پر قابض ہیں جب تک ان لوگوں سے یہ زمینیں چھوڑا
نہ جائیں دوسرے لوگوں کو زمینیں کیسے مل سکتی ہیں۔ اس کے باوجود ایک گوشوارہ
چھاپا گیا ہے۔ جس میں بھی امتیاز رکھا گیا ہے۔ اگر آپ نے ریکارڈ بنانا ہی ہے۔
تو آپ ایک مخصوص طبقہ کا نہیں بنا سکتے ہیں۔ جو گوشوارہ بنایا گیا ہے۔ اس
میں ضلع جموں تحصیل ہیرانگر اور کٹھوعہ کے کسان شامل ہیں اور وہی لوگ
درخواستیں دے سکتے ہیں۔ میں حکومت کی آگاہی سے اُن کی توجہ اس امر کی
طرف دلانا چاہتا ہوں کہ راجوری پونچھ کے ضلع میں خصوصاً تحصیل نوشہرہ میں
ہزاروں کنال زمین بالکل بے کار پڑی ہے۔ یہ زمین مہاجرین کی تھی ہے۔ اور دوسرے
لوگوں کی بھی اس کو بے کار رکھنے کی کوئی جوازیت اور دلیل نظر نہیں آتی۔ اس کے
علاوہ ڈوڈہ اودہم پور اور پونچھ کو بالکل نظر انداز کئے گئے ہیں۔ ڈوڈہ اور اودہم پور
میں ہو سکتا ہے کہ مہاجرین کی زمین نہ ہو۔ لیکن راجوری پونچھ میں مہاجرین کی کافی
زمین ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کا یہ نظریہ درست نہیں۔ اگر آپ نے ریکارڈ
نہیں بنانا ہے۔ تو تمام لوگوں سے درخواستیں مانگ لیں۔ اس کے علاوہ یہ کام اُس
وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب کہ آپ ناجائز قابض شدہ لوگوں کے قبضہ
سے زمین نہ نکالیں۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ جموں و کٹھوعہ ضلع میں وسیع

پندرہ فی صدی آبادی ایسی ہے۔ جن کے پاس کوئی زمین نہیں ہے۔ زمین بے
کار پڑی رہنے سے نہ صرف ملک کی پیداوار پر اثر پڑتا ہے۔ بلکہ کتنے ہی لوگ بے کار
رہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ریاست میں کوئی بڑی ترقی نہیں ہو سکتی اگر اس
کی آبادی کا ایک بڑا حصہ زمین ہونے کے باوجود زمین سے محروم رہے۔ اس لئے
میں چاہتا ہوں کہ حکومت ریکارڈ کو مرتب کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی زرعی پالیسی کا
بھی اعلان کرے۔ اور وضاحت کرے کہ اسکی زرعی پالیسی کیا ہے۔

مسٹر کرشن دیو سیٹھی: جناب والا۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ پچھلے اجلاس
میں بھی آنریبل ریونیو منسٹر نے کہا تھا۔ کہ وہ زرعی پالیسی مرتب کر رہے ہیں۔
میں جاننا چاہتا ہوں کہ کوآپریٹو فارمنگ کے متعلق حکومت کی کیا پالیسی ہے۔ اور
بے زمینوں کو زمین دینے کیلئے حکومت کی کیا پالیسی ہے۔ بہر حال میری
عرض داشت ہے کہ آنریبل پرائم منسٹر صاحب جواب دینے کیلئے اٹھیں۔ تو
ان باتوں کا خیال رکھیں گے اور ان باتوں کے متعلق جواب دینے کی کوشش
کریں گے۔

مسٹر تلسی رام: جناب والا میرے تین تحاریک تخفیف ہیں۔ پہلا مالیہ اراضی کے
متعلق۔ دوسرا زراعت کے متعلق۔ اور تیسرا صنعتوں کے متعلق ہے۔

جناب والا۔ پہلے میں صنعتوں کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یہ
ایک اچھی بات ہے۔ کہ انڈسٹریز پر زیادہ سے زیادہ روپیہ خرچ کیا جائے مجھے خوشی
ہے۔ کہ انڈسٹریز کیلئے کچھ روپیہ مانگا جا رہا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم نے
دیکھنا ہے۔ کہ جب ہم بہت سا روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ تو اس میں سے
ہمیں فائدہ کس قدر ہوگا۔ جناب والا میں ابریشم کے متعلق کچھ عرض کرنا
چاہتا ہوں۔

مسٹر ہربنس سنگھ آزاد: ابریشم کے متعلق
کون سا مطالبہ ہے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر :- اگر کسی آنریبل ممبر نے کسی دوسرے آنریبل ممبر سے کوئی بات پوچھنی ہو تو آپ صدر کو ایڈریس کر کے پوچھنا چاہیئے۔

مسٹر شام لال صراف :- آنریبل ممبر ابریشم کے متعلق کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ اس وقت ہمارے سامنے ایسا کوئی مطالبہ نہیں ہے۔

مسٹر ملکھی رام :- جناب والا۔ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ کے صفحہ ۵ پر مد ۱۸ کے متعلق روپیہ مانگا گیا ہے۔ اور اسمیں محکمہ ابریشم بھی آجاتا ہے۔ جناب والا۔ میں کہہ رہا تھا۔ کہ پیسے خرچ کرنے سے پہلے ہمیں یہ جائزہ لینا ہے۔ کہ روپیہ جہاں خرچ کیا جائیگا۔ وہاں سے کس قدر منافع ہو گا۔ جہاں تک جموں کے محکمہ ابریشم کا تعلق ہے۔ وہاں روپیہ ضائع کیا جا رہا ہے۔

مسٹر ہربنس سنگھ آزاد :- جناب والا۔ مطالبہ زیر کشمیر کے محکمہ ابریشم کے متعلق ہے۔ اور یہ محکمہ ابریشم جموں کے بارہ میں بول رہے ہیں۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر :- آنریبل ممبر کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی تقریر اُس مد تک محدود کریں جس مد کے سلسلہ میں مطالبہ زیر بحث ہو۔

مسٹر ملکھی رام :- جناب والا۔ میں عرض کر رہا تھا۔ کہ جب انڈسٹریز پر روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ تو ہمیں اسباب کا جائزہ لینا چاہیئے کہ وہ انڈسٹریز کتنی ترقی کر چکی ہے۔ اور آئیندہ وہ کیا ترقی کرینگی۔ اسی لئے میں محکمہ ابریشم جموں کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر :- یہ بے محل ہے۔ مہربانی آپ بیٹھ جائیں۔

مسٹر ملکھی رام :- جناب والا۔ میرے دو ہی تحاریک تخفیف ہیں۔ چنانچہ میں ریکارڈ کی انڈسٹریز ترتیب کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں جناب والا اس سلسلہ میں اسوقت کچھ عملہ رکھا جا رہا ہے جہاں تک شیڈولڈ کاسٹس کا تعلق ہے اور اس سلسلہ میں نظر انداز کیا گیا تھا

مسٹر عبدالغنی گونی :- وہ اس سلسلہ میں کسی قومی امتیاز کا حوالہ نہیں دے سکتے ہیں۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر :- آپ کچھ ایسی باتیں کہنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو اس مد کے دائرہ سے باہر کی ہیں۔ مجھے افسوس یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ آپ اس طرح ہوس کا وقت ضائع نہیں کر سکتے۔ اسلئے آپ مہربانی اپنی کرسی پر تشریف رکھیں۔

مسٹر نہیش چند :- جناب والا۔ میری تحریک تخفیف مطالبہ زر نمبر ۱ کیمتعلق ہے۔ اور اس کا مقصد ریکارڈ کی از سر نو ترتیب کیلئے عملہ کی بھرتی کے برتے سسٹم کو زیر بحث لانا ہے۔ جہاں تک محکمہ مال کے ریکارڈ کی از سر نو ترتیب کا تعلق ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ بدلے ہوئے حالات میں بہت سی زمینیں کاشت کاروں میں تقسیم کیگئی ہیں۔

لازم ہے۔ کہ اس ریکارڈ کی از سر نو ترتیب کرنے کے لیے یہ جو عملہ لگانے کی سکیم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ عملہ تمام تر ریکارڈ کو از سر نو مرتب کرنے کیلئے ناکافی ہوگا۔ اسبارے میں عرض کردوں گا۔ کہ جب بھی مالیہ ہماری کیمتعلق کوئی بات سامنے آتی ہے۔ تو اسکا سارا بوجھ ہمارے زمینداروں پر پڑتا ہے زمیندار ہمارے ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ اور حکومت بلکہ سب محکمہ جات اسکی سے وابستہ ہیں۔ لہذا جب بھی یہ ریکارڈ کی فراہمی کا کام شروع ہوگا۔ ہمیں دیکھنا چاہئے۔ کہ آیا سب زمین کاشتکاروں کے ہاتھوں میں ہیں یا نہیں۔ ہمارے ملک میں شاطرانہ چالیں چلتی رہتی ہیں۔ یہاں کچھ چالباز لوگ ہیں۔ اور جب سے یہ ۱۸۲ ایکڑ کا معاملہ چل پڑا ہے۔ تب سے ان چالاک لوگوں نے اپنے نابالغ بچوں کے نام اپنے زمین منتقل کروائے ہیں اور اسطرح ان پر قابض ہیں۔ مگر یہ اراضیات کاشت نہیں کئے جاتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے ملک میں غذائی قلت ہوئی چونکہ اسکے بارے میں جو جو دقتیں ہیں پیش ہیں۔ وہ انہی چالباز لوگوں کی چالاکیوں سے ہمیں درپیش ہیں۔

ہسپتال ریکارڈ کو از سر نو ترتیب کرنے کیلئے جب بھی کوئی افسر متعلقہ یا
ملازم کسی علاقے میں جائے تو اُسکو اسباب کا جائزہ لینا چاہیئے۔

ساتھ ہی میں مؤدبانہ التماس کروں گا۔ کہ جو آدمی محکمہ مال میں
۱۰، ۱۱ اور بارہ بارہ سالوں سے ایک ہی جگہ مقیم ہیں۔ اور اپنے علاقوں
سے لے دے کرکے اندر ہی اندر بیٹھے ہیں۔ اُن کو میدان عمل میں باہر کام
پر لایا جائے۔ اُن سے کام لیا جائے۔ پھر میں یہ عرضداشت کروں گا۔ کہ جو آدمی
تیس تیس تحصیل میں ۳۰ یا ۴۰ برسوں سے بیٹھے ہیں۔ اور جنہوں نے مختلف دائیں
نکالے ہیں۔ مختلف راستے بنائے ہیں۔ اُن نکال کر آپ اس ریکارڈ کی ترتیب
میں لگائیں۔ میں منسٹر متعلقہ سے عرض کروں گا۔ کہ وہ تحصیل وار فہرستیں منگائیں
کہ کون آدمی کہاں کتنے عرصے سے مقیم ہے۔ وہ لوگ جو پہلے نوکری میں رہتے ہیں اور جب وہ واپس آنے میں ان لوگوں کے
رحم و کرم پر ہوتے ہیں۔ جو میدانوں میں رہتے ہیں۔ ان کی طرف دھیان
دیا جانا لازمی ہے۔ تاکہ اُن بیماروں کا بھی کچھ کیا جائے۔ وہ لوگ بعد میں
رشوت کا شکار ہوتے ہیں۔ اور اُن کی کوئی نہیں سنتا۔

جناب والا۔ اس طرح زراعت کو لیجیئے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر :- آپ زراعت پر بول رہے ہیں۔ زراعت کسی
مد کے تحت آتا ہے۔

مسٹر ہریش چندرا :- جناب والا۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ اگر دیہات
میں محکمہ مال کے عملہ کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو وہ چیز گورنمنٹ اُن کو
مہیا کرے۔ یہ نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ کاشتکاروں سے بیگار لے لیں۔
مجھے اُمید ہے کہ حکومت اُن سب باتوں کو مدنظر رکھیگی جو
باتیں میں نے اس ہوس کے سامنے عرض کیں۔

مسٹر عبدالعزیز زرگر :- جناب والا۔ میری تحریک تخفیف صنعتی پالیسی
کے بارے میں ہے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر:۔ صنعتی پالیسی کو آپ اس وقت زیر بحث نہ لائیے۔

مسٹر عبدالعزیز زرگر:۔ جناب والا۔ سوال یہ ہے کہ اس ریاست میں عام طور پر لوگوں کا معاشیات کا دار و مدار زراعت پر ہے۔ اور زمین پر کافی دباؤ پڑ رہا ہے۔ ہم اس دباؤ کو صنعت و حرفت کو ترقی دینے سے ہی کم کر سکتے ہیں۔ یہاں کی صنعتی پالیسی جامع ہونی ضروری تھا ہے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر:۔ آپ صنعتی پالیسی کو زیر بحث نہ لائیں۔

مسٹر عبدالعزیز زرگر:۔ میں نے یہ کٹ موشن مجموعی طور صنعتی پالیسی کو زیر بحث لانے کیلئے دیا ہے۔ اگر میں صنعتی پالیسی کو مجموعی طور اس وقت زیر بحث نہ لا سکوں تو میں اپنے گذارشات یہیں پر ختم کرتا ہوں۔

نوٹ:۔ اس مرحلہ پر آنریبل ممبر اپنی کرسی پر بیٹھ گئے۔

پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ:۔ جناب والا۔ آج اس ایوان سے جو ڈیمانڈز مانگے گئے ہیں ان کے سلسلہ میں دیئے ہیں۔ نے چار کٹ موشن دیئے ہیں۔ ان میں سے ایک محکمہ مال کے بارے میں دوسرا جیبوں کے بارے میں تیسرا زراعت کے بارے میں اور چوتھا۔ جاداد انگر ہوس کے بارے میں ہے۔ میں نے اپنی پہلی اور دوسری دونوں بجٹ تقریروں میں اس ایوان کی توجہ محکمہ مال کیطرف دلائی تھی۔ اور یہ کہا تھا۔ کہ یہاں کے ۸۰ فیصدی آبادی کا انحصار صرف زراعت پر ہے۔ مگر بدقسمتی سے اس محکمہ کی حالت ایسی ہو رہی ہے۔ کہ اس بات کا پتہ چلانا بھی مشکل ہے۔ کہ کون زمین کس کی ہے۔ اور اس کے حدود کہاں کہاں تک ہیں۔ بعض علاقوں کا ریکارڈ اراضی تلف ہو چکا ہے۔ اور حکومت نے اس کو بنانے کیلئے دو جگہ سٹلمنٹ کا کام جاری کرایا تھا۔ مگر جیسا کہ میں پہلے اپنی تقریروں میں کہہ چکا ہوں۔ یہ کام بوجہ عملہ کی ناواقفیت کے ٹھیک ڈھنگ سے نہیں چل رہا اور میں کہہ

سکتا ہوں۔ کہ صحیح ریکارڈ کا تیار ہونا ممکن نہیں۔

آج ایک مطالبہ زر اسی محکمہ مال کے ریکارڈ کو از سر نو ترتیب دینے کیلئے ۱۰۰۳۰۰۰ روپیہ کا آیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ یہ رقم اس کام کیلئے کافی نہیں ہے۔ آئندہ ہم کو اور بھی اس مد کی طرف رقومات دینی ہوں گی۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا موجودہ حالات میں اس رقم کے خرچ کرنے سے وہ غرض پوری ہو سکیگی اور صحیح ریکارڈ تیار ہو سکیگا۔

میں آنریبل مشیر مال اور پرائم منسٹر صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا تھا۔ مگر وہ یہاں موجود نہیں ہیں۔ بہر حال دیگر منسٹر صاحبان موجود ہیں۔ میں جناب والا عرض کروں گا۔ کہ حکومت اپنے تجربہ کار افسران مال کی ایک کمیٹی بنائے۔ جسکا کہ میں نے اپنے پہلے تقاریر میں بھی اشارہ کیا ہے۔ اور یہ کمیٹی اس معاملہ پر وچار کر کے ایک جامع رپورٹ پیش کرے۔ اور پھر اس کے مطابق آئندہ عمل کیا جاوے۔ میں حیران ہو گیا۔ جبکہ میں نے ایک سوال کے جواب میں آنریبل مشیر مال صاحب کو یہ کہتے سنا۔ کہ اب محکمہ مال کے پٹواریوں کو "گھوڑا۔ الاؤنس" دیے جانے کے متعلق غور ہو رہا ہے۔

جناب والا۔ یہ سوچنے کا مقام ہے۔ کہ میدانی علاقہ جات میں ایک پٹواری کو زیادہ سے زیادہ ۳۵۰۰ نمبرات خسرہ اور پہاڑی علاقہ میں ۲۰۰۰ نمبرات دیے جاتے ہیں۔ جنکا دائرہ توسیع ۴۔ ۵ میل کے درمیان زیادہ سے زیادہ ہوتا ہے۔ اور اسکو صرف یہی ۴۔۳ میل سفر کرنا ہوتا ہے۔ اور اس سفر کیلئے اسکو "گھوڑا۔ الاؤنس" دیا جانا کہاں کی عقلمندی ہے۔ علاوہ ازیں پٹواری کا گھوڑا رکھنا۔ اور خواہ مخواہ اس کے لئے مزید پریشانیاں پیدا ہوں گی۔ یعنی گھوڑے کی نگہداشت گھاس اور دانہ وغیرہ کا انتظام بھی ان کو ہی کرنا ہو گا۔ میرے خیال میں اس سے بہتر ہے۔ کہ اسکو "پیدل الاؤنس" دیا جائے۔ اور پھر اس سے پورا کام لیا جاوے۔

آنریبل لاء منسٹر :- اس وقت الاؤنس زیر بحث نہیں ہے۔

پنڈت پریم ناتھ :- (ALLOWANCE) زیر بحث نہیں مگر محکمہ مال کیلئے آپ مزید رقوم مانگ رہے ہیں۔ اسلئے مجھے حق ہے کہ میں آنریبل پرائم منسٹر سے ہر ان اخراجات کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کروں گا۔ اسی ایوان میں تنخواہ کمیٹی کے تقرر کے بارے میں کہا ہے۔ آج سے پانچ ماہ پہلے اور نئے ملازموں کو مزید الاؤنس دینے کا یقین دلایا تھا۔ اب کمیٹی کو اپنی رپورٹ پلیش کرنے کیلئے چار مہینے کا وقت دیا گیا ہے۔ اور پھر یہ رپورٹ حکومت کے زیر غور بھی تین چار مہینے رہیگی۔ یعنی ایک سال اس طرح گذر جائے گا۔

مسٹر عبدالغنی گونی :- تنخواہ کمیٹی پر بحث نہیں کی جاسکتی ہے۔

پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ :- جو اور سنے ملازمین کیلئے سختی ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ ایک کمیٹی جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے۔ محکمہ مال کے ریکارڈ کے بارے میں بنائینگے۔

جناب والا۔ میرا دوسرا کٹ موشن جیپوں کے بارے میں ہے۔ پچھلے سال جو رقم جیپیں خریدنے کیلئے رکھی تھی۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ چونکہ اسمبلی کے انتخابات ہونے تھے۔ اور منسٹر صاحبان اور آپ کے افسران کو ادھر ادھر بھاگنا تھا۔ اسلئے آپ کو جیپوں کی ضرورت تھی۔

مسٹر عبدالغنی گونی :- ڈوگرہ صاحب نہ گھوڑے مانتے ہیں۔ نہ جیپ۔ آخر یہ کیا چاہتے ہیں۔ (قہقہہ)

پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ :- جناب والا۔ میں جیپوں کے بارے میں عرض کر رہا تھا۔ پہلے تحصیلداران کو گھوڑا الاؤنس دیا جاتا تھا۔ اس سے یہ ہوتا تھا کہ افسران علاقے کے ہر حصہ میں جاتے تھے۔ اور موقع پر جاکر انتقالات وغیرہ تصدیق کرتے تھے۔ اب آپ نے ان کو جیپیں دی ہیں۔ اس سے ہوتا کیا ہے کہ وہ جموں سے اودھمپور یا رام نگر جہاں تک کے سڑک جاتی ہے۔ جاکر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور علاقے میں نہیں جاتے کیونکہ وہاں تک جیپ پہونچ نہیں سکتی۔ جسکی وجہ سے انتقالات وغیرہ وقت پر تصدیق نہیں ہوتے۔

آنریبل شام لال صراف :- میں آنریبل ممبر کی اطلاع کیلئے عرض کردوں کے

تحصیلداروں کو جیپیں نہیں ملتی ہیں۔

پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ :- میں تو سڑکوں پر جیپیں دوڑتی دیکھتا ہوں۔ اگر اُن کو جیپیں نہیں دی ہیں تو اُن کی خرید کیلئے مزید دو لاکھ ۴۵ ہزار روپیہ رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ نند پور فارم کے متعلق دو لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ رکھا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک معزز ممبر نے تجویز دی ہے۔ کہ اگر اسکو کوا پریٹو سسٹم پر چلایا جائے تو اچھا ہو گا۔ یہ درست ہے۔ کہ بعض ملکوں میں یہ سسٹم چالو ہے۔ مگر یہ ایک مباحثہ انگیز امر بن گیا ہے کہ آیا یہ طریقہ ٹھیک رہیگا۔ یا کہ نہیں۔ بہرحال ابھی یہ فارم مل رہا ہے۔

آنریبل ڈپٹی سپیکر :- آپ اپنی تقریر ایک منٹ کے اندر ختم کریں۔

پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ :- گورنمنٹ کو چاہیئے تھا کہ وہ اس فارم کے متعلق اعداد و شمار ایوان کے سامنے رکھتی کہ اس پر کتنا خرچ ہوگا۔ کتنی آمدن ہو گی اور اس سے کیا فائدہ ہوگا۔

مسٹر ڈی۔ پی نے بادانگر ہوس کی خرید کے سلسلہ میں جس پر کہ ہم ...۵۰، ۰ روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اُن سے میں کلی اتفاق کرتا ہوں۔ آج اس زمانہ میں جب کہ چھوٹے چھوٹے ملازم مہنگائی کی وجہ سے پریشان ہیں۔ کو منسٹر ان کے ٹھہرنے کیلئے اتنی گراں رقم خرچ کرنا مناسب نہیں ہے۔ آج ہمیں پیسے پیسے کی ضرورت ہے۔ برعکس اس کے گورنمنٹ اتنا روپیہ مکان کی خرید کے سلسلہ میں خرچ کر رہی ہے۔

آنریبل ڈپٹی سپیکر :- آپ اپنی تقریر کو ختم کریں۔

پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ :- اگر وقت نہیں تو اپنی تقریر یہیں ختم کرتا ہوں۔

سردار کلبیر سنگھ :- صدر محترم آج صبح سے ایوان میں جناب پرائم منسٹر کی طرف سے جو مطالبہ زر کی مانگ کی گئی ہے۔ اُس کی تائید میں چند عرضداشت پیش کرنا

چاہتا ہوں ۔ جناب کی وساطت سے میں اس معزز ایوان کی توجہ اس امر کیطرف دلاؤں گا کہ جمہوریت میں خصوصی منصوبہ بندی کے طریقہ سے ملک کی تعمیر ایک مسلسل عمل ہوا کرتا ہے ۔ اس لئے اس پروگرام کے تحت سال کے اس حصہ میں جس اخراجات کی ضرورت حکومت کو پڑے تو لازمی اور مناسب قدم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے خرچ کا مطالبہ کیا جائے ۔ میں عرض کر رہا تھا ۔ اس تعمیر کے مسلسل عمل میں جہاں جہاں مختلف شعبہ جات کیمتعلق مانگ کی گئی ہے ۔ ان کو دیکھنے سے بخوبی ایک چیز واضح ہو جاتی ہے کہ ایسی مانگ نہایت ہی ضروری ہے ۔ مثلاً ریکارڈ کی از سرنو ترتیب کیمتعلق مانگ کی گئی ہے ۔ اس سلسلہ میں یہ عرض کر دینا کافی ہوگا ۔ کہ پچھلے کئی سالوں سے ریاست میں بہت سی زرعی اصلاحات ہوئی ہیں اور اس کیوجہ سے یہاں پر بہت سی تبدیلیاں ہوئی ہیں ۔ ان تبدیلیوں کے پیش نظر اور خصوصاً ریاست میں پچھلے ایک سال سے جس وقت مختلف تحصیلات کی طرف دیکھتے ہیں ۔ جو کہ بارڈر پر واقع ہیں ۔ جو کہ کسی وقت برباد ہو گئی تھیں اور اب زرعی پالیسی کے تحت انہیں دوبارہ آباد کیا جا رہا ہے ۔ تو مقصد عیاں ہوتا ہے ۔ کہ ریکارڈ کی اس طریقہ چھان بین کی جائے اور سرنو ترتیب کی جائے ۔ کہ وہ زرعی زندگی کے عین مطابق بنائے کا سارا ریکارڈ بن سکے ۔ خصوصی طور پر اس کی اس لئے زیادہ ضرورت ہے ۔ کہ پچھلے دس سالوں میں ہمارے زرعی نظام میں تبدیلیاں آئیں اور جیسا کہ کہا گیا ہے ۔ کہ کئی جگہوں میں اس طریقہ سے اندراج کرائے گئے جنکی درستی لازمی ہے ۔ اسی طرح بحالیات کو لیجئے ۔ رو لکی کالونی میں پہلے دو ہزار پلاٹ بنے تھے اور وقت آ گیا کہ زمین کی مزید ضرورت پڑی اور یہ حاصل کرنی پڑی اور اس طرح سے اس زمین کو لیکر گورنمنٹ نے اس عمل کو جاری رکھا جس کے تحت اب مطالبہ زر کیا جا رہا ہے ۔ اس لئے یہ ایک نہایت مناسب اور واضح قدم ہے ۔

اسی طرح نند پور فارم کیمتعلق باقی دوسری لوازمات پورے ہوئے تو ضروری ہو گیا کہ اس فارم کو اپنے ہاتھ میں لیا جائے کیونکہ اس سے پہلے ہم اس کو اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتے تھے ۔ اس وقت نہ ہی تو ہمارے پاس اراضی کے نوتوڑ کے زرائع تھے اور نہ ہی بارڈر کی ہماری سرکار حفاظت کر سکتی تھی ۔

سردار کلبیر سنگھ :- جب وہ فارم یہاں موجود ہے۔ تو ضرورت اس امر کی ہے۔
کہ حکومت اسے اپنے ہاتھ میں لے۔

اس کے علاوہ جیپ گاڑیاں خریدنے کیلئے رقم مانگی گئی ہے۔ کہا گیا ہے
کہ یہ مطالبہ زر ناجائز ہے۔ میں عرض کروں گا۔ کہ جمہوریت میں اور خصوصاً اس
وقت جبکہ ملک کو آگے لیجانے کا مسئلہ درپیش ہے۔ گورنمنٹ کا کام یہ نہیں ہے۔
کہ وہ محض دفتروں میں ہی بیٹھی رہے۔ بلکہ جو کام ہو رہے ہیں۔ ان کی پوری طرح سے
نگرانی کرے۔ اور راہنمائی کرے۔ کروڑوں روپیہ منصوبہ بندی پر خرچ ہو رہا ہے۔
جبتک اسمیں مناسب راہنمائی نہ کی جائے۔ اچھے نتایج برامد نہ ہوں گے۔ گورنمنٹ
اس بارہ میں چپ کر کے نہیں بیٹھ سکتی ہے۔ بلکہ اسے پوری طرح سے دیکھ بھال
اور راہنمائی کرنی چاہیئے۔ اور اس بارے میں جیپوں کا خریدنا نہایت مناسب اور
ضروری ہے۔ محکمہ زراعت کیلئے کچھ روپیہ مانگا گیا ہے۔ تاکہ یہاں کے باغات اور
ثمردار درختوں کو پوری طرح سے ترقی دیجائے۔ اور اُن کی پوری طرح سے دیکھ
بھال ہو سکے۔

مسٹر راجندر سنگھ :- مسٹر کلبیر سنگھ نے کہا ہے۔ کہ باغات کیلئے روپیہ
مانگا ہے۔ میں جاننا چاہتا ہوں۔ کہ وہ کون سے باغ ہیں؟

سردار کلبیر سنگھ :- میں نے کسی خاص باغ کا نام نہیں لیا ہے۔ بلکہ میں نے
تو عام طریقہ سے کہا ہے۔ کہ باغوں اور ثمردار درختوں کو ترقی دینے کیلئے روپیہ مانگا
گیا ہے۔ اور یہ مطالبہ بھی نہایت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ عدالتوں کی ڈگریوں کی
وجہ ذمہ واری کے سلسلہ میں کچھ روپیہ مانگا گیا ہے۔ کسی بھی گورنمنٹ کیلئے یہ
شایاں شان نہیں۔ اگر وہ ایسی ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں کچھ دیری لگائے۔ اس
لئے یہ ایک نہایت مناسب اور ضروری مطالبہ ہے۔ اس کے متعلق کسی کو اعتراض
نہیں ہونا چاہیئے۔

کہا گیا ہے جموں میں ایک سٹال کھولا جا رہا ہے۔ اور ہندوستان میں بھی
مختلف جگہوں پر انڈسٹریل سٹال کھولے جائیں گے۔ اس سے ریاست کی بنی

ہوئی چیزیں میں آیا اسے زیادہ مقبول ہو سکتا ہیں۔ اس لئے یہ مطالبہ بھی ایک ضروری مطالبہ ہے۔ جب ہم چاہتے ہیں۔ کہ ہماری ریاست ترقی کرے تو جن مدات کے متعلق روپیہ نکالا گیا ہے۔ اس پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ بات ہماری تعمیر کے سلسلہ میں نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ اس بنیادی اصول کو یعنی ملک کو ترقی دینے کے لئے یہ گرانٹ ہائے ایوان کے سامنے لائی گئی ہیں۔ یہ نہایت مناسب ہیں۔ اور نہایت ضروری ہیں۔

ان الفاظ کیساتھ میں اس مطالبہ زر کی جو آنریبل پرائم منسٹر نے ایوان کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور جو اس وقت زیر بحث ہے۔ تائید کرتا ہوں۔

مسٹر عبدالعزیز شال:- جناب والا۔ میری تحریک تخفیف انڈسٹریز کے متعلق ہے۔ پیشتر اسکے کہ میں اس بارہ میں کچھ کہوں میں مسٹر سیٹھی کی تحریک تخفیف کی مخالفت میں چند معروضات پیش کرنا چاہتا ہوں۔

مسٹر رام پیارا صراف:- یہ کس کٹ موشن پر بول رہے ہیں۔

مسٹر عبدالعزیز شال:- میں مسٹر سیٹھی کے کٹ موشن کی مخالفت میں بول رہا ہوں۔ مسٹر سیٹھی نے فرمایا ہے۔ کہ ریاست میں بہت سی زمینیں بے کار پڑی ہیں۔ اس سلسلہ میں میں معزز ایوان کو ایک حقیقت عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں۔ کہ ریاست جموں و کشمیر کے اندر زرعی اصلاحات کے ساتھ ساتھ جسقدر نمایاں ترقی ہوئی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ ریاست کے اندر ہی نہیں بلکہ ریاست کے باہر بھی ایک احساس پیدا ہو چکا ہے۔ کہ جسطرح ریاست جموں و کشمیر کے مزدوروں اور کسانوں کو اُن کے حقوق ملے ہیں اسی طرح ریاست کے باہر بھی وہاں کے مزدوروں اور کسانوں کو حقوق حاصل ہوں۔ چنانچہ ہندوستان پاکستان یا دیگر جگہوں میں بھی کسان اس قسم کی زرعی اصلاحات کی خواہش رکھتے ہیں۔ وہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ کشمیر میں جو حق کسانوں کو اور کاشتکاروں کو دیا گیا ہے۔ وہ حق انہیں بھی حاصل ہو۔ اس بات سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ آج ہمارا کسان اپنی محنت مزدوری سے خود ہی فائدہ اٹھا رہا ہے۔ اسکو اب کسی کا دست نگر نہیں پڑتا۔ ۱۸۲ کنال

چھوڑ کر باقی جو رقبہ جات تقسیم کئے گئے ہیں۔ اُنسے کسانوں کو بہت فایدہ پہنچا ہے۔ اور اب وہ مطمئین ہیں۔

آپ دیکھتے ہیں۔ کہ اسوقت کسان کسقدر خوش ہے۔ کہا گیا ہے کہ بہت سی زمینیں بیکار پڑی ہیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس وقت جو زمین دشمن کی پلٹوں کے پاس ہیں۔ اُسے بھی کسانوں سے زیر کاشت لایا ہے۔ اِس بات پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ مذہبی اداروں کیساتھ جو زمینیں تھیں۔ اُن کو بھی زیر کاشت لایا گیا ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ کچھ آفات سماوی کیوجہ سے ہماری ریاست خود کیفیل نہیں ہو سکی۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر:- آپ اپنی تقریر کو حد تک ہی محدود رکھیں۔

مسٹر عبد العزیز شال:- جناب والا۔ میں عرض کر رہا تھا۔ کہ آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ چپہ چپہ ہر زمین کی آبادکاری کا کام جاری ہے۔ آج وہ کسان جو اپنے حق سے محروم رکھا جاتا تھا۔ با قاعدہ طور اپنا حق لے رہا ہے۔ اور مطمئن ہے۔ یہ اور بات ہے کہ چند آدمی دُنیا کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کیلئے یہ ڈھونگ رچا چکے ہیں کہ یہاں کا کسان مطمئن نہیں ہے۔ اور ہماری زرعی اصلاحات پر شک کر رہے ہیں۔ اگر کسی آدمی کو شک ہے۔ تو وہ خود یہاں آ کر یہاں کے کسان سے پوچھ سکتا ہے۔ کہ اس کی مالی حالت کیا ہے۔ اور اُس کے پاس کتنی زمین ہے۔

مسٹر کرشن دیو سیٹھی:- پچھلے پانچ سالوں کے اندر کتنے بے زمین کسانوں کو زمین دی گئی ہے۔

مسٹر عبد العزیز شال:- اگر فاضل ممبر کو اسکے متعلق کسی اطلاع کی ضرورت ہو تو وہ محکمہ مال میں جاکر یہ اطلاع لے سکتے ہیں۔

جناب والا۔ میرے ایک فاضل دوست محترم ڈوگرہ صاحب نے زرعی اصلاحات کے سلسلے میں گھوڑوں اور جیپوں کی ضرورت کو

نامناسب قرار دیا۔ میں اُن کی توجہ اِس طرف دلانا چاہتا ہوں۔ کہ زرعی اصلاحات
کے سلسلے میں ہماری ریاست کے کونے کونے میں محاذ کھڑے کر دیئے گئے ہیں۔
اور ان زرعی اصلاحات کو بروئے کار لانے کیلئے ہر جگہ محاذ کھڑے کر دیئے گئے ہیں اور
ساتھ نظام حکومت کو چلانے کیلئے اور اسکی مشینری کو چالو رکھنے کیلئے ان
چیزوں کی ضرورت ہے۔ ڈوگرہ صاحب نے اگر ان باتوں کو نامناسب قرار دیا تو میں
سمجھتا ہوں کہ وہ کسان کو اپنا حق نہیں دینا چاہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ
صرف پریس گلیلری اور سپیکر گلیلری میں بیٹھنے والے لوگوں کو اپنی قابلیت دکھانے
کیلئے یہ ڈھونگ کھیلے جارہے ہیں۔ لیکن سچ سورج کی روشنی کیطرح چمکتا ہے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر :- آپ اپنی تحریک تخفیف پر بولیے۔

مسٹر عبدالعزیز شال :- جناب والا۔ میں اپنی تحریک تخفیف پر آتا ہوں۔

جناب والا۔ صنعتی اداروں کو فروغ دینے کے سلسلے میں یہاں ایک
ضمنی بجٹ جو کہ ۵۰ ہزار روپیہ پر مشتمل ہے۔ یہاں کی صنعت کو ملک کے نمائشی
اداروں میں بھیجنے کیلئے مخصوص کئے گئے ہیں تاکہ لوگوں کو یہ دیکھنے کا موقعہ ملے کہ
کشمیر کی صنعت کسقدر آگے بڑھ رہی ہے۔ یہ جو قدم ہے۔ یہ نہایت اچھا
ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ میں عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ ریاست کے پچھڑے ہوئے
علاقوں مثلاً راجوری، پونچھ، اوڑی، کرناہ وغیرہ کی صنعت وحرفت کو بھی مد نظر
رکھا جائے جو کہ قدیم زمانے میں صنعت وحرفت میں مشہور تھے اُن کو بھی بازاروں
میں لایا جا کر اُن کی حوصلہ افزائی کیجائے۔ بھتہ میں چند سال پہلے ایک قالین
بنانے کا ادارہ قایم تھا۔ اس کی چند چیزوں کو جموں ایمپوریم میں لایا۔ جہاں لوگوں نے
اسکی بنی ہوئی چیزوں کو بے حد پسند کیا مگر اس تمام کارخانے کو بند کیا گیا اور
مزدوروں کو مزدوری تک بھی نہیں ملی۔ یہ ہے اُن پچھڑے ہوئے علاقوں کیساتھ
اُس نظام کیسا برتاؤ۔ اُس وقت کے سرمایہ دارانہ نظام نے لوگوں کو کسی چیز
میں بھی آگے نہ بڑھنے دیا۔

(نوٹ) :- آنریبل ممبر کو کہا گیا کہ وہ اپنی جگہ پر تشریف رکھیں)

آغا سید ابراہیم شاہ :- جناب والا۔ میں نے افزائش نسل حیوانات کیلئے کٹ موشن دیا ہے۔ اسبارے میں کچھ ۲ یا ۳ باتیں عرض کرونگا۔ پہلے میں گورنمنٹ کی توجہ اور ہوس کی ممبران کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں۔ کہ مجھے کبھی بولنے کا موقع نہیں دیا جاتا۔ نہ پارٹی میٹنگ میں کچھ کہنے دیا جاتا۔ نہ ایوان میں۔

مسٹر سید حسین :- آغا صاحب آپ اس طرف آئیں

آغا ابراہیم شاہ :- وہاں بھی ایسا ہی ہوگا۔ تحصیل کرگل کیلئے حکومت نے بہت اقدام کئے۔ غلہ بھیج دیا۔ اور بہت روپیہ خرچ کرکے وہاں ہر ایک کو غلہ مہیا کیا جاتا ہے۔ وہاں کوئی قحط نہیں۔ غلہ ہر جگہ ملتا ہے۔ اور یہ جو شکایت ہے۔ کہ کرگل میں قحط ہے۔ جھوٹ ہے۔ وہاں ہر طرح سے آرام ہے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر :- آپ اپنی تحریک پر بولیں۔

آغا ابراہیم شاہ :- گورنمنٹ نے وہاں ارزاں قیمتوں پر غلہ مہیا کیا۔ لیکن افزائش نسل کیلئے کچھ نہیں کیا جاتا۔ وہاں پر کوئی مرغی یا بیل نہیں ہے۔ جو روپیہ اسکیلئے بھیج دیتے ہیں۔ وہ عوام کے مفاد پر خرچ نہیں کیا جاتا۔ انسانوں کیلئے ایک ہسپتال نہیں بنایا جاتا۔ حالانکہ میں نے بہت دفعہ کہا۔

کرگل کے دورہ پر جب منسٹر صاحبان تشریف لاتے ہیں۔ وہ صرف اپنی رقم ہضم کرنے کیلئے لداخ کرگل دورہ پر جاتے ہیں۔ میں آپ کو ایک مثال اس بارے میں دیتا ہوں۔ لداخ کرگل سڑک کے بارے میں زور زور سے کہا جاتا ہے۔ کہ سڑک کے ۱۰-۱۵-۱۸ میل تیار ہوگئے۔ مگر بات دراصل یہ ہے۔ کہ ٹھیکدار لوگ یہاں ایک جریب اور وہاں ایک جریب بناتے ہیں۔ اور بیچ میں خالی چھوڑتے ہیں۔ اور افسر صاحبان سے مل کر یہ ٹھیکیدار لوگ روپیہ لوٹتے ہیں۔ اور اسطرح گورنمنٹ کا روپیہ ضایع کیا جاتا ہے۔ اسلئے اس

بارے میں میری عرض یہ ہے۔ کہ صرف حکومت کا روپیہ ہضم نہ کیا جائے۔ بلکہ کچھ کام بھی کیا جائے۔ میں منسٹر صاحب متعلقہ سے عرض کروں گا کہ وہ صرف روپیہ خرچ نہ کریں۔ بلکہ کچھ کام بھی کرائیں۔ اور لاپرواہی سے کام نہ لیا جائے۔

دوسری مثال کرگل گورنمنٹ ہائی سکول کے بارے میں ہے۔......

آنریبل شام لال صراف:۔ اس وقت تعلیم زیر بحث نہیں ہے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر:۔ ان کو اس پابندی سے آزادی حاصل ہے۔

آغا سید ابراہیم شاہ:۔ اس مدرسہ میں ہیڈ ماسٹر صاحب اپنے لڑکوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ اور غریب طلبا کی فکر نہیں کرتا ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں منسٹر صاحبان سے استدعا کروں گا۔ کہ وہ لاپرواہی سے کام نہ لیں۔ بلکہ روپیہ کا جائز معاوضہ ٹھیکیداروں سے لیں۔

مسٹر عبدالغنی ملک:۔ جناب والا۔ میری تحریک تخفیف مالیہ اراضی کے بارے میں ہے۔ اور میں ریکارڈ کی از سر نو ترتیب کی تائید میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ یہ ایک امر مجبوری ہے۔ اس محکمہ میں بہت سی بدعنوانیاں ہیں۔ مثال کے طور پر میں عرض کروں گا۔ کہ جب کہ سید میر قاسم صاحب منسٹر مال تھے۔ ان ایام میں ایک واقعہ پیش آیا کہ ایک شخص نے جو کہ اس ایوان کا ایک معزز ممبر بھی ہے۔ مال کے ملازموں کیساتھ مل کر محکمہ مال کے ریکارڈ کو تلف کرایا۔ اور پٹواری سے یہ رپورٹ کروائی کہ متعلقہ ریکارڈ کتوں نے کھایا۔ اور اس پر آج مثل قایم ہے۔ اس ممبر نے ایسا کرا کر لوگوں کی اراضیات پر قبضہ کیا اور ریونیو ریکارڈ اپنے حق میں قایم کرایا۔

آنریبل پرایم منسٹر:۔ جناب والا۔ میں معزز ممبران سے عرض کروں گا۔ کہ بجٹ ایک خاص مد کے بارے میں ہے۔ اور جناب کی رولنگ کیمطابق ان کی تقریر بھی اسی خاص دایرہ کے اندر ہونی چاہیئے۔ تاکہ اس ایوان کا وقت ضایع نہ ہو۔

اور اس ایوان میں صحیح رائے زنی کا موقعہ حاصل ہو۔

مسٹر عبدالغنی ملک:- جناب والا۔ میری مثال پیش کرنے سے یہ مطلب ہے کہ جب اس قسم کے حالات سے بدعنوانیاں موجود ہیں۔ تو ریکارڈ کا سرنو مرتب کرنا ضروری ہے۔ سابقہ مشیر مال صاحب کی توجہ ان بدعنوانیوں کیطرف اسوقت کے اخبار "کشمیر" نے متعدد بار دلائی ہے۔ جس سے معاملہ پر تنقید کرتے لکھاہ کہ آن دفتر گاؤ خورد کے بجائے "آن دفتر سگ خورد" کا منقولہ اس زمانہ میں قائم کیا گیا ہے۔ لہذا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس قسم کی بدعنوانیاں عام ہوئی ہیں۔ لہذا میں جناب والا کی خدمت میں یہ مختصر الفاظ میں عرض کرتا ہوں۔ ریکارڈ کی خامیاں جو کہ بے شمار ہیں۔ محکمہ مال کے ریکارڈ کو ازسرنو ترتیب دینے سے ہی دور ہو سکتی ہیں۔ ان چند الفاظ کیساتھ ہی اس مطالبہ زر کی حمایت کرتا ہوں۔

آنریبل پرائم منسٹر:- جناب والا۔ جو ضمنی گرانٹ ہا کے سلسلے میں مطالبہ زر میں نے آج اس ایوان میں منظوری کیلئے پیش کئے ہیں۔ اس پر بہت سی تقاریر ہوئیں۔ کچھ ایسی باتیں بھی ہوئیں۔ جنکا میں مفصل جواب دینے کی کوشش کرونگا۔ بہت طرفوں سے بہت تجاویز پیش کی گئیں جنکا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اب میں مطالبہ نمبر ۱ کی طرف آتا ہوں۔ یہ مطالبہ ریوینیو ریکارڈ کو سرنو مرتب کرنے کے بارے میں ہے۔ ۴۔ ۵ سال سے یہ سلسلہ چل رہا ہے۔ کہ جمعبندیوں کا بیشتر حصہ جو خستہ اور دریدہ پایا جاتا ہے۔ اور از سرنو بنایا جاتا ہے۔ تاکہ کسان آئندہ ایسی پریشانیوں سے ایک طرف سے آزاد ہوں۔ اور دوسری طرف حکومت بھی اپنے پاس ٹھیک اور صحیح ریکارڈ رکھے۔ اور جس سے کہ ہم کو آئندہ رہبری ملے۔ ۱۹۵۵ء میں ریوینیو ریکارڈ کو سرنو مرتب کرنے کا کام شروع ہو رہا ہے۔ اور ہم کوشش کرتے ہیں۔ کہ یہ دقت جلد از جلد دور ہو جائے۔ اور ریوینیو ریکارڈ باضابطہ صورت میں ہمارے پاس آیا اسی مد کے بارے میں میں نے آج یہ ضمنی

مطالبہ زر اس ایوان کے سامنے پیش کیا ہے۔ یہ رقم بجٹ میں شامل نہیں ہو چکی۔ اس لئے بھی اس سلسلہ میں ایک ضمنی مطالبہ لے کر آیا ہوں یہ ایک مسلسل سکیم ہے۔ کام کافی دیر سے چلتا آرہا ہے۔ کوشش یہی ہے کہ جن دقتوں کا کسانوں کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اُن کا ازالہ ہو سکے۔ یہ بہت بڑی ضروری اور اہم بات ہے۔ اس سلسلہ میں آنریبل ممبران نے توجہ دلائی کہ چند تحصیلوں میں کام رہ گیا ہے۔ وہاں کام بالکل ہی نہیں ہوا ہے۔ میں آنریبل ممبرز کا مشکور ہوں۔ اور ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاں گورنمنٹ اس کام کو جلد از جلد ختم کرنے کی کوشش کرے گی۔ وہاں اس بات کیطرف بھی دھیان دیا جائے گا۔ کہ جہاں جہاں کام نہیں ہوا ہے۔ وہاں بھی کام کرنے کا انتظام کیا جائے۔ تاکہ یہ دقتیں ختم ہو جائیں۔ بھدرواہ، کشتواڑ۔ ڈوڈہ وغیرہ کی تحصیلوں کا اس سلسلہ میں نام لیا گیا۔ میں کوشش کروں گا۔ کہ اگر یہ دقتیں وہاں بھی موجود ہیں۔ تو اُن کو بھی دور کیا جائے۔ قبل اس کے کہ میں بجٹ کی طرف جاؤں۔ میں معزز ڈی۔ پی۔ در کے اعتراض کا جواب دوں گا جو کہ انہوں بھادانگر ہوس کے خرید کے سلسلہ میں کیا ہے۔ وہ اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ بھادانگر ہوس آج نہیں خریدے ہیں۔ بلکہ اُس کے خریدنے کا فیصلہ $\frac{6}{1956}$ ۳۱ گورنمنٹ نے کیا تھا۔ اور ۷،۷۵،۰۹۱ روپیہ کی رقم اس کے خریدنے کیلئے منظور ہوئی تھی۔ اس سلسلہ میں انہوں نے فرمایا کہ پہلے ایسی باتیں ہوتی رہتی تھیں لیکن آئین بننے کے بعد بجٹ کا سلسلہ بدل گیا ہے۔ اور اس طریقہ سے بجٹ اب ایوان کے سامنے نہیں رکھا جانا چاہیئے کہ ایک شخص کی مرضی پر یا گورنمنٹ کی مرضی پر ایسی قسم کی خرید و فروخت کی جائے۔ میرا اشارہ کسی ایک کی طرف نہیں ہے۔ لیکن ۳۱-۶-۱۹۵۶ کو آنریبل ممبر بھی ہمارے ساتھ بیٹھا کرتے تھے اور یہ فیصلہ مشترکہ ہے میں معزز ایوان کی اطلاع کیلئے اور اُن کی آگاہی کیلئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ فیصلہ تب کیا گیا تھا اب نہیں ۱۹۵۶-۵۷ء کے بجٹ میں یہ رقم رکھی گئی تھی۔ بمبی گورنمنٹ کے اکونٹنٹ جنرل کو یہ لکھا گیا تھا۔ کہ وہ اسے

حاصل کریں۔ ۵۷-۱۹۵۶ء میں انہوں نے یہ رقم نہیں لی۔ ۵۹-۱۹۵۸ء کے تھوڑی

اور دوسرے بجٹ میں یہ رقم موجود ہے۔ بجٹ میں انتظام موجود ہے۔ اور ایوان

نے اس کی ضابطے سے منظوری دی ہے۔

مسٹر ڈی۔ پی۔ در:- جناب والا! میں امر اطلاع کیلئے کھڑا ہوا ہوں۔ اگر بجٹ

میں یہ رقم منظور ہو گئی تھی تو سپلمنٹری بجٹ لانے کی کیا ضرورت ہے۔

آنریبل پرائم منسٹر:- ہم نے اکونٹنٹ جنرل بمبئی کو لکھا لیکن بدقسمتی سے

انہوں نے پھر بھی یہ رقم اس سال میں حاصل نہیں کی۔ اور تاخیر کی انہوں نے اس

کی اس کی وضاحت اس طرح سے کی ہے۔ کہ دراصل یہ جائیداد بمبئی گورنمنٹ

کی نہیں ہے۔ بلکہ سوراشٹر کی ہے۔ سوراشٹر گورنمنٹ کیساتھ بات چیت ہوئی

تھی بمبئی اور سوراشٹر اب ایک ہو گئے ہیں۔ اسلئے اس رقم کو ملنے میں دقت لگ گئی اب بمبئی گورنمنٹ نے رقم مطالبہ

کیا ہے۔ اگریمنٹ ہو چکا ہے۔ بجٹ میں احکام موجود ہیں اور گورنمنٹ کو یہ کر دی ہے۔ اسلئے یہ رقم ضمنی گرانٹ

میں شامل کی گئی ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ جو وہ اطلاع چاہتے تھے انہیں مل گئی

ہے۔ باقی جہاں تک استعمال کا تعلق ہے ہمارا نگر ہاؤس ہمارے پاس

۱۹۴۷ء سے ہے۔ ہم اسکو ۱۹۴۷ء سے استعمال کرتے آ رہے ہیں ہماری

دھلی کی ایمپوریم کی مرکزی شاخ اسی میں ہے۔ اس کے علاوہ ایمپوریم

سٹاف کا بیشتر حصہ اسمیں رہتا ہے علاوہ اسکے کچھ کمرے افسروں کیلئے

مخصوص کئے گئے ہیں۔ اس عمارت کو ہم آج تک استعمال میں لاتے آئے

ہیں۔ اور آئندہ بھی استعمال کریں گے۔ یہ کسی شخص کی شخصی جائیداد نہیں

ہے۔ بلکہ قومی ملکیت ہے ہم نے اسپر ۷ لاکھ ۶۵ ہزار روپیہ خرچ کیا ہے۔

لیکن اگر ہم اسی جائیداد کو آج بھی بیچنا چاہیں۔ تو یہ جائیداد ۲۰ لاکھ سے بھی

زیادہ قیمت کی ہے۔ ہم نے اسکا ۱۹۴۷ء سے لیکر آج تک فائدہ اٹھایا ہے۔

اور میں ایمانداری سے محسوس کرتا ہوں کہ اسی جائیداد کو خریدنے کیلئے جو

فیصلہ آج سے تین سال پہلے ہم نے کیا تھا وہ صحیح ہے۔ اور درست ہے۔ آنریبل ممبر کی آگاہی کیلئے میں عرض کردوں کے پچھلے بجٹ جو اس ہوس میں پیش ہوا تھا۔ اور پاس بھی ہوا تھا۔ اُسمیں یہ رقم مخصوص کی گئی تھی۔ اور اُن کی یہ شکایت کہ اب پچھلے طریقہ سے کام نہیں ہونا چاہیئے۔ درست نہیں ہے۔

اس کے علاوہ ایک آنریبل ممبر نے سوال اُٹھایا ہے۔ کہ حکومت نے بار بار اس بات کا اعلان کیا ہے۔ کہ زرعی اصلاحات کو بڑھاوا دیا جائیگا۔ یہ اعلان ہم نے آج نہیں کیا بلکہ سال ہا سال سے کرتے آئے ہیں۔ اور میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں۔ کہ جو کچھ ممکن ہو سکتا ہے۔ حکومت نے کیا اس سال ہی نہیں بلکہ آج سے کافی عرصہ پہلے سے یہ کام کیا جا رہا ہے۔ اور جس پالیسی پر حکومت عمل کر رہی ہے۔ اُس کی منظوری اس ایوان نے دی ہے۔

ہم نے کچھ روپیہ نند پور فارم کیلئے مانگا ہے۔ کہا گیا ہے۔ کہ حکومت نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ وہ زمین بے زمین کسانوں میں تقسیم کیجائیگی۔ جہاں تک اس اعلان کا تعلق ہے۔ گورنمنٹ اسپر قائم ہے۔ یہ فارم سنٹرل گورنمنٹ کے کنٹرول میں تھا۔ اب اُن سے بات چیت کر کے جون یا جولائی سے یہ فارم سٹیٹ گورنمنٹ کے ہاتھ آیا ہے۔ جہاں تک کل رقبہ کا تعلق ہے۔ اس میں سے ایک حصہ گورنمنٹ اپنے کنٹرول میں رکھے گی۔ چاہیئے وہ ایریا ہزار کنال یا دو ہزار کنال پر مشتمل ہو اس میں بہترین بیج پیدا کرنے کی کوشش کیجائیگی۔ اور باقی حصہ بے زمین کسانوں میں تقسیم کیا جائیگا۔ کچھ حصہ سپاہوں کو دیا جائے گا۔ اور کچھ پناہ گزینوں میں تقسیم کیا جائیگا۔ اور باقی ان کو دیا جائے گا جو صحیح معنوں میں کسان ہوں گے۔ گورنمنٹ کے سامنے اس قسم کا ایک تجویز ہے۔ اور ہم اُس کا جائزہ لے رہے ہیں۔ اور اس بارہ میں حتمی رائے قائم کرنے کے بعد ایک باضابطہ اعلان۔ ہم اس زمین کو بے کار

نہیں رہنے دینگے۔ ایک صاحب نے رائے دی ہے۔ کہ اس زمین کو کواپریٹو فارمنگ کے طریقہ سے دیا جائے۔ اور انہوں نے کہا ہے ......

... کہ اس طریقہ سے پیداوار کو زیادہ بڑھاوا ملیگا۔ بہرحال یہ رائے کا معاملہ ہے۔ جو نقطہ نگاہ گورنمنٹ کے سامنے رکھا گیا ہے۔ گورنمنٹ اس پر غور کریگی۔ لیکن میں آنریبل ممبر اور ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت نے جو اعلانات کئے ہیں۔ ہم اُن پر قایم ہیں۔ آج بھی قایم ہیں۔ انشاللہ آج کے بعد بھی قایم رہینگے۔

جہاں تک پیداوار کو بڑھاوا دینے کا تعلق ہے۔ اس سلسلہ میں اس ایوان میں ایک دن بحث کیلئے رکھا گیا ہے۔ اُس دن یہ تمام باتیں ایوان کے سامنے آئیں گی۔ اُس دن میں وہ تمام اعداد و شمار ایوان کے سامنے رکھوں گا۔ جنسے یہ ظاہر ہوگا۔ کہ ہم نے آج تک کیا حاصل کیا ہے۔ اور آیندہ ہم کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے علاوہ کونسی دقتیں اور کونسی مشکلات ہمارے راستے میں حائل ہیں۔ اور ہمیں کن کن چیزوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ محض یہ بات کہنے سے کہ پیداوار کو بڑھاوا ملے۔ پیداوار نہیں بڑھ سکتی اسکے لیے عمل کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ہم کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اس پلان میں ریاست کی پیداوار کو بڑھاوا ملے۔ اس کا تعلق عوام کی فلاح و بہبود سے ہے۔ اور حکومت ہر ممکن کوشش کریگی۔ کہ جہاں کی پیداوار کو بڑھاوا دیا جائے۔

ایک دوست نے دوران بحث فرمایا۔ کہ جو قرضے ۱۹۵۶ء میں کواپریٹو کے ذریعے دیے گئے۔ اُن کو کسانوں سے وصول نہ کیا جائے۔ بہرحال یہ بھی ایک نقطہ نظر ہے۔ اور ایوان کا ہر ذی عزت ممبر جانتا ہے۔ کہ اس بات کو بار بار زیر بحث لایا گیا ۱۹۵۶ء میں کسانوں کو جن مصائب کا سامنا کرنا پڑا وہ بات کسی سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ گورنمنٹ جو کچھ اسوقت کر سکتی تھی اس

نے کیا۔ اور ہم سے آئندہ بھی اُن کی بہتری کیلئے جو کچھ ہو سکے گا۔ وہ بھی کریں گے۔ ہم اس نقطہ نظر پر سوچ و چار کریں گے۔ ہمارے پاس اگر کوئی ایسی سکیم جس میں کسانوں کے مصائب کو کم کرنے کے متعلق رائے دی گئی ہوتی۔ پیش کیجاتی۔ تو اُسکو زیر غور لانے میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔

اس کے علاوہ ریفوجی کلیموں کے متعلق بات چیت ہوئی۔ اور پناہ گزینوں کی بستیوں کے بارہ میں کچھ باتیں کہی گئیں۔ اس سلسلہ میں سنڈربنی اور نوشہرہ کیطرف اشارہ کیا گیا۔ بستیوں کے بارہ میں میری عرض ہے۔ کہ کہیں کہیں زمین خرید کرنی پڑیگی۔ اسبارہ میں ایک تجویز یہ دی گئی ہے۔ کہ اُن پناہ گزینوں سے جنکو اُن بستیوں میں بسایا جائے گا۔ یا اُن پناہ گزینوں سے جنکو (Evacuee Property) میں بسایا جا رہا ہے۔ اُس سے کوئی کرایہ وغیرہ اُس وقت تک وصول نہ کیا جائے۔ جب تک اُن کے کلیموں کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ آج سے چند دن پیشتر میں نے ایوان میں کہا تھا۔ کہ سنٹرل گورنمنٹ کیساتھ ہم نے یہ بات اُٹھائی ہے۔ کہ جب تک پناہ گزینوں کے کلیموں کو رجسٹر نہیں کیا جاتا۔ اور جب تک اس بارہ میں کوئی حتمی فیصلہ نہیں لیا جاتا۔ اُس وقت تک جو قرضہ جات یا پیشگیاں ریفوجیوں کو دی گئی ہیں۔ اُن کی وصولی ملتوی رکھی جائے۔ اور اس کے علاوہ جہاں جہاں وہ بستیوں میں رہتے ہیں۔ اُن سے کرایہ وغیرہ وصول نہ کیا جائے۔ اور اُسے بھی اُس وقت تک ملتوی رکھا جائے۔ جب تک اسبارہ میں کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ چنانچہ مسٹر مہر چند کھنہ حکومت ہند کے ریلیف اینڈ ریہیبلیٹیشن منسٹر یہاں آئے ہوئے تھے۔ اور ہمارے مسٹر دینا ناتھ مہاجن، ریلیف اینڈ ریہیبلیٹیشن منسٹر نے اُن سے بات چیت کی اور ایک باضابطہ میمورنڈم اُنہیں دیا جس میں ان تمام باتوں کے متعلق ذکر کیا گیا تھا۔ اور ہم نے اس میں گذارش کی ہے کہ اس وقت تک تمام وصولیاں ملتوی رکھی جائیں۔ جب تک کہ ریفوجیوں

کے کلیموں کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ اب پتہ نہیں کہ یہ فیصلہ آج ہوتا ہے۔ یا سال کے بعد ہوتا ہے۔ یا دس سال کے بعد ہوتا ہے۔ اِس بارہ میں کوئی وقت معین نہیں کیا جا سکتا۔ تاہم گورنمنٹ کی کوشش یہی ہے۔ جسکا اظہار میں ابھی ابھی کر چکا ہوں۔ میں خود آنریبل پرائم منسٹر سے ملا۔ اور خاص طور پر سنٹرل گورنمنٹ کے بحالیات کے منسٹر سے میری بات چیت ہوئی۔ اور میں نے اُن سے یہی کہا۔ کہ اِس بات کا جلد از جلد فیصلہ کیا جائے۔ جہاں تک جائیداد تارکان وطن کا تعلق ہے۔ اِس میں ہمارا کوئی ہاتھ نہیں۔ اُسکے متعلق اس ایوان نے جو فیصلہ کیا ہے۔ اُس فیصلے کو میں نہیں بدل سکتا۔ البتہ اتنا کہہ سکتا ہوں کہ جہاں تک قرضوں اور پیشگیوں کا تعلق ہے۔ اُن کی وصولی کو ملتوی کرانے کی کوشش کیجائیگی۔

زرعی اصلاحات کے سلسلہ میں کچھ باتیں کہی گئی ہیں۔ اعداد و شمار کو حاصل کرنے کے متعلق کچھ باتیں کہی گئیں۔ اور کہا گیا۔ جنکے پاس زائد زمین ہیں۔ اُن سے وہ حاصل کی جائیں۔ اِس سلسلہ میں میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ ہم اسبارہ میں تمام خامیوں کو دُور کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔

ہم یہ سمجھتے ہیں اور ہمیں پورا احساس ہے۔ کہ اِن چیزوں سے ہماری ترقی رُک رہی ہے۔ ہماری کوشش یہی ہے کہ دھیرے دھیرے ہم اِسکو دور کریں۔ مگر یہ مسئلہ صرف چھ ماہ میں حل نہیں ہوتا، ایک سال میں طے نہیں پاتا، بلکہ یہ سالہا سال کا مسئلہ ہے۔ اور اس قدر ضروری مسئلہ ہے کہ سارے مسئلہ کو نکالنا اسکو بچانا یا اسمیں پیچیدگیاں دُور کرنا ایک دن کی بات نہیں، تاہم میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہماری کوشش جاری ہیں۔

مجھے خیال تھا کہ یہاں پانی وغیرہ کے سلسلے میں کچھ کیا جائے گا۔ مگر اِس سلسلے میں کچھ نہیں کیا گیا۔

مسٹر موتی رام بیگڑہ:- مگر مجھے اس بارے میں بولنے ہی نہیں دیا گیا۔

آنریبل پبلک ورکس منسٹر :- آپ اب بھی بول سکتے ہیں۔ محترم پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ نے ایک مدکیطرف اشارہ کیا کہ یہ بگیلہ کھورد نو سیرٹرک کہاں واقع ہے۔ اُن کی آگاہی کیلئے اور ان کی آگاہی کیلئے میں کہوں گا۔ کہ یہ سڑک ریاست میں ہے اور صوبہ جموں میں ہے۔ یہ تحصیل نوشہرہ اور راجوری میں واقع ہے۔ اگر آپ مزید اطلاع چاہتے ہیں تو میرے پاس اس کا پورا اور مفصل نقشہ ہے۔ بگیلہ کھوردنو سڑک راجوری اور نوشہرہ کے اندرونی علاقوں کو ملائیگی اور اس کے لئے باضابطہ سروے ہو چکا ہے۔ بہر دست ہم نے اس کے ۲,۱ لاکھ روپیہ مانگا ہے۔ دراصل یہ سڑک محکمہ رفاع بنانے والا تھا مگر اُن کو روپیوں کی دقت آئی لہذا ہم نے یہ سڑک اپنے ہاتھ میں لی۔ معلوم نہیں محکمہ رفاع اس سڑک کو کیا اپنے ہاتھ میں لیتا۔ لہذا ہم نے اس کو آمدورفت کے قابل بنانے کیلئے اور اس کو ایک جیپ سڑک بنانے کیلئے آپ سے یہ روپیہ مانگا۔ ممکن ہے۔ مزید روپیہ کی ضرورت پڑے یہ سڑک ایک اہم سڑک ہے۔ اور یہ نوشہرہ اور راجوری کے دور دراز علاقوں کے اندرونی حصول کو ملائے گی۔

محترم پنڈت پریم ناتھ ڈوگرہ نے پٹوار ٹرینینگ سکول کا تذکرہ کیا اور شکایت کی کہ وہاں سٹاف ناکافی ہے۔ میں آنریبل ریونیو منسٹر سے درخواست کرونگا کہ وہ اس طرف دھیان دیں اور یہ شکایت دور کریں۔

مسٹر پریم ناتھ ڈوگرہ :- جناب والا۔ میں نے کہا تھا کہ ٹرینینگ بہت کم لوگوں کو ملتی ہے۔ اسکو وسعت دینی چاہئے۔

آنریبل پبلک ورکس منسٹر :- یہی کہ ٹرینینگ بہت کم لوگوں کو ملتی ہے۔ اس بارے میں بھی اقدام کئے جائیں۔

جیپوں کے بارے میں سوال اٹھایا گیا۔ ڈوگرہ صاحب نے کہا کہ جیپوں

کا غلط استعمال ہوتا ہے۔ میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ جیپوں کا صحیح استعمال ہوتا ہے ممکن ہے۔ کہیں کہیں غلط استعمال بھی ہوا ہو مگر ریاستی نظم و نسق کو چلانے کیلئے کئی باتوں کا ہونا اور کرنا لازمی ہوتا ہے۔ دس[۱] سال پہلے کچھ پچاس جیپیں خریدی گئیں۔ اور ان میں سے اب بیس[۲] کو بدلا جا رہا ہے اور ہم ایک ایسا فلیٹ (Fleet) رکھنا چاہتے ہیں۔ جو ہر طریقے سے فائدہ رساں ہو۔ باقی یہ رائے کا معاملہ ہے۔ فضول خرچیاں کی جاتی ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ قوم کا اور آپ کی آمدن کو ہر ممکن طور پر کفایت شعاری سے خرچ کیا جاتا ہے اور کوئی پیسہ ضائع نہیں ہوتا۔

ہماری یہی کوشش ہے کہ رقومات صحیح طریقہ پر خرچ ہوں اور سو فیصد طریقہ پر ٹھیک اور اچھی طرح سے خرچ کی جائیں۔ میں یہ دعویٰ نہیں کرتا ہوں کہ ہم سے غلطیاں سرزد نہیں ہوتی ہیں۔ نہ میں نے کبھی ایسا دعویٰ کیا ہے اور نہ کبھی ایسا دعویٰ کروں گا۔ انسان سے غلطیاں تو سرزد ہوتی ہیں۔ ہم سے بھی نادانستہ طور پر اگر کہیں غلطی ہوئی ہو تو میں اسکو تسلیم کرتا ہوں۔ بہرحال بجٹ میں جو رقم درج ہے وہ صحیح طریقہ پر خرچ کی جائے گی۔ کچھ معزز ممبر جس چیز کو فضول خرچی سمجھتے ہیں۔ میں اسے دیانتداری کیساتھ فضول خرچی نہیں سمجھتا ہوں۔

جہاں تک مطالبات زر کا تعلق ہے ہر مطالبہ زر کے ساتھ آئٹم وار اور مد وار ہم نے تفصیلات آپ کے سامنے رکھی ہیں۔ جو باتیں ایوان میں ابھاری گئیں۔ میں نے ان تمام باتوں کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ اگریکلچر کے سلسلے میں کہا گیا کہ فلاں جگہ ایسا کیا جائے۔ اور فلاں جگہ ایسا کیا جائے۔ بہرحال یہ کوئی موقعہ نہیں ہے کہ میں ان ساری تفاصیل کو آپ کے سامنے رکھوں جو ہم نے اسبارے میں کیا ہے۔ بہرحال وقت آنے پر ساری باتیں آپ کے سامنے رکھی جائیں گی۔ میں ان گذارشات کے ساتھ معزز ممبران سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ اپنی اپنی تحاریک تخفیف کو واپس لے لیں۔

مسٹر سپیکر:- جو آنریبل ممبر اپنی تحاریک پر زور ڈالنا چاہتے ہوں وہ ایسا

کر سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ کوئی بھی ممبر اپنی تحاریک تخفیف پر اصرار کرنے کے لئے کھڑا نہیں ہوا۔

مسٹر سپیکر:۔ کیا میں یہ سمجھوں کہ جن معزز ممبران نے تحاریک تخفیف پیش کی ہیں وہ ان کو واپس لینا چاہتے ہیں۔

آوازیں:۔ جی ہاں۔ جی ہاں

مسٹر سپیکر:۔ اب سوال یہ ہے کہ جن معزز ممبران نے تحاریک تخفیف پیش کی ہیں۔ کیا یہ ایوان انہیں ان پیش کردہ تحاریک تخفیف کو واپس لینے کی اجازت دیتا ہے۔

نوٹ:۔ تحاریک تخفیف ایوان کی اجازت سے واپس لی گئیں۔

مسٹر سپیکر:۔ اب سوال یہ ہے کہ ۳۱ مارچ ۱۹۵۹ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران میں محکمہ جات مذکورہ ذیل کی نسبت اخراجات کو پورا کرنے کیلئے ۱،۹،۸۶،۷۰۰ روپیہ کی ضمنی رقم حکومت کو عطا کی جائے:۔

مد ۵ مالیہ اراضی۔ ۳,۰۴,۱۰۰ روپے

مد ۱۳ - ۳۶۔ سائنٹیفک محکمہ جات
۴۷۔ محکمہ جات متفرق
} ۲,۵۴,۰۰۰

مد ۱۶ - ۴۰۔ اگریکلچر
مد ۱۶ - الف بحالیات
مد ۱۶ افزائش نسل حیوانات
مد ۱۶ کواپریشن
} ۲,۵۰,۴۰۰

مد ۱۷ مد ۴۳ انڈسٹریز
مد ۳۳ انڈسٹریز اخراجات کار
} ۷۰,۰۰۰

مد ۱۸ مد ۷۲ حساب آمدن سے باہر

صنعتی ترقی پر لگایا جانے والا سرمایہ ۵۰۰۰ء

مد ۲۰ ۵۰ سول ورکس ۷۷۵۰۰ء
۵۱ واٹر ورکس

مد ۲۲ ۸۱ حساب سے باہر سول ورکس پر لگایا جانے والا سرمایہ ۲۰۰۰

مد ۳۵ قرضہ جات اور پیشگیاں۔ قرضہ جات جو میونسپل کمیٹیوں کو دیتے ہیں اور پیشگیاں جو کاشتکاروں کو دینی ہیں ۵۹،۲۰۰

نوٹ:۔ تحریک منظور ہوئی۔

اس کے ساتھ ہی ہماری آج کی کاروائی ختم ہوتی ہے۔ ہم کل بروز بدھ وار صبح کے نو ۹ بجے یہاں پھر ملینگے

نوٹ:۔ ایوان کی کارروائی بدھوار ۲۰ اگست ۱۹۵۸ء تک کیلئے ملتوی ہو گئی۔

مسٹر سپیکر:۔ آنریبل پرائم منسٹر۔

آنریبل پرائم منسٹر (فائنانس) بخشی غلام محمد

جناب والا۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ ۳۱ مارچ ۱۹۵۹ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران میں مدات ذیل کے تحت درج شدہ محکمہ جات کے اخراجات کیلئے ۱۹،۸۷،۰۰۰ روپے کی رقم گورنمنٹ کو عطا کی جائے:۔

۱۰ ۷ مالیہ اراضی ۳،۴۰،۱۰۰

۱۳ ۳۴ سائنٹیفک محکمہ جات ۲،۵۴،۰۰۰

۱۴ متفرق محکمہ جات

۰۴۰ زراعت

۴۰ الف کالیات ۲،۵۰،۴۰۰

۴۱- افزائش نسل کشتی حیوانات

۴۲- امداد باہمی

۱۷- ۴۳- انڈسٹریز

۰- ۳۳ انڈسٹریز- اخراجات کار ۷۰,۰۰۰

۱۸- ۶۲- حساب آمدن سے باہر صنعتی ترقی
پر لگایا جانے والا سرمایہ ۷۵,۰۰۰

۲۰- ۵۰- سول ورکس

۵۱- ڈائرکٹ ورکس ۷,۷۵,۰۰۰

۲۲- ۸۱- حساب آمدن سے باہر سول ورکس
پر لگایا جانے والا سرمایہ ۲,۰۰,۰۰۰

۳۵- قرضہ جات- پیشگیات- قرضہ جات جو میونسپل
کمیٹیوں کو دینے ہیں اور پیشگیات جو ۵۹,۲۰۰
کاشتکاروں کو دینی ہیں۔

مسٹر سپیکر:- تحریک کی گئی۔

جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی

چوتھا اجلاس

اگست ۱۹۵۸ء

ضمنی مطالبات زر (دوران ۵۹-۱۹۵۸ء) کی نسبت تحاریک تخفیف کی دوسری فہرست جو ۱۹؍اگست ۱۹۵۸ء کو ایوان میں پیش ہوں گی۔

مطالبہ ع۱ (۷۔ مالیہ اراضی)

۱۔ مسٹر پریم ناتھ ڈوگرہ:- میں تحریک کرتا ہوں کہ مطالبہ ع۱ میں ایک روپیہ کی کمی کی جائے تاکہ سرنو ریکارڈ مرتب کرنے کے بارہ میں محکمہ ہذا کی کارگزاری پر بحث کی جائے۔

۲۔ مسٹر مہیش چند شرما:- میں تحریک کرتا ہوں کہ مطالبہ ع۱ میں ایک روپیہ

کی کمی کی جائے تاکہ سرنو ریکارڈ مرتب کرنے کے سلسلہ میں عملہ کی بھرتی کے ناقص طریقہ پر بحث کی جائے۔

مطالبہ عنبر ۱۲ (۵۰۔ سول ورکس۔ ۵۱۔ واٹر ورکس)

مسٹر عبدالعزیز زرگر:۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ مطالبہ عنبر ۱۲ (۵۰۔ سول ورکس) میں ایک روپیہ کی کمی کیجائے تاکہ نالہ ریشو پر بمقام ہرانو ایک پُل تعمیر کرنے کے سوال پر بحث کی جائے۔

دستخط:۔ **غلام نبی نقشبندی**

سیکرٹری

